

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_228566

UNIVERSAL
LIBRARY

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No.

۹۵۱۵.۲۲۶۱

Accession No.

~~۹۵۱۵.۲۲۶۱~~ P1225

Author

لجھن نرائین شتیق

Title

سبا لوالغنام

This book should be returned on or before the date last marked below.

لَيْسَ الْإِنْسَانُ إِلَّا كَمَا سَمِعَ

سلطنتِ مہاراجے تفسیر افکار کارناسیو جی کو جنگ فتوحات کے نقشے

اعنے :

بساط الغنائم

المعروف باسم تاریخی

نیا بان مرہٹہ

تصحیح و اہتمام

لو غلام احمد علی صاحب گوہر ہونے تک محبوبیہ ریاض آصف وغیرہ

مطبع در نا نظام المطابع طبع شد

نچر و نستینہ

تاریخ نزل کے دیباچہ میں ہم نے قلمی کتابوں کے متعلق اپنی جستجو اور تلاش کا سال پورے طور پر قلمبند کیا ہے۔ جو ناظرین پرکھو بی ظاہر ہے۔ چنانچہ اُسی تلاش کا ثمرہ یہ دوسری کتاب ہے۔

یہ ان اولوالعزم روساء مرہٹہ کے حالات سے مملو ہے کہ جنگ ایک زمانہ میں دکن کے معصروں میں پہلے ہونے کا فخر یہ دعویٰ تھا۔ چنانچہ مرہٹوں کے کارنامے اب بھی زبان زد عوام ہیں۔ اور انکی جرات و بہادری کے فسانے ضرب المثل ہیں۔ ہندوستان کی کوئی تاریخ ایسی نہو گی کہ جس میں اس بہادر قوم کی شجاعت جو اندری تذکرہ نہو گا۔ مگر خال خال اور چیدہ چیدہ ہے۔ تفصیلی واقعات صراحت کے ساتھ موجود نہیں ہیں۔

یہ کتاب بہت قدیم اور مستند ہے۔ اس میں اقوام مرہٹہ کا تفصیلی بیان اور انکی شاخیں۔ اور جنگ و جدال کے کارنامے اور وقتاً فوقتاً ترقی کے حالات مقبوضہ قلعوں کی تعداد۔ انتظام سلطنت و آمدنی ریاست۔ قواعد اوج وغیرہ پوری پوری صحت کے ساتھ درج ہیں۔ اور ضمناً حیدر آباد دکن کے امرا اور دکن کے روساء کے واقعات بھی شامل ہیں۔ سلطنت قطب شاہیہ۔ نظام شاہیہ۔ عادل شاہیہ وغیرہ کے سطوت و جبروت کے کارنامے بھی اس نمایان ہیں۔

اسکی ہی عمدت مثل تاریخ نزل کے فارسی ہے۔ مگر نہایت ہی سلیس

اور عام فہم جس کے مابین سے عام معلومات کو وسعت اور تجربہ کو ترقی ہوگی
اور پچھلے واقعات اور قدیم کارناموں کا فوٹو نظر آئیگا۔
اسکا تاریخی نام مصنف نے بساط الغنایہ رکھا ہے جس کو ہم خیابان
سے موسوم کرتے ہیں۔

ناظرین! اس کے دیکھنے سے مرہٹوں کے سلطنت کی وسعت اور انکی ریاست کے
مداخل و مخارج کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

یہ وہی مرہٹے ہیں جنکے زبردست ہاتھوں سے ایک زمانہ میں سلاطین کا دل شام
و نظام شاہیہ سخت تنگ آگئے تھے۔ اور جن کا استیصال شہنشاہ عالمگیر جیسے
فریس وزگار و مدبر زمانہ سے ہو سکتا تھا۔ آخر اس قوم نے استقدر عروج و
رفت حاصل کی تھی کہ آٹھ مین دار الخلافۃ دہلی پر چڑھائی بھی کر دی۔
افسوس ہے کہ آج وہ قوم جسکے عظمت و جبروت کے تقارے تمام ہندوستان
کو بچ رہے تھے صفحہ ہستی سے معدوم ہے۔ فاغبر و یا اولی البصائر

دارالشفاء - حیدرآباد دکن

۱۱ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ

بندہ احقر

غلام صہرائی خان گوہر حیدر آبادی

معنون

ہم اس کتاب کو ہمارے قدیم عنایت فرما راجہ
 راجیشور راو بہادر سمستان و مکنڈہ کے نام نامی سے
 اس اعانت و امداد کے شکریہ میں معنون کرتے ہیں۔ جو
 راجہ صاحب معزز نے ہمارے ساتھ قلمی کتب کے
 تلاش و جستجو میں فرمائی ہے۔

گر تبول افتد زہے غر و شرف

بندہ احقر

غلام صدیقی خان گوہر حیدر آبادی۔



P. G.

اللہ اللہ این فوجی یاد بکوش میرساند مژدہ تازه سرو

درین اوقات ہمایون واعیان مسرت مشحون کہ از شہور سنہ یکہزار و دوصد و
چہار و ہجریہ مقدسہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بقدر ثلث حصہ سال منقضی گشتہ
لچہی نراین شفیق اورنگ آبادی الاصل را کہ روشناس ارباب کمال است و
لیل و نہار در تسوید و تبیض اوراق حالات ہر ناحیہ و دیار مصروف - در خاطر گذشت
کہ انموذجی در احوال مرہٹہ ما کہ شریک غالب روسا و کن بلکہ کل رئیس اند پر و ختہ
آید و کارنامہ مصفا بہارت سادہ و شستہ در کیفیات نفس الامری ساختہ گردد
تا موجب یادگار دور و نزدیک باشد - از اینجا کہ این خیال از مدت پیرامون دل
میگشت شادمانی را وقت خوش شد و خورمی بر خویش بالید - آستین ترودہ بر ساعد
شکستہ و کمر ہمت بر میان جان بستہ - چون این نامہ بذکر غنیم است بہ بساط الفنا یم کہ
از سنہ تالیف خبر میدہد موسوم کردہم باللہ ولی التوفیق -

مہتید سخن در تالیف کتاب بیان قوم مرہٹہ

بر سیاہ طرازان سررشتہ اخبار و روزنامہ پردازان و قاتر لیل و نہار اظہر من الشمس

و امین من الامس کہ شیوہ تواریخ نویسی از شیوہ ہائے عمدہ روزگار است و طریقہ
و قایع نگاری واقعی یغایت دشوار۔ چہ مورخ امین موطن صادق القول گزیدہ سخن
باشد و بامید نفع و خوف ضرر و تعصب ملت و رعایت طرف از جادہ صداقت کیشی پا
فرا تر گزاشتہ تا بیل و حق پوشی نگراید حسن معاملہ بہ قبیح بدل نہ نماید و رعایت تفصیل
یکی بر دیگرے منظور نہ باشد و واردات اقبال تبصیر بحسن تربیتی نہ کند و ہنگام ادبار
بقصور و تفصیر نسبت نہ دہد و از صراط المستقیم راستی تجاوز نہ سازد و از نفس الامر و
بیان واقعی نگذرد و تحقیق را تحقیق و دہی را دہی داند و بنا بر جلب منفعت کار
منہراجہ اری و خوشامد نفرماید۔ و بسبب اختلاف دین و آئین زشت و زیبا
نشناسد **ابیات**۔ اہل ہنر گریہ شامی و رند ڈالی ہنران نیز بکارے درند۔
لے کہ ہتی برود از طرف زود و بگرنہ ہد باد سراپد سرود و قہقہہ زد و کبک برقرار
زاغ بگرنہ ہتی کام پریشان بیاغ بزاغ بد و گفت کہ پرواز کن بگرنہ گرد از من
بہری ناز کن بگرنہ ہیچ کس نیست زنیاد زشت بگرنہ کش نہ حکیم از پے کارے سرشت بگرنہ
نہ پے مصلحت آراستند بگرنہ مصلحت است اینکہ چنین خواستند بگرنہ آرباب نظر
میدانند کہ تواریخ نویسان اسلامی در تحریرات خود طرف ممانعت را بچہ تحقیق
نی نگارند۔ و چہا کلمات نا طایم و الفاظ رکیک نسبت یا جانب بزبان قلم می آرند۔
و از امور دنیا تعصب دینی را داخل میدہند۔ و ہنر را بر طاق بلند گزاشتہ عیب
می نمایند۔ و حدیث شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم خدا صفا و خد ما کد را از خاطر محو
میسازند۔ نعمت خان عالی غزلے طولانی در مواضع می گوید و بر راہ حق بودہ باطل را

یہ خیال مولف کا غلطی پر مبنی ہے۔ خود مولف ان الفاظ کے کہنے سے آپ خود تعصب الی کو دلدل میں
پہنچے شاید مولف کو نظر سے موزین اسلام کو مستہرکت نہ ہوں گزیرے۔ در نہ یہ پیشقدمی نکرتا ۱۲ گوہر۔

نی جوید. ازان جمله است این ابیات **ابیات** چون نیست بهره بیشتر از قیمت
و نصیب و بر خلق رشک و شکوه قسمت بر اے چه و از امید و ارگردن ارباب
احتیاج و بر وعده زیاده ز طاقت بر اے چه و هرگز نگویید از کس اگر راست و
گرد و روغ و غیبت چه نفع دارد و محنت بر اے چه و در روز مگناه ستم به باید قیاس
نیست و نادیده جنگ لاف شجاعت بر اے چه و تالیف قلب اگر چه بحرف
خوشامد است و لیکن فزون ز رتبه و حالت بر اے چه و باور نشد اگر سخت کوشو
چه پاک و هر جا قسم بغیر ضرورت بر اے چه و بهره صاحبست نه بود فقط گفتگو
حرفی کرد است بیم مضرت بر اے چه و در شتم یک سخن که درشت است کافیت
و شنام و لغره و وقت خشونت بر اے چه - کار نامه های که مرهه تا در افتاد خود کرده
اند فارسی نویسان متقدمین و متاخرین یک قلم ترک داده و حمل بر استغراق و مبالغه
می نمایند. و کسانی که به تحریر پرداخته اند حرکات لغو را با صفات مرقوم ساخته اند
راقم بطور حالات این کرده را که با قوام مختلفه مشتهر اند و تعداد از هفتاد و متجاوز میگویند
از زبان دانان و واقف حالان هر قدر به تحقیقات رسید به تحریر می آرم و از امور عجیب
و غریب و معلومات دیگر نمی گذرم و نمی گذارم - مخفی نماند که در کیش هندو اصول چارگونه
قرار داده اند - و آن را چار چو ترن نامند - برهمن و چهرتری - بیس و سودر - فرقه اول
یعنی برهمن مخصوص است بهشش چیز خواندن بید و دیگر علوم و درموزش و دیگران
و چاک کردن یعنی بر اے دیوتها نقد و جنس دادن و دیگران را بران داشتن
خیر دادن و خیر گرفتن - دومین یعنی چهرتری که ببهتری بدل شده ازان شش سه
کنه خواندن و چاک کردن خیر دادن و خدمت گاری برهمن و پاسبانی عالم و گرفتن
دست برد آن و نگاهبانی دین و تاوان گرفتن از بدکار و اندازه آن نگاه داشتن
و سزا خوردن و زراعت و در و بجان سپر کردن و فیل و اسب و گاؤ و بندگان

خد شگزار را تیمارداری کردن و بجا آوردنش نمودن و ناخواستن از مروت و اعتبار
 نمودن نیکوکاران و مانند آن سیونین که بس باشد نیز آن سه کار برهمین کند لیکن
 پرستاری و کشاورزی و بازرگانی و کاردانی سر بازی - و از هنگام زیستن تا زمان سپین
 ده کار که گفته آمد هر سه کشیده و پاکیزه که سود راست جزو کرمی هر سه سزاوار بود و
 پرستیده و پس خورده آنها چوشت خورد و دیگر نگاری و زرگری و آهنگری و در و درخت
 و سود است نکات و ششید و شیر و است و درغن و غله خاص او باشد - پنجمین را
 بیرون از دین شمار نمودن و ثروت و جود و نصرا و آنها را آنچه گویند -
 از آنجا که این تقسیم را مدتی سپری شد از امتزاج با هم شروع بر آوردند و هر کدام
 را در رسم پرستش تفاوت بسیار است - و هر یک را به نسبت جا و پیشه و بزرگی
 بزرگان شاخه بر شده و شماره آن از بیان بیدون - القصه قوم مرهط که
 عبارت از سکنه سرزمین مرهط است داین خطه در زمان حال بصورتی خسته
 بنیاد آورنگ آباد نامزد و قلعه دیو گیر یعنی دولت آباد از مصناف آن است
 مهتا و قسم از اقوام مرهط معلوم گردید و سولک آن هم هست احاطه آن دشوار
 و هر یک در رسوم و عادت خویش متفردی باشد و در بعضی چیزها متحد - اگر چه
 در طعام خوردن و شراب همدیگر اندام اجتناب از قرابت و مصاهرت دارند
 و در یک رکابی بجز بهجنس و قرابتی هم طعام نمی شوند - حالا تحریر خصوصیات دیگر
 اینها و گذشته تفصیل اسمهای اقوام ایشان پرداخته سخن را اینجا میازم
 اول بهول - دوم سرک - سوم کهور پری - چهارم بجاری - پنجم ریکاری
 ششم پاژن کر - هفتم موسی - هشتم بریکلی - نهم پاکر - دهم سیندی - یازدهم
 دیکر - دوازدهم بیابے راؤ - سیزدهم کدم - چهاردهم جلبه رانی - پانزدهم
 سرور کر شانزدهم باهرے - هفدهم پارسے - هیجدهم بهوزی - نوزدهم باکر

ہشتم کہا رکی - بست ویکم کا یکوار - بست ددوم جادو - بست وسوم و برول کر - بست
 چہارم رن دیوی - بست و پنجم اوی جاری - بست دہشتم بارکل - بست و ہفتم
 جا بے کر - بست و ہشتم کرمی نکر - بست و نہم سروے - سیم سد دس کر - سی ویکم
 مونتہ - سی و دوم کلی - سی و سوم کان نے - سی و چہارم بانک موزی - سی و
 پنجم کو جر - سی و ششم کو لے کر - سی و ہفتم سور کر - سی و ہشتم گنگ - سی و نہم
 دلور - چہلم مانے - چہل ویکم انٹوے - چہل و دوم جہاؤک - چہل و سوم راس
 جاجی - چہل و چہارم چوہان - چہل و پنجم وان موری - چہل و ششم پنوار - چہل و
 ہفتم کرک وے - چہل و ہشتم کہان ویل کر - چہل و نہم رو لے کر - پنجاہم سال
 کہی - پنجاہ ویکم وانگری - پنجاہ و دوم پہاگیر - پنجاہ و سوم موری - پنجاہ و
 چہارم بھیر راؤ - پنجاہ و پنجم باکمال - پنجاہ و ششم مان کر - پنجاہ و ہفتم سر بجی
 پنجاہ و ہشتم بہاندول کر - پنجاہ و نہم ماندولی - شصتم دھوئے - شصت ویکم
 کالے - شصت و دوم مادھو - شصت و سوم بناکر - شصت و چہارم ہروی
 شصت و پنجم پنبلی - شصت و ششم سوتے - شصت و ہفتم لوکھدا - شصت و
 ہشتم پان دمار - شصت و نہم سولہی - ہفتاد و م بہاندیہ - آزا سجا کہ تشریح احوال
 ہر فریق و وجہ تسمیہ ہر کد ام بقید اعراب موجب طوالت کلام بود و ہم کما مینفی
 بہ تحقیق نرسید فقط بر تحریر احوال بہو سکہ کہ ریاست ددان خاندان است -
 اکثاف میا زم و بشرح و بسط کیفیت نیاکان او بموجب اظہار معتبرین بقدر معلوم
 می پردازم -

بیان وجہ تسمیہ ہوسلہ و شروع احوال نسب و

پوشیدہ نمائند کہ در وجہ تسمیہ ہوسلہ اختلاف است یعنی ہوسلہ و اکثر کہوسلہ

و نندے ہو سرہ می گویند و وجہ آن بآئین دیگر بیان می نمایند آنانکه ہو سله می مانند
 چنین تقریری کنند کہ ہو در زبان ہندی بمعنی زمین و سله بمعنی خار و پیکان آمدہ
 سله مخفف سال است و این لفظ در نامہاے راجہا اکثر می باشد چہ سنجہ چہ درجہ سال
 و درجن سال و شتر و سال۔ نام راجہاے کوٹہ است کہ بقوم ناٹرا مشہور تہ ہری
 و درجن و شتر و ہر سہ لفظ بزبان سنسکرت بمعنی دشمن آمدہ۔ یعنی خار و دشمن۔ و
 موجب لقب ناٹرا اینکہ ناٹرا بمعنی استخوان است از نیا پیکان آن راجہ نامہا مخ
 حکم مرشد پرستش ناٹرا کردہ صاحب ولد گردید بالجملہ چون مقتداے ہو سله قرار
 و صحرا نوردی و اعدا کشتی داشت نامش ہو سله گذاشتند یعنی فلش زمین و کشتی
 بہ کہو سله تفسیر می نمایند۔ معنی کہو سله بزبان مرہٹی آشیانہ کو چاک می دانند برگردہ
 اینہا بنا بر عشق زنکہ ظاہر از غیر قوم بشہرت بخار باشد جائے مکانی مختصر ساختہ
 پیمان بتسویت داشت بہ کہو سله مشہر شد۔ و گردہی بہ ہو سرہ نسبت می دهند
 تو جہی عجیب بیان می کنند کہ ہو سرہ در ہندی بمعنی نسج است از انجا کہ مشغون
 عشق زن نشب در روز بود ہم قوش نسبت او بفرج دادہ از راہ استہزا
 یا ہم تنگم می کردند تا آنکہ رفتہ رفتہ راو مہلہ موافق قاعدہ ہندی مثل کو ارن و
 کو ارن تبدیل بہ لام یافتہ ہو سله شد و اللہ اعلم۔ بحقیقت الحال ہر دو و جہ اول
 تاریخ نویسان نوشتہ اند وجہ ثالث زبانی شخص ثقہ واقف خاندان اینہا
 شنیدہ بقیر قلم آورد صاحب تاریخ ناٹرا لام را جہید می نویسند کہ راجہا ہو
 ہو سله از سله راجہا بلکہ چتور است کہ سسود یہ اند از نیا کاشش راجہ پورین
 نام بنا بر وہی از چتور بدکن رفتہ چندے موضع ہو سہ علمہ پر گنہ کر کتل سرکار پندیا
 صوبہ خجستہ بنیاد سکونت گرفت و نسبت بہ آن موضع خود را بہ ہو سله ملقب
 ساخت انتہی کلام چون بوضع پیوست کہ نسبت ہو سله بر اچہاے او دیپور کہ

سمو دیہ اندمی رسد۔ وراجہاے اودیپور فوق جمیع راجہاے سرزمین راجپوتانہ
 انداز راجہاے دیگر بر راجہاے کہ نور بر مسند راج می نشیند راجہ اودیپور قفقہ
 برائے اومی فرستد داد آن قفقہ افتخار را بر پیشانی ادب می کشد داد اوراق قفقہ
 از رخسار آدمی می کشند و لقب راجہ اودیپور را ناست و او نسب خود بنوشیروان
 عادل می رساند۔ اگرچه کیفیت اینها در دفتر سوم اکبرنامه و دیگر تواریخ به تفصیل
 مرقوم است۔ و قفقہ سلطان علاء الدین و فتح چتور مشہور۔ اما الحال انچه
 بتازگی زبان باد فرودشان صادق القول معلوم شد۔ نوشته می شود۔
 او و سیکھ پسرے بنام پرتاب سنگہ بر راج گذاشت و از دامر سنگہ
 و از و راج سنگہ و از و سنگرام سنگہ از و جگت سنگہ و از و پرتاب سنگہ
 دوم و از و راج سنگہ ثانی بر مسند راج یکے بعد دیگرے نشسته وفات یافت
 بعد راج سنگہ آؤ سینہ پسر خود جگت سنگہ مذکور تمکن گزید بعد چندے پسر
 راجہ امید سنگہ اورا در شکار گاہ گشت۔ پسرش برا و دیپور قابض ماند۔
 در تن سنگہ پسر راج سنگہ ثانی بعد فوت پدر در خانہ جد مادری متولد گشته
 در کوہ پلیر نشو و نما یافتہ ہنگامہ آرائی استدعاے راج است زیادہ ازین تحقیقا
 شاخہائے شجرہ اینها و کارنامہ ہائے ہر کدام پرداختن از مطلب باز می آرد۔
 برہمان قدر پسند نمود و چون بالا مذکور شد کہ سمو دیہ نسب خود بنوشیروان
 عادل می رسانند۔ ششمہ از احوال خاندان کسرے بنا بر شادابی کلام نوشتن
 درین مقام مناسب افتاد۔

احوال سلطنت خاندان نوشیروان بطریق اجمال

صاحبان تواریخ اسلامی در ذکر ملوک بنی ساسان کہ آہنارا اکاسرہ نیز گویند می آرند کہ

ایشان طبقه چهارم از بادشاهان عجم اند و دولت و شوکت ایشان مانند کبان
 بوده و اکثر ممالک با ایشان باج و خراج داده اند اول ایشان از نوشیروان بیکان
 و آخر ایشان یزدجرد بن شهیار بود و سبب و شش تن از ایشان در شش چهارصد
 و سبب هفت سال بادشاهی کردند ظهور دولت ایشان در سنه پنجاه و هشت
 و سبب و یک از تاریخ آوم است و انقراض دولت ایشان در سنه سی و یک هجری
 بوده مذکور اینها بشرح و بسط تمام در شاهنامه فردوسی و دیگر تواریخ مندرج است
 این باب احوال نوشیروان بن قباد بن فیروز که ملقب به عادل است اجمالاً می
 پردازم. **نوشیروان** چنانکه آر بود عادل با ذل گواه عدالتش بهین بس که پیش
 آنحضرتان صلی الله علیه و سلم سبوت در زمانش شده او را عدالت یاد کرد و نیز
 فرمود که نوشیروان بنابر عدالت و عاقبت طائی جهت سخاوت با وصف بودن
 در کفر از حرارت آتش و وزخ محفوظ خواهند بود. الحاصل با کمال عدالت و
 نصفت چهل و هشت سال بادشاهی را اند و جمیع بلاد ترکستان و ماوراءالنهر
 و یمن و مصر و یار عرب و اکثر بلاد هند وستان زیر فرمان خود آورد. و سلاطین
 روزگار فاشیه اطاعتش برودش کشیدند. در ابتدا سلطنت خود خوابی
 دید که خوک با او در یک کاسه شراب می نوشد. از تعبیران تعبیر خواست به یکس
 زبان به تعبیر نکشاد. موبد موبدان را طلبیده مستفسر تعبیر شد و گفت اگر لگویی
 بقتل رسانم. موبد موبدان منادی داد که هر که تعبیر خواب کسری کند یک بذر
 زر سرخ از من گیرد. این خبر به بزرجمهر رسید و او در مرد پیش است و خود
 درس میخواند گفت تعبیر این خواب نیک و انم. بشرطیکه مرا پیش کسری
 برند. موبد موبدان عرض نموده بزرجمهر را پیش کسری طلبید. بزرجمهر گفت
 در شبستان بادشاه غلامی است که با یک از اهل حرم نزد مباشرت می بازو

کسری همه زنان و کنیزکان را پیش بزرجمهر گذرانند. مردی ظاهر نشد. آخر همه را
 بگفته بزرجمهر برهنه کردند. فرو. غلامی پدید آمد اندر میان و بیالاجو سر و پنجه
 کمان. گویند که پادشاه حاکم جاج مختلط نوشیروان هر دو را بقتل رساند. فردوسی
 طوسی این قصه را حواله به مادر نوش زادمی کند که خسته قیصر بود و بعضی مؤرخین
 بر آنند که غلام پادشاه امیر جاج مختلط بود. واضح آنست که کنیز که بود بعد ازین
 بزرجمهر را مقرب خود ساخت و بالاتر از موبد موبدان و وزیران خود نشاند و پایه او
 از یکنان مرتفع گرداند در عهد نوشیروان مزدک زندیق که دعوی نبوت کرده
 عالمی را گمراه ساخته بود مع توابع خود که نود و هشت هزار کس بودند بقتل رسید
 و در زمانش نوش زادمی را که از بلطن دختر قیصر بهر سیده بود از دین مجوس
 برگشته بدین ترسایان گردید و بالشکر خود به هند وستان رفت و در آنجا سپاه گران
 جمع نمود و خواست که بایران رود. نوشیروان رام برزین را بالشکر عظیم بگنج
 امیر فرستاد و نوش زادمی را از محاربه بقتل رسید و از دور هند وستان اولاد بماند
 میگویند که رانا راجه او دیو پور از شراد نوش زادمی است و در عهد نوشیروان خضاب
 موبهم رسید و ایضا در عهدش افسانه های هندی را بر زبان فارسی ترجمه کردند.
 و خاقان چین نیز دختر کبیری داد و در چهار دختر اسپه با سوار از جواهر آبدار
 ترتیب داده فرستاد و فتوحات عظیم در ملک روم نمود و بالاخر در سنه شش هزار
 و یکصد و شصت و هشت هرگز که از دختر خاقان بهم رسید بود و ولی عهد نموده
 خیمه بهار باقی زد چون در آئین مجوسان لاش میت را امانت دروخته با
 میگذارند. میگویند قالب نوشیروان بدستور تا حال سالم است و خستکی در آن
 راه نیافتد ای بابا شیر عدل یا از حکمت حکما چین است. آمدن راجه راجه
 بن شهریار بن خسرو و وزیر بن هر مزین نوشیروان که آخر ملوک عجم است. اندر

با مسلمانان محاربات عظیم واقع شد. رستم بن فرخ زاد که قاعده سردار لشکراو
 بود بجنگ سعد وقاص که از طرف حضرت عمر رضی الله عنه مامور شده بود در سنه
 پانزده هجری مقتول شد. و تفرقه تمام در دولت ساسانیان روداد تا آنکه در سنه
 سی و یک هجری منقرض گشت و ممالک ایران بدست مسلمانان آمد. مدت سلطنت
 یزدجرد و هفده سال واکشته نوشته اند که چون سعد وقاص با رستم فرخ زاد نبرد
 آراست چهار روز متواتر جنگ ماند و روز چهارم شکست فاحش بر خیم روداد و
 رستم فرسخ زاد بدست هلال بن علقمه کشته گردید. اگر چه فردوسی در شاهنامه
 گفته که از دست سعد کشته شد اما در تواریخ دیگر مسطور است که قاتل رستم هلال
 بود و درین حرب سی هزار از اسلام شهید شدند و سی هزار از عجم قتل و اسیر
 گشتند و چندان سیم و زرواقشه و اجناس بدست لشکر اسلام افتاد که محاسب
 اندیشه در شمار آن عاجز است و بعد از آن جارحان که افسینه از امرایان
 عمده ایران بود شکست فاحش یافت و ز بهیر بن قیس جارحان را بکشت. و
 پس ازین شکست عظیم به عجم رسید و درین سنه که شانزده از هجرت سمیعیر
 علیه السلام بود تاریخ هجری مقرر شد و سعد وقاص کوفه را بنا کرد و درین سال
 میمونه زوجه رسول خدا صلی الله علیه وسلم وفات یافت و در سنه هفده هجری
 بعد کشته شدن رستم فرخ زاد مداین مفتوح گشت و غنائیم آنقدر بدست
 اهل اسلام افتاد که عقول عقلا در تعداد آن متحیر است. گویند عرب طلبا را
 با فقره مساوات بیع و شکر میکردند. و جنس غنائیم به مدینه آمد. حصه هر یک
 از اهل بدر پنجاه دینار رسید و حضرت فاروق بعباس بست و پنجاه دینار
 و دینار و هر یک از ازواج رسول علیه السلام ده هزار دینار داد و ایضا درین سال بو موسی اشعری الهو از
 راهبر را تنخیر نمود و هر فراسن علم یزدجرد را تنگیر نمود و دختر از حضرت فاروق و یک دختر از راهبر

امام حسین علیہ السلام داد و دختر دیگر او را به محمد بن ابی بکر ثغوب
 ساخت **ایات** بیابگویی که پرویز ازین زمانه چه خورد و خورد و پیرس
 که کسرے ز روز گاهچه برد و اگر این نهادن این بدگیرے گذاشت و دراد
 گرفت حاکم بدگیرے سپرد. تا اینجا از تواریخ بمقتوید مسیر مدتها باظران این
 اوراق محنت تحقیق بظهور پیوند و صاحبان دین زردشتی در ضبط تواریخ و
 قید سنین دستگاه تمام دارند. و مدار زندگانی آنها بر دریافت حالات سلف
 و احکام نجوم است و کتاب های اینها مانند کتب اهل هند اخباری از گذشتهگان
 دوسه هزار ساله میکنند. آورده اند که چون در دولت یزدجرد تفرقه روداد
 اولادش انتشار یافتند. از آنجمله سه دختر او آوارگی گزیدند. دختر متوسط
 مسمیه بشهر باکو در جباله نکاح حضرت امام حسین علیہ السلام آمد و بعد شهادت
 امام همان زمان از خیمه اهل بیت دو شاد و شش ملایک بجلد برین رسید
 و صبیحه صغیره یزدجرد که بفارس بانونا مزد است از دست و سواران عرب
 بدربسته در کوه چک چک که از نیردسی کرده فاصله دارد بمناجات الهی متواری
 گردید چنانچه تا حال زیارت گاه پارسیان است و اهل اسلام آنرا انباشخانه
 عفت آب میگویند و در آن کوه مذکور نشمین های متعدده مختصر ساخته اند.
 و صلح اهل پارس بهنگام مجمع آنجا که در بهمن ماه قدیمی روز اشتاد ایرد
 که عبارت از تاریخ لبست و ششم شهر مذکور است. می شود در نشمین باقیام
 نموده بعبادت می گذرانند. می گویند. آب از کوه می تراود و هر روز بقدر
 نوش و صرف دو کس مجاور آنجا که از پارسیان مدام در آنجا حاضر میباشند
 می چکد. و هرگاه مردم زایرین که قریب به ده هزار مجتمع می شوند آب موافق کفان
 آنها می افزاید و بعد همیشه روز برای سیرابی دار بست که از بسیار ناسه انگور

در دامنه کوه طارم مستطیل طرح داده اند و زیر سایه آن فرودگاه متفرقین
 است حسب طراوت آن ریزش می کند و هرگاه در آن مجسمه کس محتمل
 یا حایض شد همان زمان آب از چکیدن می آید مجاوران ندای می کنند
 که هر که حایض یا محتمل باشد از کوه فرود آید - چون فرود آمد باز بدستور آب
 تراویدن گیرد اینست از عجایبات آنجا - دختر سیو مین نیر و جرد که آنرا مبین
 بانو گویند و بنوعی پارسسیان مغفودا الخیر است و کتب سهندوان بور و دان در
 سهند گواهی میدهد و از نسلش قوم مسودیہ دانند - از اینجا دریافت شد که دختر
 و دین نیر و جرد چگونه به محکم بن ابی بکر رسید - شاید نیر و جرد چهار دختر
 داشته باشند که پارسسیان را بر آن علم نیست - یا سهندوان را بر و رود دخترش
 اطلاع کماهی نبوده - یا اهل اسلام دختر اجنبی را بمعالطه نسبت به نیر و جرد
 می دهند - بهر حال قوم مسودیہ از اولاد نولش زاد سپر نوشیروان یا از
 اخلاف صبیبه نیر و جرد بنیره آن است الحال به ترجمه کتب مرهٹی که در ملک
 پونه قلمی شده و نام محرریافته نمی شود و ایمای از ان در تواریخ ماثر متنی
 نموده ام می گرایم - از تغیر و تبدیل کارنداشته بکم و کاست ترجمه می نمایم

شروع احوال مرهٹہ از تاریخ مرهٹی که نام مولف و سنہ

تالیف از ان پیدا نیست

راویان روایت اسماء عالم و حاکیان حکایت اخبار بنی آدم که چهره شاہد
 مقال شان از خال و خط مبالغه و فضول معراست و از گلگونہ صداقت و تحقیق
 جلوه افروز و رونق افزا چنین آورده اند - که را جارا نا بهیم از اخلاف مسودیہ

او دیو پر مصناف صوبه اجیر بود و فرمگشت و ثروت انصاف داشت بکمال اخلاق
 ستوده و ناموری علم اشتها رمی افراشت و شبستان و ولتش و دین و قبال را
 تابانی و دوا خیر اجمال را و رخشانی بود و لد کبیرش با هم رام سنگه رو شناس جان
 و خلف صغیرش از نام با که سنگه مشهور زبان فرود و بهر و د و پنج و د و همد از
 بدیدن هر دو چون باد ام توام با هر گاه بهیم سنگه آجانی شد رام سنگه را نظر بکافی
 قشقه راج کشیده بر مسند نشاندند با که سنگه کلمه ای که الا ما قنزل من السما
 نظر بطینت شتری که اطاعت جبلت آن نیست شکی غیور مزاج بود بمقتضای این
 معنی که ده درویش در گلی خنپند و و باد شاه در تسلیمی نگنجد متابعت برادر
 ناگوار دیده روزی بتقریب شکار برآمده بدر زد و جانب دکن شتافته متصل
 دریاے نزدیک رسید تو سل ابی موهن مرزبان آنجا گزید و چون علو نسب
 و سمو حسب او حاجت اظهار داشت بکمال احترام و تقرب متاز گردید تا
 آنکه در حیات راجه مختار مالک در راتق و فائق مہات او گشت و قسی
 به تنظیم و تنسیق ملک پرداخت و معندان و مستردان را مغلوب و منکوب
 ساخت که به با که سنگه به وسیله مشهور گردید چه به موہنی زمین و سله یعنی خلش
 است بعد وفات ابی موہن تاجوان شدن پسرش تشیت امور ریاست نمود
 و هر گاه وارث ملک لیاقت ملک را نی بهرساند بمقتضای ملک ذاتی و حق
 شناسی تسلیم راج با و کرده پہلوئی نمود و از آنجا رخصت کرده و از دیول گالون
 گشته سکونت گزید و بجهت طے مسافت زندگانی مشغله گشت و کار مزد و عات
 که بعقیدہ ہنود بہتر ازین روزی حلال نیست اختیار نموده چه ضرب المثل
 ہند است **۵** او تم کہیتی مدہسم بان با کشت جا کری ہیہ کہہ ندان
 یعنی افضل ترین معاش زراعت است و متوسط تجارت و بدترین پیشہ نوکری

که همیشه گدائی می باشد. آورده اند که وجه برآمدن باکبه سنگیه از دیار خود توسل
 بابی موهن و بعد ازان توطن در دیول گانون بنا بر عشق دختر بخارے بود از اسنجا
 که عشق پنجه در دامن حالش زده گریانش کشید. دختر را بے عتقه داخل حرم
 ساخت. و از خویش و بیگانه واپرداخته اسیر دام زلفت گردید. هر کجا
 سلطان عشق آمد مانند قوت بازوئے تقوی را محل پد پاک دامن چون زید بیچاره
 تا گریبان اوقاده در دجل. از بسکه با عنبر کفو بلکه فردترین قوم نزد توصل باخت
 مطعون هم قومان و اقارب گردید ناچار حیدے اورا در پنهانخانه داشت. بعد
 از آنکه دختر مذکور حامله شد. بیرون شهر در مزرعه از نظر مردم خویش و تبار
 پنهان نگاهداشت. و کلبه مختصری که آنرا بکھوسله یعنی آشیانه کوچک تعبیر کردند
 ترتیب داد. آنکه لقب بکھوسله شد. چون صاحب ولد گردید و طشت رسوائی از
 بام افتاد. بنا بر کد خدا ساختن او در همه قومان متامل گردید. نظر به محبت زنکه و غیرت
 مزاج و خوف طعن و تشنیع همجنسان بامدخوله و نونهال جانب دکن رگرگشته.
 توسل بابی موهن حبت و آن ولد را در قوم مرهٹه منسوب ساخت زیرا که راجپوتان
 صحیح النسب نه پذیرفتند. ناچار بغیر قوم کتھا نمود. و بطفیل محبت زن خود را نیز
 از کیش ابا و اجداد فروتر نشاند. عاشقی چیت بجان بنده جانان بودن
 دل بدست دگر بے دادن و حسیران بودن پد سوئے زلفش نگه کردن و ریش
 دیدن پد گاه کافر شدن و گاه مسلمان بودن. آین ماجرا را خافی خان در تاریخ
 خود بطور قبیح بیان کرده چنانچه نقلی ازان در ماثراصفی آورده ام و اینجا حسب
 ترجمه ہندی گذارش رفت. توجه انقطاع از بابی موهن و ورود در دیول گانون
 چنین گویند که چون پسر ابی موهن بمحل بلوغ رسیدہ شور بہرساند اکثر گاہ باتفاق
 پسر باکبه سنگه بپروٹکار میرفت. دستے جو پے خوش رنگ مصفا جت بہتر عمارت

از جنگل آورده بودند و پسرانی موهن با حاضران تماشا می کرد - در شناخت
 آن چوب عاجز ماندند - و ندانستند که از کدام درخت است - ناگهان بزرگان پسر
 ابی موهن گذشت که این چوب را پسر راجه با که سنگه به نیکو وجه خواهر شناخته
 چون او از شکم دخت بخار بود - این سخن به گذشت - در دل داشته بعد دو سه روز
 بمعلوم از آنجا برآمد راه دیول گانون گرفتند و بعد فوت با که سنگه به کشکار
 پرداختند - الحاصل پسر اول به بابو جی و دوین را به بنو جی موسوم ساختند
 از صلب بابو جی که پیوند بر همه دارد و پسر بوجو آمدن یکی شهابی و دوم
 شرفاجی - و از بنو جی هشت پسر باسم کهلوجی و بنا جی و غیره متولد شدند و آنها را
 عالمگیر بادشاه بنابر جریمه در تخت کشید - و بابو جی بهوسله و بنو جی بهوسله هر دو
 برادر بنابر مناقشه زمینداری ترک دیول گانون گفتمه مع آل و عیال و موضع
 دیونده متصل دولت آباد آمده بزراعت مشغول شدند - و بهانجا رنگ توطن
 رنجیدند و خود را برای گذر معاش در قصبه سنده که پیش لکھوجی جادو راؤ
 و سیکه سرکار دولت آباد که از پیشگاه نظام شاه منصبی و سرکردگی دو از ده
 هزار سوار داشت رفتند - و بصیفه بارگیری نوکر شدند - از آنجا که فرزندش
 بودند و سواری اسب معتذر بود - به گناهبانی دیوڑهی تعیین گشتند - چون شهابی
 پسر بابو جی طفلی وحیه زیبارو بود و آثار نیک بختی از جیش لمعانی داشت - روزی
 جادو راؤ از روز نامے جشن هولی صبیحہ خود را که حسین بود بر زنان نشانیده و بر
 زنان و دیگر شهابی را گرفت در حالت مستی شراب از راه شفقت بزبان
 آورد که چه باشد فیا بین هر دو عقد مناکحت بسته گرد - تا اولاد حسین و تشکیل بوجود
 آید - همین که این سخن از زبان جادو راؤ برآمد - بابو جی حضار مجلس را با شاره گواه گرفت
 و گفت که از امر و ز اقتران این دو کوکب متحقق گردید - جادو راؤ - بجواب خست

چون خاموشی را نصف رضا گفته اند این سخن شهره گرفت و بعد تمام مجلس نشاط
جادو را به مجلس رفت و شهابی را که همیشه با خود میداشت همان روز به ساجد گشته
صبیه را با خود همراه برد. مستورات خانه او برین ماجرا مطلع شده بشورش آمدند که
این فرومایگان خانان آواره را چه در سرافتاده که از ما وصلت می جویند خود برای
شکم پروری از وطن سرگردان آمده در بدر خراب و خوار اند و شرافت نسب این ما
ظاهر است. آری **مصراع** غوک لب جوے هم دماغی دارو۔ لعل را
با خیزف چه نسبت و ژاله را پیش گوهر چه عزت **فرد**۔ اے شیشه مزین لاف
نزاکت امروز از انصاف کن آخر که بهمان سنگ نه۔ جادو را به جواب داد که
سر سری بر زبان من حرفی گذشت هیچ رسمیات شادی قوم خود نداده ام۔ حالا
اینهارا بر طرف می کنم از همچنین کلمات مستورات را تسلی ساخت و روز دوم بر دوت
قدیمه شریک طعام خود نکرده خوردنی پیش ایشان فرستاد۔ آنها آن خوردنی را
واپس داده گفتند که انشاء الله تعالی این همه طعام وقت شادی یکجا خواهیم خورد
جادو را به ازین سخن بر آشفتہ بعد فراغ از طعام در دیوانخانه برآمده محاسب را طلب
داشته حساب سخاوت هر دو برادر نموده بر طرف ساخت۔ و وقت رخصت گفت که
شمارا با من هیچ قرابت نیست۔ و من سر سری بشما گفته بودم۔ رسمیات قوم خود نداده
ام۔ خواه نخواه گلگیر شدن خوب نیست۔ معلوم شد بد معاملہ و مقنول هستید۔ اولی
اینست که شما معقبائل از اینجار حجت خود بردارید۔ و هر جا که دانید بروید۔ بدون ^{فهم} دین
آبادی نامناسب۔ آنها اجمال و اثقال بار کرده بهما نوقت مکان قدیم خود یعنی دیول
مکانون رفته قیام گرفتند۔ و بدستور ماضی دوسه سال بکشت و کار پرداختند۔ هر روز
پرستش سدا بشنوینے جهاد یو کہ ہتی است بزرگ ترین بت نام و دین ہنود۔ مظهر
نامہ میداند۔ بصدق نیست و خلوص اعتقاد میگردند و تا کہ از عبادت او فرائض حاصل

منکر دنیا بطاعت بیان می گذاشتند. و بروز اکیاوسی و غیره ایام صیام روزه می داشتند
 تا آنکه از تاثیر اعتقاد ایشان غنچه مراد شگفتن گرفت **س** می ستانند اعتقاد آخر مراد
 دل ز سنگ و برهن مقصود خود را می کند حاصل ز سنگ. شب از شبهای چهاردهم
 ماه که آن ماه بزبان هندی ماکه گویند بطریق معهود آن هر دو مزایع در نمره خود طاری
 که جهت نگاهبانی زراعت تعبیری سازند نشسته بودند. بنوجی را فی الجمله غنودگی بابوچی
 را چشم بیداری بود که یکایک پنجه دستی باز یور و دست برنجن مرصع بکمال روشنی سوز
 از سوراخ زمین بلند گردید و بر سر بابوچی سائبان گردید. بابوچی این را از خیالات
 تصور کرده بنوجی را بیدار ساخت چون بابوچی سر بخواب گذاشت سری دیوی حیو
 که بزبان هندی قدرت کامله ایزدی را گویند شکل بصورت زنی سفید پوش
 مجلسی بزور مانع بیقیمت در آنجا نمودار شده نداد و داد که من معبود تو ام و از پرستش
 تو نهایت مخطوط و مسرور گشته ام. و مهربان بر شما شده می فرمایم که همین جا زیر
 زمین گنجینه عظیمی مدفون است و بر آن مارے موکل تو سجده نموده. این زمین را چتر
 کن. و آن گنجینه بردارد و ماترا راج سبت و هفت پشت بخشیدم از کس اندیشه
 و وسواس مکن هر اراده که در دل تو جا خواهد گرفت باخجام خواهد رسید. بابوچی
 و بنوجی بعد بیدارے شکریه این عطیه عظمی بجا آورده زمین را کنده هفت کلاه
 آهنی پرا از زیر آوردند. و در پرده شب همه را بر عرابه نابار کرده بخانه بردند و در
 عقب خانه میان منافکے که بر اے داشتن عله می باشد دفن کردند و آهسته آهسته
 همه کار ملے زراعت را یکطرف داشته و طبعی نمودند و بعد چندی در عقبه
 چهار کوته آمده از سیونانایک نامی مهابن که دولت بسیار داشت و از سابق
 تعارف بود. همه احوال خود را بے کم و کاست بیان کرده استمداد خواستند و او
 انگشت قبول بر دیده نهاده مکریم نمود و گفت که هرگاه حق تعالی راج کر است کند

از مایه مراعات خواهند کرد. گفتند فوطه داری یعنی خزینیه داری ملک مسخره از آن
تو خواهد بود مادامی که ریاست در خاندان ما باشد. این خدمت عظمی متعلق یکسان
تو خواهد ماند و بر این اقرار نوشته با عهد و پیمان مضبوط قلمی نموده دادند. چهارجن مذکور سببا
ضروری از سواری و پارچه برای آنها مهیا کرده بخردی هزار رکس اسب تیز و قوی
هیکل پرداخته و بارگیران بر آن ملازم داشته و از اسلحه و سامان درست کرده جمیع
بهم رساند. آنها از بنا کردن ساکن بیل تن گرفتند که با دوازده هزار سوار قزاقی و شیوه تیر
داشت و کیل فرستاده درخواست مواصلت کردند. و بعد قول و قسم مضبوط
ملاقات کرده مافی الضمیر بنیان نموده و هزار سوار از واداد خواستند و قبول نموده
همراه داد با بوجی کتفیف بار نموده و بنوجی را بر جایگاه خود گذاشته مع جمیعت خود
و تعیناتی که مجموع سه هزار باشد. جریده اسب قبیله کهاط سما و میت عبور کرده دریا
گنگ را از راه نیوسا گذرانده متصل ایلبوره فرود آمده شبی چند خاک را فسخ کرده
در مسجد روضه منوره که نزدیک دولت آباد پای تخت نظام شاه است انداخت
و عرض داشت به اسم پادشاه باین مضمون نوشته در گلوے خاک مرده بسته گذاشت که
لکھوجی مخاطب جادو راے و سیکه در ایام هولی رو برو مجمع عظیم دختر خود را با پسرن
منسوب ساخته از مشورت نسوان برگزیده است و ما را از نوکری بر طرف نموده
اخراج دیار کرد بنا بر آن استمداد بنا لکھو استه در اینجا جهت استغاثه آمده ایم. و
باین جرات میادرت نمودیم امید داریم که برحق خود فایز شویم. عرضی به مضمون
مرقوم الصدر گذاشته مراجعت بقصبه بیل تن کردند. چون علی الصباح آن
مجاوران و خادمان در گاه برین ماجرا و قوت یافته خاک کشته را مع عرضی بنظر
نظام شاه گذرانیدند. نظام شاه مطلع شده جادو راے را طلب داشته تهدید کرد
که این حرکت بنا بر امر بیل تن نیست. باید که دختر خود را موافق اقرار با پسرن لکھوجی

کہ خدا باید ساخت۔ و بدلا سار او پر داخته پنج قندہ و فساد باید کند۔ جادو رائے عرض
 کرد کہ اگر جان بخشی فرماید التماس دارم۔ نظام شاہ فرمود کہ آمان بخشیدم آنچہ باشد
 گذارش نماید۔ معروض داشت کہ بارشاد والا جیجانی نام دختر خورابا پسر بابو جی کہ
 میکنم۔ لیکن امید دارم کہ از راہ بندہ نوازی بابو جی و بنو جی حضور طلب شد منصب
 و سوار سرفراز شوند۔ التماسش بدرجہ اجابت مقرون شد۔ جادو رائے رامو رو
 آفرین و تحسین نموده مردم راست کردار با قولنامہ مضبوط فرستادہ بابو جی و بنو جی
 رامو شاہجی پسر بابو جی بہ دولت آباد طلب داشتہ جادو رائے استقبال رفتہ
 سلازمستہ نظام شاہ رساند۔ شاہ از دیدار شاہجی کہ بسیار حسین بود و مخطوطہ
 منبط گشتہ از خلعت و شمشیر و فیل سرفراز نمودہ منصب و جاگیر لائق نواخت و
 حکم کرد کہ جادو رائے قبایل خود را طلبیدہ در دولت آباد بحضور خداوندی شادی
 کہ خدائی ہر دو نہال نوخیز نماید شاہ الیہ حسب الامر قبایل را در آنجا آوردہ جشن
 شادی را بانصرام رسانید و جہاز بقدر استداد دادہ رخصت کرد و کوہاجی تا یک
 بائس بل نامی کارکن را برائے خبر گیری و خبر ہمراہ داد کہ ہمہ وجوہ خبر گیران باشد
 بابو جی رفتہ رفتہ ہمہ قبایل خود را بدولت آباد آوردہ سکونت گرفت چون زمانہ
 اقبال و ستگیری کرد۔ او میگوید کہ از آغاز اقبال مدارالمہام خانہ او بود۔ مختار
 محمات غطیم گشت۔ خزائن غیب را از بطن زمین بر آوردہ خیرات و احسانات
 آغاز نمود۔ ویر کوہی کہ مکان شنبہو نہاد یوست تالابے ساخت و جا بجا بتخانہ
 بنیاد نہادہ باغ و تالاب و چاہ تعمیر کردہ نیکنامی اندوخت تا آنکہ بابو جی و بنو جی
 پیمانہ ہستی پر شد۔ و زمانہ یکام شاہجی گردید و او را از بطن جیجانی پسرے تولد
 گشت نامش سنبہاجی گذاشتند و در بہان زمان نظام شاہ شفقار گردید۔
 و از دو و پسر خور و سال وارث تاج و تکیں ماندند۔ ملکہ زمان یعنی والدہ اطفال

تربیت فرزندان و انتظام ریاست بر ذمه افتاد - بر اسے کارروائی تلاش آدم
 فہمیدہ فرمود - ساجی انتہ نامی زنار دار کہ از قدیم کارکن دیوڑھی بود تعریف
 یافت شاہجی کردہ بردیوڑھی حاضر ساخت و نظر بیرون پیشانی و تائید بخت یکم
 شاہجی را بجلست دیوان نواخت - شاہجی شاہزادگان را بر زانو نشاندہ امور
 سلطنت سرانجام میداد ہمہ ارکان دولت مجرا بجای آوردند - و شاہجی از طرف
 شاہزادگان دست بسر می شد - جادو را سے خسر شاہجی را خارجہ در دل خلیدہ
 و دست نگردا ماد شدن غیرت نہ پسندید - چون اینجا ہمہ با از حسن سلوک شاہجی
 راضی و متفق بودند و یکم را میلان طبعی بآن جانب بود - نیش زنی جادو را
 در حق شاہجی فایدہ نہ کرد - بنا بران وکیلے کجنور پادشاہ دہلی مخفی فرستادہ
 استداد خواست - و از بیتگاہ خلافت میر حبلہ با شصت ہزار سوار تعین شد
 جادو را سے بعضے سرداران را با خود یکدل ساختہ تا کنار دریا سے نزدیک استقبال
 فوج بادشاہی نمود - و ملازمت میر حبلہ حاصل کرد چون پردہ این راز بر افشا
 و بر شاہجی متحقق گردید کہ این نایرہ بلا از خانہ ملیدہ شد - شاہجی ہر دو شاہزادہ را
 مع مادرش قلعہ ماہولی بردہ متحصن گشت و با استحکام قلعہ جات دیکر مثل
 کلپانی و بہیری وغیرہ پرداخت - جادو را سے جمعیت بادشاہی را رفیق کردہ
 قلعہ ماہولی محاصرہ نمود - و چون مدت شش ماہ منقضی شد - ذخیرہ قلعہ
 کمی پذیرفت - شاہجی با بادشاہ بیجا پور پنهانی ساختہ بر احوال خود اطلاع داد
 کہ این بلا از سبب خسر من بر دولت نظام شاہیہ برخاستہ است - و جادو را
 مصدر این ہمہ فساد گشتہ - اگر مارا پناہ دہند و از منصب و جاگیر نوازید ما بکویت
 خود حاضر منگی می شویم و این بلا ازین خاندان دور می شود - بادشاہ بیجا پور
 معرفت مرا راجدہ کہ دیوان او بود قولنامہ فرستادہ ملین گردانید - شاہجی

با جمیعت پنجنار سوار معہ قبایل و سہنہاجی پسر خود وقت سہ تلعہ ماہولی آید
 و بر مورچال جادو رائے زد و خورد کردہ راہ بیجا پور گرفت۔ دران وقت زوجہ اش
 حمل بہت ماہ داشت تاب سواری اسپ نیاوردہ سہ چار کردہ مسافرت
 کردہ بی طاقت شد۔ شاہجی از اطلاع این احوال صد سوار تعین نمودہ ہماگجا گذشت
 و گفت جادو رائے پدر تو از عقب جی آید۔ توقف من در اینجا صلاح ندارد ترا کہ
 دخترش بہتہی پاک نیست۔ این بگفت و روان شد۔ جادو رائے میر حملہ را از فرار
 شاہجی آگاہ نمود۔ مہتاب ماروشن ساختہ بتقا قب شافت کہ جیانی دختر
 خود را در راہ یافت۔ پانصد سوار گماشت کہ اورا محفوظ در قلعہ سوزیری متعلقہ
 نظام شاہی کہ در قبضہ شاہجی بود رسانند۔ زوجہ شاہجی در آن قلعہ رفتہ
 مقیم گردید۔ و چون دران قلعہ بہوانی با سم سیوانی جلوہ افروز پرستش بود عہد
 دوام آن الزام گرفت۔ و نیت کرد کہ ہر گاہ پسر تولد شود۔ بنام ہمین بہوانی
 موسوم سازد۔

ولادت سیواجی بہوسلہ

چون میعاد تولد منقضی گردید بتاریخ پنجمی سودی بیا کہ ماہ سہمی روز دوشنبہ
 یکہزار و پانصد و چیل و نہ ساکی سالباہن مولودی اقبال مند متولد شدہ و
 قرار سیواجی نام گذاشتند۔ آدم بر احوال شاہجی۔ جادو رائے تا احمد نگر جلوریز
 تعاقب شدہ تا کام برگشت۔ و شاہجی بہ بیجا پور رسیدہ ملازمت سلطان سکندر
 والی بیجا پور دریافت۔ مرار جگہ یو مدار کار آنجا با کرام پیش آمدہ از پیشگاہ
 خلافت بخلعت واسپ و شمیر و فیل سرفراز کنانیدہ کرناٹک سجا گیرش
 تنخواہ نمود۔ و برائے نگاہداشت دوازده ہزار سوار حکم کرد۔ چون مواد فساد از

رفتن شاهجی است. افواج بادشاهی از محاصره قلعه ماهولی برخاسته
 مراجعت شاهجی آباد نمود. ساجی اننت بیگم و شاهزاده مارا از قلعه ماهولی
 برآورده در دولت آباد رساند. و برای سرانجام کار سلطنت ملک غنیمت بیگم
 که تازه وارد در دکانی فرود آمده بود. آثار نیکبختی ملاحظه کرده تجویز نمود و او را
 بر پاکی نشانیه بخانه خود آورده قسم و عهد مضبوط گرفته بملازمت شاهزاده نادر بیگم
 رسانیده خلعت مدارالمهامی دنانید. ملک غنیمت نظام ملک و سپاه قرار واقعی
 داد تا آنکه میر حبله باز بهم دکن مامور شد با او نیز ملاقات و زخم مبارداشت و
 افواج بادشاهی را تا نزد انهرمیت داده مراجعت بدارالمقر خود یعنی دولت آباد
 نمود و بهم بیجا پور پیش نهاد بهت کرده تا موضع مهابور که مکان شعبه و بها و یوست
 جمعیت شصت هزار سوار تاخت آور و از آن طرف مرار حبله پور و شاهجی و شترخان
 و غیر هم سرداران جمعیت هشتاد هزار سوار برای مقابله برآمدند ملک غنیمت از اینجا
 روگردان شده تا موضع بوره گانون و تلی گانون عنان باز کشید و چون دریای بهیرا
 طغیانی داشت برکنار آن ایستاده التجا بجناب پروردگار آورده درخواست پایاب
 نمود. بفضل قادر مطلق دریای مذکور از طغیانی فرو نشست و لشکر ملک غنیمت
 با آب عبور کرد. چون بگی جمعیتش آن طرف آب گردید و ریاب دستور سابق موج زن
 طغیانی نشد. در آن افواج بیجا پور که متعاقب ملک غنیمت باشند کوب می آمدند.
 برکنار دریای رسیده این حالت مشاهده کرد که ملک غنیمت همین ساعت عبور نمود و الحال
 دریای طغیانی است متعجب شده آدم پیش ملک غنیمت فرستاده پیغام کردند که
 فضل آبی شامل حال شما است و خرق عادت شما دریای تم با هم مصاحبت دارند.
 ملک غنیمت آن طرف کنار دریای استاده از دور دست بسر همه مانده و سخنان چاپلوسی
 گفته بدولت آباد آمد. سرداران بیجا پور متقبل سوائی تلی گانون نزدیک احمد نگر آمده

خیمه زدند و مرا راجکد یو و شاهجی مراجعت کرده به بیجا پور خزیدند۔ ملک عنبر این خبر
 دریافت از دولت آباد شبگیر زده بر سر آن لشکر آمد و پال تالای شکست که از سل
 آن تمام لشکر غرق و رطه هلاکت گردید۔ و در آن تفرقه و ازده سرداران لشکر بدست
 سپاه ملک عنبر اسیر شدند۔ ملک عنبر هر یک خلعت و اسب داده رخصت کرد۔
 در وقتی که این واردات بر لشکر بیجا پوری گذشت۔ شاهجی در کرنا ملک بود۔ از
 اطلاع این خبر مرا راجکد یو شاهجی را طلبیده با خود گرفته با فوج کثیر بر ناکر گانون تعلقت
 سادس در ضلع پونه خورد که در آنجا دریای بهیما و اندرانی سنگم کرده اند رسیده
 مقام نمود۔ چون روز دوشنبه امدادس بهادون ماه بهندی سنه یک هزار و پانصد و شصت
 پنج از سالباهن کسوف آفتاب بود و آن روز را برسم مهنود متبرک می دانند۔ و خیرات
 در آن وقت از حسنات غلیمه می شناسند مشغول بخیرات و مبرات شد۔ و ببت
 و چهار مرتبه خود را در میزان کشیده هموزن خود را اشیار بر بهمنان ساخت مرا راجکد
 راقیل بچه خوش حرکات که اورا بسیار دوست داشت فرمود این را هم هموزن بنانید
 همه با حیران مانند شاهجی ظاهر کرد خود متوجه پرستش و پوجا باشند من تدبیر نموده
 این بچه را هموزن میکنم۔ حکم کرد که کشتی را در آب عمیق بهیما کنند۔ و بالای آن فیل
 بچه را سوار سازند۔ کشتی بقدر بار آن در آب فرو رفت۔ خطی بر کشتی کشیده فیل
 بچه را ازان کشتی بر آورده موافق آن سنگر زیه باور آن کشتی پر کردند تا کشتی بقدر
 خط نشان در آب فرو رفت۔ پس آن سنگر زیه را را بطلا و نقره و مس وزن کرده
 بر نارداران و محتاجان خیرات کردند۔ ازان روز آن موضع که به ناکر گانون مشهور بود
 به تولا پور نامزد شد۔ و آن موضع هم به بر بهمنان انعام گردید۔ و موضعی دیگر که بر
 قریب آن واقع هم به بخشش آمد۔ چون از خیرات فراغت یافتند با نظام ملک
 متوجه شدند۔ از آنجا که در سنه یک هزار و دوهصد و شانزده سالباهن سال کرنام

سمت سه جامع حبشیان قلعه چاکن را بمجار خود ساخته غازنگری و تراقی شیوه
 داشتند. نظام شاه به تنبیه حبشیان پرداخته مقصوف شده بود از نبودن مدار
 کار درست و تفرقه شاهجی باز معنده مجتمع شده سرشورش برداشتند و باتفاق
 قانون گویند دیپانڈ به پونه که از نواح بهیمیا و قفیت داشت گرد - فساد انگیزه
 از احمد نگر تا سرحد واس و سروای بے چراغ ساختند - مرار جگد پور بے تادیب
 آهنا راے راؤ دیوان را مامور کرد و او در آن ضلع رفته متمرکان را بستر رسانید
 و مورو مان دیوار که سرمنش فتنه بود و دستگیر کرده میخ آهنی در ناخنهای او کرده
 محبوس ساخت - و قلعه پونه را که ملجائے آن معنده بود مسمار نموده قلبه خزانده متصل
 آن قلعه به مشور مرتب ساخته بدولت منگل نامزد گردانید چون آن ملک ویرانی
 و خستگی کمال داشت و از حسن تردد و شاهجی شهرتے در آفاق بود - مرار جگد پور آن
 همه ملک را از سرحد پونه و قلعه چاکن تا سرحد واس و سروای و سوبی و انداپور و
 جاوگیر بجای شاهجی متعلق ساخت و شاهجی آن همه ملک به داداجی کوند دیو کلکرنی
 یعنی منجم و قانون گوئی پرگنه بیتی و نوردی و هو لے کالو که مردے تردد کار دیانت
 مالگذار بود سپرد نمود و یک هزار سوار پاگاه یعنی طوایف خاص منجمه آن پانصد راس
 بر سوار و پانصد راس ماده سوار تعین ساخت و بارگیران معتمد مقرر کرد و سیدی
 لال حبشی را سرمنش آنها نموده خود جانب بیجا پور عطف عنان داشت و بهنگام
 رخصت با داداجی منته اشاره کرد که زوجه ما با طفل نو بهال که سیواجی نام دارد
 در قلعه شیونیری است پیش خود طلبیده بجزیرگی و تیمار و تعلیم پردازد چنانچه
 داداجی بر طبق گفته شاهجی سیواجی را در پونه خورد که از سر نو آباد کرد و آورده متصل مکان
 خود مکانی طایفه ترتیب داده باغزار و اکرام گناهداشت - چون مرار جگد پور از نظم
 و نسق این ضلع و حبشی حاصل کرده جانب بیجا پور را بی شد - از اشلے راه مور و مان پور

قابو یافته از قید کز بخت و در موضع گلگه توابع چاکن آمده بکمانه رکبنا تبه بهشت زمار
 داری منم نمی شد مرا راجد یو بعد رسیدن در بیجا پور شاهی بابرک استیصال مفسده آن
 طرف روانه کرد و با قلعه کنک گیری چسبیده محاربات نمود چنانچه در یکی از معارک
 سنهاجی پسر شاهی بر ختم تیر تفنگ کشته گردید و شاهی ازین سبب پشیموده دلگشته
 این را آثار او بار از شامت جادو راے تصور نموده زنگه خود را که دختر جادو راے میشود
 غائبانه طلاق داد و از پسرش که سیوا جی نام دارد نیز نفرت گزید و علی الرغم آن دخترے
 از قوم مرته مونه که خیلے حسین بود با سم توکا بانی تلاش کرده در نکاح خود آورد و از شکم او
 پسکر متولد شد نامش ایکاجی گذاشت و با ادا الفت مفرط بهم رساند یک قلم از سیوا جی
 و مادرش کنار گذاید و اداجی پشته به تربیت سیوا جی سرگرمی داشت و او ستادان کامل
 گذاشت تا آنکه سیوا جی در اندک فرصت از فنون سپاهگیری و سواری اسب و جید عصر فنده
 و اداجی پشته مور و مان دیور که بکمانه زمار داری مخفی بود سراغ یافته بعد پیمان طلبیده
 پسرگنات چاکن و غیره را تفویض نمود و از کس تدبیر در اندک ایام رعایا را طمانیت داده
 دیهات را آبادان ساخت و آب رفته باز بجو آورد و از اینجا که خرابه سالها بود جانوران
 سباع مثل شیر و گرگ بسپا پیدا شدند و از اذیت آنها آبادی متعذر شد مور و مان دیو
 قوم باوران را که در کوهستان مسکن دارند طلب داشته اجازت کشتن سباع داد و
 متوقع الغامات نمود و در کبتر ایام تمام ملک یخا کر دید و سباع را نامی نهادند باوران را جمع
 کرده قول آبادی داد باین شرط که سال اول فی بیکه یکروپی و سال دوم سه روپی و سال
 شش روپی و سال چهارم نه روپی و سال پنجم ده روپی و سال ششم بیست روپی و سال هفتم
 بیست و یک روپی و سال هشتم موافق تشخیص عمال ملک غیر رسانیده باشند و قسمه عاقل
 و نصف را کار فرمود که تمام دزدان و تهمردان و ران ضلع ناندی میکنند کار و خنجر و چو و دیگر
 دزد و چون شخته شود امن کند عالم را و در قصبه لهر پور بازار بی با سم سیوا جی قرار داد و باغی

ترتیب داده در قهتلے فواکه از بلخ بادشاهی طلبیده نشاندوان باغ را با سم شاہجی نام
 ساخت و تقید کردہر کہ ازین باغ برگے بے اجازت بہاراجہ شکنند و متش خواہند شکست
 اتفاقاً روزے خلے نہیں از دست داداجی پنتہ یک دانہ انہ از شاخ شکستہ شد بہان
 زمان ہوشیار شدہ مستعد بہ بریدن دست خود کردید آخر مردان مالغ آمدند پیاس سخن
 خود طوقے از دست ساختہ در گلوے خود انداخت و بعد از نامہ بحضور شاہجی نوشت و عفو
 تقصیر خواست شاہجی ازین معنی بسیا محظوظ شدہ خلعتے عنایت فرستادہ و لہجہ ہانمود
 و بر دربار بہ او ہفت صد ہون اضافہ کرد متے شاہجی در اضلاع بیجا پور با نظام می پرداخت
 و مرار جگہ یو راتق و ناتق بہات حضور بادشاہ بود تا آنکہ پس از زلمے پیمانہ غیصرے و آ
 بیجا پور رگشت زوجہ سلطان مرحوم بوسواس تسلط مرار جگہ یو روزے اورا بردیو دہے
 طلبیدہ قید کرد چون اوزنک مجلس دگرگون دید از آب حوض کہ در صحن دیوان خانہ
 بود غسل کردہ و زنار خود شکستہ موے سر کلا کہ تہا رہندوان است از دست خود کندہ
 سنیاس یعنی ترک ماسوا اختیار نمود این حلقے است کہ برہمنان صاحب ہوش و ہندوان
 آخرت اندیش قریب ہرگز ترک چنیں حرکت میشوند و پلے خود و آب یا در آتش
 و یا در خاک آمدہ ہلاک گزیند چون اجلش سیدہ بود از اشارہ ہیکم یا سار سید از کشتن
 اد شیرازہ ریاست بیجا پور بر ہم خود شاہجی دین اوقات تا دوازده ہزار سوار انتظام فرما
 ملک کرناٹک بود چون راجہ چنجا در راجہ مدہل نظر بقرب جوار منات میکرد و راجہ چنجا در اموال
 اشیر بار نہلے بسیار جمع داشت راجہ مدہل استمداد از شاہجی خواست شاہجی بمعاونت
 پر و اختہ بعد تر و دہ سیا قلعہ را کہ شش کردہ ویر داشت مفتوح نمود و خزان و غنائم
 فراوان بہت آورد راجہ چنجا و مقتول شد و بر اموال و اسباب او شاہجی تصرف کردید
 راجہ مدہل شاہجی را بر جادہ راستی ندیدہ ہر دآراست راجہ مدہل کشتہ گردید و دولت ہر
 راجہ مع ملک چنجا و مدہل بقصر شاہجی درآمد و موجب فرید شوکت و شہرت او گشت

شاہی بران ملک ایکاجی پسر خود را متصرف ساخته خود کو چیدہ در مہاراج گڑھی شہر
 بالا پور کلہار آمدہ استقامت گرفت ایکاجی را از بلن دیہائی متکوحہ اش بکشتہ بود و
 آمدند و از ان باسم ساہوچی و شہر فاجی لا دلہ از جہان فانی رفتند پسر سون
 باسم توکوجی صاحب اولاد گردیدہ بدان مالک متصرف ماند و در ہمین اقامت ملک
 غیر مدار المہام دولت آباد و دیعت حیات سپرد صاحبقران تکتہ شاہ جہان فوج
 جہار سہ کردگے شاہزادہ جوان بخت اورنگ زیب بہادر با تالیقی میر حیلہ فرستادہ
 انہاد دولت آباد را بجزوہ تشخیر آوردند و بادشاہزادہ مذکور باز از ملک غیر را کہ بہ ہنر
 کہڑی سیرگاہ خود کردہ بود حصار کے کشیدہ باد رنگ آباد نامزد فرمودہ و ان صوبہ
 انتظام واقعی دادہ جانب بیجا پور متوجہ گردید از ان طرف شہر زہ خان وغیرہ سپاہ
 بمقابلہ برآمدند بادشاہزادہ اورنگ زیب طرح دادہ مراجعت باد رنگ آباد کردہ
 بہ بندوبست صوبہ خاندیس و صوبہ بڑاڑ و صوبہ اورنگ آباد قرار واقعی پر و اخت درین
 عصر سیواچی شعورے بہر ساندہ کار ہا بختاری خود خلاف رائے داداجی پنتہہ -
 اتالیق خود کردن گرفت و مولفقتے از شاہزادہ اورنگ زیب بار سال تحایف و اطاعت
 احکام پیدا کردہ و سہ حد اطراف تاختن و غنیمت آوردن آغاز نہاد این معنی موافق
 طبع داداجی پنتہہ نمی افتاد و مانعت بسیواچی نظر برین کہ ہفت وہ سالہ شدہ بود مفید
 نمی شد لا علاج داداجی خود را مسموم ساختہ جان داد و این امر موجب استقلال تمام
 سیواچی گردید خزائن و اموال شاہی کہ تفویض داداجی پنتہہ بود سیواچی متصرف
 گشتہ نگاہ داشت بسپا نمود و بست پنجہزار پیادہ از قوم ماورے نوکر داشت کوکبہ
 تہورا و روز بروز تزیید گشت سیام راج نامی زمار دار یا مختار مہات کرد و راکھو
 بلال امری را دارالانشاء فرمود و راکھنا تہہ بلال را چو کے نویس تمام حمیت ساخت
 و مردم متدین را جا بجا گماشت چون رشادت سیواچی بر شاہی پدرش معلوم گشت

سه در گشته سند آملک بنام سیواجی فرستاده دلمی اندوخت سیواجی از طرف
 پدر مطن گردیده با نظام مالک متعلقه یعنی پرداخته پائے استقلال کمال نشد و درین اثنا
 شانزده اوزنگ یب را از پیش آمد داراشکوه سورخطی با پدر بهم رسید بقصد هندوستان
 تالیف سه داران اینجا و فراهی افواج مرکوز خاطر نمود و سیواجی نشان فرستاد که بالفعل
 غریمت جانب هندوستان تقسیم یافته او هم با فوج شایسته همراه رکاب شود و اگر در
 رسیدن خود مضایقه داند سیامراج را سرگروه جمعیت شایسته نموده تعیین رفاقت ساز
 سیواجی بر مضمون نشان مطلع گشته سر با طاعت فرود نیامد بلکه نشان را بدم گ بسته
 و شمشیر کشید و ویلی را بنحان درشت که بر پدر تیغ کشیدن خوب نیست مخاطب ساخته
 به بغیرتی رخصت نمود چون شانزده را کارسترگ در پیش بود و بیلغار میرفت تدارک
 این حرکت موقوف بر وقت گذاشته تغافل فرمود و بعد ملازمت حضرت صاحبقران
 زن او و ارام و سیکه را که بعد گشته شدن شوهر مصدر ترددات شایسته همراه او و
 گیهان پورے شانزده گشته بود و خطاب راے باگن نواخته سند دهیلے پرگنه مهور
 متعلقه بژامرت نموده جانب سیواجی رخصت انصراف بخشید اما چون با شانزده
 اوزنگ زیب را در هندوستان کارهاے عمده در پیش گردید و یک دکن دور
 افتاد استقلال سیواجی روز افزونی گرفت و خبر تسلط عالمگیر بادشاه شنیده ماست
 در نیلکنه را و نظام شاهی ساکن پورندهر در قلعه کرکوٹه طلبید چدهے آنجا استقامت
 گزید که نیماين برادران نیلکنه را و منازعت برخاسته بیلاجی نیلکنه بسندراجی نیلکنه
 برادران نامبروه که از تسلط برادر کلائے معاش تنگي داشتند مخفی با سیواجی ساخته
 قابوے وقت می جستند تا آنکه ایام دیوالی نزدیک رسید نیلکنه را و بصلاح
 برادران متافق سیواجی را براسے ضیانت طلبید که نیماين پدرش و اقربا است
 میانی را بخاطر رانده قصد بیع فرمایند و طعام حاضر تناول کنند سیواجی گفت تنها این

با بجز رفیقان موافقت نمی کند لهذا با چند کس معتد اندرون قلعه رفته بانه روز
 مشغول بعیش و عشرت ماند روز سیوم که نیکو گشته را و از ماندگی ضیافت و شب بیداری
 کوفت بهم رسانده سه بیا لیلین گذاشت هر دو برادرانش قابو دیده سیواجی را آنگاه
 ساختند و بخانه نیکو گشته را و بے باکانه درآمده او را بر بستر خواب دستگیر نموده و حلقه با
 نقره که در پائے زن او بود بر آورده بجایش زنجیر آهنی انداخته و بر دس سیواجی
 آوردند سیواجی این امر را منتقم دانسته بر سه برادر را نظر برین معنی که سگ زرد
 برادر شغال همان لحظه بجان گشته قلعه را در ضبط خود آورد و همه حرام تکان را که در فساد
 یکشتر او بودند از آن قلعه اخراج نموده بجای آنها مادران را در کار داشت و حواله داری
 آنجا بکجه لانی و انباجی رکبناته مقرر نموده و بر اموال و اجناس آنجا قابض و متصرف
 شده محبوبان را بعد سه روز سر داد پس از آن برادر تو کائی را که زوجه دیگر شاهی بود
 بتقریب ملاقات رفته بدست آورد و برسی صدر اسب پاگاهش قبضه کرد و قلعه جاکین را
 که در تصرف کسان و اداجی پشته بود مستخلص نمود و بر کوچی تر سال را به نهانداری آنجا گذا
 و محالات اطراف آن را بکاسی را و ویسپانڈیه متعلق ساخت و در همان نزدیکی راج گده
 و سنجونی و سویلا مسخر کرده بتعبیر و ترسیم آن پرداخت و مورد و بل از قوم تلنگه را نوکر دآ
 تعیین راج گده نمود و سپس سه قلعه از نظام شاه بنام تورنا و بر چند گده و غیره مفتوح
 نموده بر خزائن بادشاه دست یافته منجمه آن دو لکبه هون داخل خزانه کرده باقی تیغ
 بخشید درین اثنا فرمان دالی بجا پور متضمن بر تالیف سیواجی صادر شد که بے اجازت
 بر خزائن قلعات تصرف گشتن در عایا را ایدادان خوب نیست بهر حال از حرکات
 گذشته تا دم گشته بحضور باید رسید مشمول عوالمف خسروانی خواهی شد سیواجی
 از رسیدن فرمان فی الحمله راغب بر رفتن بجای پور گردیده مشورت از زن خود کاسی بانی
 نام نمود و او صلاح نداد و گفت که با وصف حرکات شیخ مورد مراحم از بادشاه گشتن

و در از عقل است ار لے این است که بر مقصوم راضی بوده مختار سے خود را از دست
 نباید داد و درین گفتگو خطی از شاه جی بایک قبضه شمشیر پیش بها و زره و خود و بکتر مر جان
 سیواجی رسید و در این تحایف دلیل نیروزی دانسته قوی دل گشته بتسخیر قلعجات
 و تاخت و تاراج مفسده همت گذاشت خطوطه داران سور کرد و گوند و در رنج برے
 کرد و راج پور مشعر باین مضمون رسیدند که اگر جانب کوکن قلعہ می آورند ما همه
 متفق شده تسلیم المکنه مینمایم سیواجی آن جانب شنافت و باتفاق جامعه آنجا اول
 قلعه کوپسول را مفتوح نمود و در مایا سے سور کرد و غیره را تسلی داده آبادان ساخت
 و در آن ضلع تها نجات مستحکم گذاشته سیوا پور آباد کرد و واجی سومنات نامی زن
 دار را آنجا گذاشت و رکبنا تھ بلال را سحراست کوکن مامور کرد و پیلا جی پنتھه را به پیش
 دستی خود داشت و سومنات پنتھه را نیز قلعه و سیری سپرد و گوند و در آن ایام مقصد
 جوان نجیب تلاش نوکری دارد شدند سیواجی جواب داد که در سه کار مانگنایش نیست
 جائے دیگر و ند کوما جی نایک نامی که از مها جان سیواجی بود گفت سرداران
 اولی العزم را لازم نیست که امید داران را یک قلم مایوس سازند اگر گنجایش نباشد
 چندے نوکر داشته بتقریب تخفیف باید نمود سیواجی را این سخن خوش آمد و همه را
 و دیگر و نوکر داشت و آنها قبایل خود از بیجا پور طلبیده سکونت گزیدند و آن همه
 تعین را کوپ بلال که بقلع داری کوکن مامور بودند شدند سیواجی شنید که چند را و موروپا
 زمیندار قصبه جالی متصل بهانیشور از باج گذاران بیجا پور و خترے صاحب جمال و
 رکبنا تھ بلال را با صد نفر پیاده دست و پنج سوار غیر مقرر کرده پیش چند را و موروپا
 او اول مرتبه بنحانه بنونت را و دیوان چند را و موروپا و رفتہ قابودید و حین ملاقات فخر
 بنونت را و زده کارش بانصرام رسانده خود سلامت بهورند هر رسید سیواجی
 از اجتماع این خبر سرگشته بخلعت فخره نواخت و خود با جمعیت چهل هزار از قوم

مادری و غیره تاخت آورده متصل بهایشور غیمه زود در کهنات بلال با جمعیت دیگر
 از گھاٹ انتور عبور نمود قلعہ جالی را در محاصره گرفت و در محاصره دو پاس -
 مفتوح ساخته سرداران عدده را با سیور آورد و باجی را و کشتن داد که بهر پانزده
 شانزده ساله بودند گرفتار کرده بچگونگی کاذب فرستاده بقتل رساند و چند را و
 دستگیر نموده قلعہ کلیان را سحر ساخته و انباجی سون دیو را به بند بست آنجا گذاشت
 و دخترے صاحب جمال را در یغما بست آورده بنظر سیواجی گذارند سیواجی گفت
 که اگر مادر من این چنین صورت میداشت چه خوش بودے تا من بسیار خوش و میشم
 آن دختر را بمنزل دختر خود دانسته لباس و غیره انعام داده بخانه مادر و پدرش فرستاد
 و از آنجا کوچیده برلے کڈه آورده بتبریم آن پرداخت و انباجی منته از نظم و نسق کلیان
 فراغت بهم رسانده بموجب ایما با نوری چسپید و آبادی آن را که اکثر از قوم گوجر بود
 نهیب آورده اموال بسیار فراهم نموده کانه رلے سردار آنجا را مقید کرده رعایا
 قول آبادی داده بخنور سیواجی حاضر شد سیواجی مع جمعیت انباجی پردهان کڈه محکم
 نموده قافیہ بر مصداق تنگ ساخت کیسر سنگ عارس آنجا از فرقه غیرت قبایلی
 جوهر نموده جان داد مادرش ضعیف باد و کودک صغیر اندرون قلعہ گوشه پنهانی گرفت
 ماند بعد افتاح قلعہ سیواجی متوجه سیر حصار گردید که خارے از خار تل را به بکنج پالکی
 خلید سیواجی در آنجا توقف کرده پھر آن زمین حکم کرد و از آنجا بست و دو سبوسه پیران
 جواهر و چهار کڑاه آہنی ملو از اشرفی و ہون برآمد چوکی بران قایم کرده اندرون
 قلعہ را رفت نگاہش بر باد کیسر سنگ افتاد سیواجی از پالکی فرود آمده سر پایش نهاد
 معذرت خواست و بر پالکی سوار ساخته در خانه آورده بعد چندے شصت سوار مع
 داده بمسکنش رسانید و رہان ایام کے ہراج سیواجی عارض شد زیارت مکانها
 متبرکہ آغاز نہاد تا آنکہ مزاحش بر پنج اعتدال آمد ہنگام مراجعت از ہری ہر سیر کو دین

که سادنت که سر لشورش برداشته بود رجوع آورده با سیواجی ملاقات کرد
 سیواجی او را ملازم داشت و بر نهامی او بر اکثر قلعات بادشاهی و مسکن صعب المسکن
 دست یافت و راجا پورا که از آبادی عمده بود تاراج نمود و سورجی را و زمیندار سنگا
 و کوندالکرتاب استقامت در خود ندیده ماه فرار گزیده در جزایر فرنگیان جا گرفتند سیواجی
 قلعه سیورمارا نقب زده از باروت پراکنده منصرف گشت چون اینهمه اخبار انصرا
 سیواجی بر قلعات معروض در گاه خلافت سیاجی پور شد و بیع جها نطاع بنام شاهجی
 پدرش که در اطراف کرناٹک بود تاکید تمام صدور یافت که پسر خود را از دراز دست
 گستاخی باز و او شاهجی معذرت نامه مشعر بشکایت ناهنجار سی پسر و بیاری خود
 از دقلم آورد و گویا باین بیت دل آویز گردید **دور باید کرد فرزند کی که ناقابل بود**
 گرچه ناخن جزو تن باشد بریدن لازم است **بنابران** از پیشگاه خلافت عبداللہ خان
 پہلواری باد و از ده هزار سوار جبار چیت تنیہ سیواجی روانه شده متصل وائی رسید
 سیواجی بدریافت این خبر عیال خود را در پرتاب گڈه گذاشته با جمعیت مادری با
 و غیره قریب شصت هزار نقاره مقابلت نواخت عبداللہ خان کشتاجی بها سکر دیوان
 خود را نزد سیواجی فرستاده سخنان علت آمود بمیان آورد و پیغام کرد که بدل مہمی
 تمام ملاقات نماید و باتفاق من بحضور بادشاه رفته دولت ملازمت دریا بد سیواجی
 جواب داد که بیرون قلعه پرتاب گڈه خیمه است و سیکنم اول درینجا **تفشد** فرموده اینجا
 را بعد پیمان را **منقطع** نمایند بعد ازان ہر چه مرضی مبارک خواهد بود و قتل خواہم آورد
 و نیز کشتاجی را از تحایف و انعام و توقعات بسیار ازان خود ساخت ہمرایش گوی
 ساکن ہین وری را کہ متصل سا سورا است از طرف خود ہیضہ و کالت داد آنها پیش
 عبداللہ خان رفته آمدن بہ پرتاب گڈه قرار دادند گویا ناتھا از کار گزشتن افسون
 و قرار مدار آنجا بموکل خود نوشت سیواجی قلعه ام پرتاب گڈه را فرمود کہ بیرون قلعه پرتاب

مخا ذی دروازه در شیب بروج خیمه استاد سازد و از فرش و پرده و سائبان
در بفت آراستگی تمام دهد. و دو ارده هزار مادران را مخفی اشاره کرد که به
بهانه قطع جهاڑی در جنگل ره گذر جالبی میان سحاب جمال ستوازی می بوده منتظر صدای
توپ باشند و چون صدای گونش رسد همه باریشگرش تانیت آوردند و تاراج
نمایند و بر تها ایما کرد که هرگاه عبدالله خان در خیمه خواهد آمد ماکار او تمام خواهیم
نمود و قلعه دار قلعه بحر و ملاحظه ملاقات اتواب قلعه سه و ده الحاصل عبدالله خان
بنگاه خود در شکر که متصل وائے بود گذاشته کهنه و جی بند کرد که هر اول فوجش
بود با خود گرفته بطرف جالبی روانه شد و بیلداران را بر اے قطع جهاڑی مامور
نموده قطع مسافت آغاز نهاد که نیل نشان او یکایک خود بخود بایستاد و سر خیمه
جهد نمود حرکت نکرد و قدم پیش نگذاشت مردمان تجربه کار این امر را از نظیر یعنی
شکلون بدو دانسته بمناقت پیش آمدند و از موقوفی اراده گفتند از اینجا که قاید قضا است
در گلوے عبدالله خان بسته می کشید وائے سخن آنها کرده گفت که چشم نیل بهیل
بر آید و بر نیل دیگر نشان داشته را بی شد و از گذر گهاٹ انور عبور نموده بر
موضع کوی پاتری که در دامنه کوه است متوقف گشتند و از اینجا کشنابی دیوان خود
را و گوی ناته وکیل سیواجی را فرستاده پیغام کرد که من تا اینجا آمده ام شما
به لجمی تمام آمده ملاقات نمایند سیواجی جواب داد که من خیمه نصب کرده منتظر
قدم و الا نشسته ایم منت بجان گذارند و مجوز نقل و تحویل اسباب ضیافت
از اینجا تا اینجا نشوند پیشتر بر چه حکم الحاصل روز دیگر عبدالله خان فاضل خان پسر
خود را بنگاه بیانی لشکر و بنگاه گذاشته خود جریده پالکی سواره بطرف پرتاب گداه
رنگار شد چون قضا فرارسیده بود و شتر احتیاط از کف داده باسی و دو نفر
بهوئی یعنی کبابان و پنج خدمتکار و کشنابی دیوان و گوی ناته وکیل بر کوه برآمده

متصل بپتاب گده رسید سیواچی در غار سے کہ متصل خمیہ واقع بود چهل کس دلاور
شمشیر زن مثل سنباجی و کاوچی و سیر و جی و فرزند سورن محالا دجیو محالا لکا داشت
ملقین کرد که منظر معالیه باشند در وقت از غار برآمده بهید وافی بکار بر بند و خود زره
و بکتر خود پوشیده نیار حق بیا آورده شمشیر و خنجر و پشه و بچھوہ و باتک و غیره حربہ ہا را
بر خود راست کرده مستعد نشست و بہ مردمان را ہوشیار ساختہ خود بخدمت والدہ آمدہ
سربپا نہادہ رخصت خاست و دعائے فتح و فیروز می استعد نمود و مادران و
گوہر ہا و پیلای پنتہ و نیلو پنتہ و غیرہ شانزدہ سہ داران را طلبیدہ دست سیواچی
بدست آنہا دادہ سپرد نمود و جیو معالی نامی دلاور را کہ بران اعتماد تمام داشت بر دروازہ
تعیین نمود و درین اثنا گولی نامتہ و کیل آمدہ طاہر کرد کہ عبد اللہ خان معہ کشنجامی دیوان
در خمیہ داخل شد سیواچی ہچنان مسلح بدلیری تمام رہد بروئے عبد اللہ خان آمدہ سلام
کرد و چون خان موصوف تعارف نداشت از دیوان خود مکرر پرسید کہ سیواچی ہینا^{ست}
بعد از ان بر زبان آورد کہ ملک را تاخت و تاراج کردن و قلع بادشاہی را متصرف
شدن از چہ راہ خواہد بود سیواچی جواب داد کہ از سابق برین قلع و دیار مفدان
و تہران بودند تا آنہا را دور کردہ ملک را از خضر غار پاک نمودہ ایم قابل تحسین و آفرین
ایم نہ مستوجب غضب و نفرین عبد اللہ خان گفت خوب انچہ شد شد حالا قلعجات را
بما سپردہ قصد ملازمت حضور باید کرد سیواچی گفت درین باب فرمان بادشاہی کہ نام
من باشد نباید تا برسگذاشتہ اطاعت امر بجا آرم درین اثنا کشنجامی دیوان گفت
کہ حالا در پناہ خانصاحب آمدہ اید و دل عفو تقصیرات کنایت بدید ان توقع فرمان
بنام خود دارید سیواچی جواب داد کہ من و خان سہر و ملازم حضرت پادشاہیم خانصاحب
عفو تہ صیر ما چہ خواہند کرد ما سے از گفتہ شما انحراف نیست من سہر خود را در کنار خان
می بنہیم این گفت و از خان بغلگیری شد بوقت بغلگیری عبد اللہ خان سیواچی را در کنار گرفتہ

خنجر زو چون زده برداشت کارگزشت سیواجی بچپاب خورده مسدود سپیده
 پنجه آینهی که در دست داشت بر شکم عبدالله خان زده شکمش درید و خود را از چنگل او
 ربانید عبدالله خان شکم را از شال که پوشیده بود محکم بسته شمشیر کشیده بر سر
 سیواجی را اند خود بود و پاره شد و زخمی سبک بر سر رسید سیواجی جدا گشته بغیر
 پشه عبدالله خان را دو پاره ساخت افغانی که بخدمتکاری عبدالله خان همراه بود پا
 بمقابل گذشت باناجی بانو خسر سیواجی کارش تمام کرد شناسی دیوان از نماینده این
 حال ضربه بر سیواجی زد ایسا جی مقام رفیق سیواجی او را بر خاک غلطاند که باران بغیر
 عبدالله خان را برداشته راه گریز گرفتند مردم سیواجی هجوم آوردند عبدالله خان
 بریده مع توشه زر که بر سر داشت از دروازه قلعه آویختند ایکاجی و غیره جوانان
 که در غار با خرید و بودند بدربسته تا فتنه و درین زد و خورد دست تیر تفنگ بگوبی تا
 وکیل رسید اما سلامت ماند و بموجب اشاره جوانان مادری که در سحاب جبال و کرویو
 و سناک پنهان بودند برآمده بر شکر غافل عبدالله خان تاخت آورده غارت کردند و
 بنایم با نهایت تسلیم گردید و دو دوازده هزار اسب و اتیال نشان و تقاره بقبضه در آوردند
 قبایل و سپه عبدالله خان از کدر کوتا راه فرار سر کردند همه بگاہ بغارت رفت کشته و
 هراول لشکرش بگاہ آمد سیواجی بفتح و فیروزی مراجعت به پرتاب گداه کرده سر بر قدم
 والده گذاشته شکر ناصر حقیقی بجا آورد و گویی نامته وکیل را و دلکه بیون انعام بخشیده
 موضع بین در اقله کری تباران مضاف پونه متصل ساسور بجا گیرش تنخواه داد و راوچی
 را بعلاقه داری را جا پور امور کرد چون از رتقا و نار و جی نامی قوم پر بهور که خوشنویس خط
 مرهٹی بود از و درخواست نمود او عذر سے اندیشیده نفرستاد سیواجی بتقریب شکار سوار
 شده بخانه راوچی رفته نار و جی را همراه خود آورده اسب ر خلعت بخشیده دارالانشاء
 خود باد متعلق ساخت و کانهوچی نامی قوم ڈالیا را بخدمتکاری او مقرر کرد نار و جی در

سیواجی اور ابہ تاب را و مخاطب ساخته صاحب نوبت گردانید و بسیار کمزرت فرمود
 افضل خان و غیره بشکر سیجا پور از مقابلہ سیواجی طرح داده بیاون گڈ و چسپہ رند و ہر گونہ
 کہ متصل آنست تصرف شدہ تیرے بستہ توپ گذاشتند گولہ توپ اندرون قلعہ رسید
 تزلزل در آبادی آن انداخت سربیک جی اٹلیا قلعہ را آنجا بود و خواہان کمک شد
 سیواجی ہشت ہزار سوار مادران را و رگڈہ مضبوط کردہ خود بوقت شب با جمیعت چلن
 سوہو رچال حریف زد و خورد نمودہ جانب و سال گڈہ روانہ شد چون فیما بین ناو گڈ
 و سال گڈہ روانہ شد فاصلہ نیم کاہ است و کاہ در اصطلاح اینہا مسافت چہا
 کردہ جریبی را میگویند بقدر و نیم کاہ در ظلمات شب طے کرد و فوج سیجا پوری ہتھیار
 و مشعلہا روشن کردہ در تعاقب بودند تنگناے از کوہستان کہ در اصطلاح دکن آنرا گڈ
 گویند پیش آمد و سپیدہ صبح آشکار گردید سیواجی با جمیعت ہشت ہزار سوار
 برسہ آن تنگناے قایم کردہ خود باطمینان تمام مسافت چہا ر کر وے قطع نمودہ داخل
 سال گڈہ شد و از آنجا توپ سردار باجمی پرہو کہ تا یک و نیم پاس بمقابلہ افواج سیجا پوری
 پائے استقلال افشردہ بود بر داخل گشتن سیواجی اندرون قلعہ مسر و گشت افضل خان
 و سیدی ہلال و شترزہ خان و غیرہ سرداران سیجا پور حقیقتش مردانہ کردہ نوبت جنگ بگوشہ
 یراقی رسانیدند تا آنکہ درین نبرد ہفت صد کس از طرفین ہشت ہزار کس ہشت ہزار کس
 زخمی برداشتہ در جنگ گاہ افتاد و رفتائے او او را در کوہستان بردہ متوازی ساختند
 فوج سیجا پوری آن تنگناے را بدلاوری طے کردہ متصل و سال گڈہ رسید چون دران
 نواح آب بقدر شکر نبود یا راسے قیام در خود ندیدہ باز گردیدہ بنا لا آمد و محاصرہ بنا لا
 عبث دیدہ ناکام مراجعت جانب سیجا پور نمود و سیواجی را چون از فوج مخالف و لجنی
 بہر سیدہ تیمار زخمیان خصوص باجمی پرہو پرداختہ در آبادی رعایا توجہ گماشت و راگہو
 منتری را کہ بند و بست آنجا مقرر کرد ظل سبحانی عالم گیر بادشاہ بر خیرہ دستی سیواجی اطلاع

میافتنه شایسته خان صوبه دارد کن با براسه تنبیه آن خود سر امر فرمودند و او با جمیعت هشتاد
 سوار در ملک سیواجی درآمد نموده اکثر قلاع خفیه را مفتوح ساخته و برپونه آمده سیان راج
 باڑی که محل سکونت سیواجی بود فرو داد و سیواجی در راج گڑه قیام داشت از استماع این خبر
 برخیزید و با جمیعت ششصد جوان دلاور قریب راج باڑی بفاصله چهار کوه وقت شب
 رسید و بر شاخه های گادان هزارها مشعل بسته و سیامراج را با جمیعت دوازده هزار سوار
 پشت گرمی آنها گذاشته خود نزد بانها برابر دیوار راج باڑی پیاپی پانصد کس بر
 وقت شایسته خان که مست خواب بود رسیده شمشیر راند که از آن ضرب انگشت های
 شایسته خان قلم گردید عورات محل دوشادوش برداشته و در مکمل محفوط پنهان داشتند
 سیواجی از انجا بدربسته قاضی زاده را بگمان شایسته خان از هم گذرانده و مشعل بار
 که بر شاخه های گادان تعبیه کرده بود در روشن کرده جانب شکر شایسته خان سرداد
 چون بگمان شیخون نفرت در شکر افتاد و مردم متوجه روشنی شدند و دوازده هزار سوار
 که پنهان عقب گادان بودند بر شکر افتاده تار تار ساختند سیواجی مظفر منصور جانب بلبل
 رفت و جمیعت او هم موافق اشاره اش به انجا فراموش شایسته خان ازین شکست ناخوش
 که دوباره زندگی یافت استقامت متعذر دیده راه شا بهمان آباد گرفت سیواجی بر زنده
 ماندن شایسته خان متاسف گشته بیلغار جانب بندر سورت د دیده آن آباد را تاراج
 ساخت و افراد آن امتعه اندر زور و ارید و دیگر اجناس غنیمت کرد درین اوقات والی بیجاپور
 فرصت مغتنم را بابت تسخیر ملک مامور ساخت او تا مهار کوری گاون
 قیام در زبیده موجودات جمیعت دید سیواجی را در همان ایام خیالے مرسم خاطر گشت که جهان
 فانی است و مستلذات دنیوی سریع الزوال اولے اینست که بر راه راستی سلوک باید کرد
 و خود را در زمره پستریان که اسطه ترین اقوام بنود اند داخل باید کرد چون این اندیشه تصمیم
 یافت رگنایه را و نامی ز نار دار را که بهر از قابلیت داشت خطاب پنڈت را و داده

ممنون گردانید و سیاهی پخته را بنائے یغز عدالت گستر مقرر کرد و بر بنیان کوکن را بقدر قیامت
 معاش قرار داده هر يك را برائے عبادت رخصت خانه داد و بر بنیان زیارتگاه مثل باران
 و غیره آنکه متبرکه را بقدر احتیاج و گذران معاش تعیین نموده سیل آسایش مقرر کرد و در
 بخانه ها مصارف چنان و گل و غیره سامان پو جایغنی پرستش قرار داد و وزنار و باران روزگار
 همیشه را بقدر حوصله و حال کار و خدمت فرموده ششتر و فاتر به بر بهوان یعنی اقوام کایت
 متعلق گردانید و سر به پای ذی شخصیت را از علم و آفتاب و نوبت نواخت و انعام نامی
 و مالک باین بهین نمود سر کردگی ده نفر یک کس متعلق کرده نایک نام نهاد و بر سر
 نایک یک جبار که خبر گیران سی نفر باشد مقرر کرد و همراه جبار یک نفر مشعل می تعیین خست
 و بر چند نفر جبار چو کی نویسی از قوم کایت گماشت و تعمیر شکست و ریخت عمارات گداهی و قلع
 و حصار دیهات به بر سر فرمود و سر کردگی آنها بهیروجی فرزند خود نامزد کرد و سپه سالاری
 فج بانکوچی خبر متعلق گردانید و یک را بر دیگر سلطه داشت که در وقت بغاوت سر کوب
 به دیگر باشند درین اثنا محکم سنگه نامی راجپوت از منصبداران بادشاه به جمعیت ده هزار سوار
 قابودیده بر سر سیواجی تاخت آورد و سیواجی مطلع گشته پرتاب را و بخشی را به جمعیت بهشت هزار سوار
 بر سرش گماشت چون التفائے فریقین شد کشش و کوشش فرادان بکار رفت آخر محکم سنگه
 بقتل رسید و اسبابش با اسبان پایگاه دست خورش پرتاب را و گشته داخل سکه سیواجی
 شد از استماع اخبار غلبه روز افزون سیواجی عالم گیر بادشاه فکر استیصالش مصمم نموده کوچ
 شایسته بسر کردگی مرزا راجه سنگه و دلیر خان افغان تعیین نمود آنها بلیغار رسیده و برپو
 قیام گرفتند سیواجی از دریافت این خبر خواست که بصلح گراید و اینجه سرداران را که اکثر جمعی
 اند ملاقات کرده با خود متفق سازد چون امری از پرده غیب ظاهر شدنی بود اینخیال در دل
 مرزا راجه سنگه نیز گذشت پیغام فرستادند که اطاعت نعل سحانی موجب از دیاد و اقبال و
 سعادت است باید که بدل جمعی و الهینان بواسطت ملازمت حضور را مستعد باشد که مادر شما

بنده و هم مذہب ایم و فیما بین پاس و ائین خود است سیوا جی بر این سخنان که خالی از ساقی
 بود راغب مصالحت گفت دلیر خان برین مشورت راضی نشد و خود پیش قدمی کرده پوزند هر را
 گرد گرفتہ علم نمود از انجا داد انامی پر ہو کہ با جمعیت و دوازده ہزار سوار حارس قلعہ بود و مقتصد
 کس جبار را ہمراہ گرفتہ از قلعہ برآمد و با مورچال دلیر خان آویخت و بحدی شمشیر راند کہ تاخمہ
 دلیر خان رسیدہ پانصد تن مغلیہ را از نیزہ و شمشیر بر خاک غلطاند دلیر خان از خمہ برآمدہ
 گفت آفرین ہزار آفرین من از ملاحظہ تہورتو مخطوط شدم اگر مسلمان میشوی امان میدہم
 و اداجی جواب داد کہ ما را امان شما بچکار می آید اما آفرینندہ باید از خداوند نعمت قدیم برکشتن
 و برائے زندگانی سہل دین نامعلوم گزیدن عین بے عقلی **۱** کہ خصم بشمار شود آنرو وی ترس
 آنکس کہ جان ستاند و جان میدہد یک است **۲** این بگفت و قدم بیشتر نہاد خواست کہ ضربے
 بد دلیر خان رساند دلیر خان سبقت نمود و تیرے بر روز و دیو گیران ہم ریختہ کارتس تمام ساختند و دران
 معرکہ سی صد جوان دلاور بہ پہلوے یکدیگر رقص حمل نمودہ خوابیدند - دلیر خان تعاقب فراریان
 نمودہ بدروازہ قلعہ رسید و بمحموران پیغام فرستاد کہ چرا جان رایتگان میدہند و بے
 سردار تہ کے جنگ خواہید کرد و ہمہ ہا از بالائے فعیل بہانک بلند گفتند کہ با یک یک و
 نبات خود قلعہ ایم سیوا جی اندیشہ را در خاطر جا دادہ ہمان وقت ایندرا را و پیراجی پنتہ
 و ناگو جی بکشناجی جوسی و بسواس را و کہ از معتمدان او بودند ہمراہ گرفتہ و آنہارا از مالائی
 مروارید و حلقہ ہائے مروارید و طرہ **۱** و جامہ ہائے زربفت و کرہ ہائے مرصع و جواہر
 بسیار آراستہ و باشخاص و دیگر نیز بخشیدہ و پوشانیدہ و ہاسپان پرسی پیکر ساز و سالار
 مرصع انداختہ و زین ہائے زر و زرد پا کھر طلا دکنڈہ و پٹہ طلا کا رستہ سوار کنانیدہ -
 و خود جامہ و دستار سفید پوشیدہ و بسواس بارادہ ملاقات مہاراجہ جے سنگھ روانہ شد
 چہان نزدیک رسید و درش اندیشہ گذشت کہ بے اطلاع میروم اگر کسے باستقبال
 پیرداند عالی از خدمت نیست و خدا داند کہ ملاقات چگونه صورت بندد و درین اثنا شیرراجہ

باستقبال برآمده با غراز تمام برده بر سبند برابر خود نشاند. اندراؤ که یکی از
 سرداران عمده بود و هفت پا پوش سیواجی در بغل گرفته بر لب فرش استاد و تمام
 مجلس از مطلق پوشان چهرای رشک کان بدیشان گردید. رفیقان میرزایا چه
 نمایان سیواجی برخاسته در مکان خلوت بمشورت پرداختند و عهد و پیمان مضبوط
 خاطر خواسته بستند و بدلیرخان مطلع کرده بنائے مصلحت گذاشتند و پیرخان از محاصره
 قلعه پوزند هر برخواست سیواجی بست و هفت قلعه بدلیرخان و غیره سرداران بادشاهی
 تفریض نمود و استدعائے قلاع جزایر که در تصرف حبشیان نظام شده بود و در چنگ
 همان زمان سیدی سندروس و سیدی یاقوت را طلبیده تاکید کردند که همه قلاع
 جزایر سیواجی را گذارند. آنها عذر فرمان بادشاهی آورده منحصر بر صد و در جواب عرض
 داشتند از پیشگاه خلافت این تجویز مقبول نیفتاده سرفرازی فراوان بحبشی با فرموده
 بجایگزین و خطاب خوانده حکم تیاری دو منزل چهار سو غراب فرستادند و بواسطه مرمت
 قلاع و ولک رویه تنخواه بر محاصل بندر سورت سیواجی استدعا نمود که بعد ملازمت نقل
 را جیور بجایگزین مرمت شود و همه باید فرستند آخر الامر سیواجی پس خود را با خود گرفته بجزایر
 راجه رام ننگ روانه حضور شد چون نزدیک دارالخلافت رسید به زبان آورده که من گویند
 نخواهم کرد رام ننگ فہانید که این منافی آئین سلطنت است پاس مراتب لازم سیواجی
 سکوت نمود و پادشاه باستماع چنین کلمات بے باکانه و نقطه احتیاط محراباے
 سرادق اقبال کوتاہ و تنگ بر دروازه بارگاہ نصب گنابند. و اخارت رفت که برنگا
 برائے درآمدن سیواجی سفر و کند نسبی صدائے مہر آید و دن بلند سازد و الحاصل چون
 سیواجی پر در و دیوار رسید و دروازه با سہ تنگ و کوتاہ دید یک پا اول گذاشت
 بدون خم کردن سہ اندرون رفت و در و دیوار مقابل شده بواسطه آداب گفتار
 سیواجی دست بر در و دیوار قدم پیشتر گذاشت و سہری دست بسہ قدمه نزدیکی تخت

رنت رام سنگه اشاره کرد که بر پایه امر اسے عظام بایستد سیواچی منقص شده برتیا
 صدر اسے حضور حضرت نشست رام سنگه و دیوان اسے سیواچی را پشت داده رو بر
 پادشاہ استاند و معروض داشتند کہ چون در بار ندیدہ است تاب بیت سلطانی
 نیا در وہ حرکت بجا کرد و ہم قولنجی در شکم دارد کہ وقت بیوقت او را میتاب می سازد
 بادشاہ فرمود رخصت شود بعد روانگی او سیدی نو لاد خان کو تو ال را اشارہ شد
 کہ نظر بند دارد سیواچی رنگ حضور و مال کار دریافتہ از ہا بوقت در پے تدبیر خود
 شد و معرفت رام سنگه معروض داشت کہ چیزے تحایف از دیار خود آوردہ ام میخواہم
 بحضور بگذراخم ارشاد شد معاف فرمودیم باز عرض کنانید کہ در باب رسانیدن
 بہ امر اچہ حکم امر شد معنایقہ ندارد و بجانہ ہر کد ام بغیر شد شاہی پدر سیواچی از استماع
 این خبر کہ سیواچی مقید شد سخت متالم گشتہ دست از لذات دنیا برداشتہ بخواب خود
 گردید کہ سیواچی عموزادہ شاہی کہ بخدمت راجہ کھل کرن بود و بعد وفات راجہ تارکن نیا
 شدہ از ورا گزیدہ بعبادت ایزدی میگذازند احوال شاہی شنیدہ خود را بخدمت
 شاہی رساندہ بتسکین بتلی او پرداخت و ہر سوچی پسہ خود را بخدمتش گذاشتہ
 خود با خزائن فراوان بے معلوم راہ شاہجہان آباد گرفت تا راہ متناص سیواچی تدبیر
 کند شاہی ہر سوچی را بجمیعت سی ہزار سوار بہ تنظیم کرنا تاک گذاشتہ خود بر کنار کشنا
 بہی رستی مشغول گشت و ریخا سیواچی از ارسال پشتارہ ہاسے شیرینی بمیوہ منصبان
 و نوکران پادشاہ را غافل ساختہ راہ آمد و شد تحایف و پٹارہ ہا مفتوح داشتہ
 و خود را بہ تمارض زدہ تمام تمام روز بہ بستر افتادہ ماندن آفا نہا و چون یک دور
 برین وتیرہ بگذشت لگا بہا نان را گفت کہ من طاقت شور و غوغائی شاندارم دورتر
 بیرون از اینجا قیام نمایند تا دم راست کنم آب و طعام بخلق من برود پاسبا نان
 برین بختان جب و نرم فیہ خوردہ تغافل گزیدند از اینجا کہ از آمد و رفت سجد و پٹارہ

به بهانه تخفیه و هدیه از اندرون بیرون و از بیرون اندرون صورت مرور و عبور قرار گرفت
 و پاسبانان را نظر بکیم حضور بجای تفرض کمتر مانده معتمدان را که از سابق ایما و اشاره بود
 روزی رخصت داده و پیراجی نامی را که بر و اعتماد کلی داشت از مکانی مطلع ساخت که منتظر
 باشد چون از همه سودل جمعی حاصل گردید وقت شام که در بازار با کثرت آمدند مردم
 و از دهام نام می باشد خود معسر و در پیار داشتند برآمد و بیرون شهر از پیار هاند برشته
 با پیراجی ملاقی شسته راه غیر متعارف که در حقیقت پیش گرفت و بوقت برآمدن از مجلس بهرجی
 نامی را که آمده و شد او در آن حالت بود بجای خود بر بلندگ خوابانیده یکسرا بخند متکایان
 گذاشت بهرجی قیسم بسفیده صبح معتمد متکار بعبادت مهبود و بحلیه قضای حاجت برآمد
 پس از آن پرسیدند که سیواجی در چه حال اند او جواب داد که در خواب اند تمام شب در دهر
 بسیار مانده غل و غوغا کمتر کنند که لحظه چشم ایشان گرم گرد و این گفت و راه خود پیش
 گرفت چون آفتاب بلند گردید و از اندرون صدای برخواست چو کیداران از سرکار
 آگاه گشته معروض داشتند احکام شدید فشرعاً زیافت که را بهاران و گذر بانان طرق
 و شوارع خبردار بوده نگذارند که برود الحاصل هر چند سعی کردند اما فائده مترتب نشد مرغ
 از تقفس بسته باز بدام نیامد سیواجی طعم منازل شبانه اختیار کرده در روزانه در غار
 و بادیه بسر برده بلباس جوگی و اتیان بهتر رسید و به رهنمای پیراجی که رفیق حالت جبر
 و بلا سر بود بکشناجی و کاسی جی برادران او که در اینجا بودند و رخورده سنجاجی پسر خود
 که بنا بر سفسدن طاقت پیاده روی نداشت سپرد آنها نمود که با خود محفوظ داشته مانند
 بر همین پسران تربیت نمایند و خود سیواجی در بنارس آمده از راه کوندوانه بهاک نگر را
 که الحان بحیدر آباد شهرت دارد دیده در مالک خود داخل گردید و چون براسه فرستادن
 سنجاجی پسرش بکشناجی و کاسی جی عنوان با گفتند بود بعد چندی آنها بهمان دستور
 محفوظرسانیدند اگر چه در راه مخاطرات چند در چند رو نمود و اما حافظ حقیقی سلامت گذشت

چنانچه جائے گدربانان آثار متول بر پیشانی سنبهاجی دید متعرض متفحص شدند اما
 بهر ایالتش که همه برین بودند رفع مظنه از هم طعمی کرده و بر آنهارا خشنود و گردانیدند
 محفوظ بپدرش الحاق دادند سیوا جی بر وصول پسرشاد باینها نمود چند روز شاد و یانه سرور
 نواخت و آن هر سه برادر را بخطاب لایقه و الفام یک لک هون سده فراز ساخت
 و خود بنگاه داشت سوار پیاده متوجه شده در قلیل ایام بخت و بخت قلاع که بمیرزا
 راجه گذاشته بود متصرف گشت و بمرست و استحکام آن پرداخت چون این خبر بمسابع
 عالمگیر پادشاه رسید نعل در آتش شد سهرین اشنا منیان خبر رسانیدند که کیهی جی عموی
 سیوا جی در تبره اقمیم است او را مع عیال و اقارب سزاواران شدید فرستاده طلب جنت
 نمودند و جواب و سوال تند و درشت کرد همه را در تخته کشیده گشتند سیوا جی در کوکن دو
 نوبت یک با سم من رنج و دیگر بنام سهری در وین بنا نموده از سامان رزم مرتب
 ساخت و در بان ایام خیال تخت نشینی بطور اچھائے بند نموده از بنارس کیجا
 منجم را طلب داشته در ساعت مختار در راسے بند گدھے تخت نشست و آن مکان را
 برج گدھے موسوم ساخت و بمر دم دیگر پر و انگلی داد که عمارت پخت اعدا کنند و براسے
 خود بخت منزل که بریکے نام علیده دارد تعمیر فرمود و بیتل پورے نام در ویش بند
 که آنرا سنیاسی گویند و در بنارس پوست نشین ریاضت بود طلب داشته مرید
 و براسے سکونت سنیاسی مذکور مکانه دل حسب در سنگم ایشور ترتیب داده و به
 معین کرد درین اشنا سنبهاجی پسرش از ورنجیده باد لیر خان که از امرای عمده
 بادشاه است بخیال اینکه خود جوهر شاد و بطور رساند پیوست و لیر خان بمر
 ملاقات دستگیر نموده بجنور بادشاه عرضی نمود بادشاه باحضار آن تاکیدات
 نوشت درین اشنا او بر حرکت لغو خود ناام گشته قابو دیده بدست و خود را پیشین
 رسانده بدستور مورد عنایات گشت سیوا جی را که ازین ماجرا کلفتی رسیده بود بدست

بافت شد از اجتماع اخبار فراتاب سلطانی بر دلیر خان نازل گردید دلیر خان
 تاج قهر نیاورده خود را مسموم ساخته جان داد پادشاه بنزاده شاه عالم بر اسف
 نظم دکن دستورے یافت و میرزا راجه سنگه و راجه بها سنگه و غیره سرداران
 راجپوت همراه تعیین شدند و سیواچی مطلع گشته پیراجی را و درنگناسته دیوان و
 ایسا جی بخشی و پرتاب را و کو جبر که هر یک صاحب ذمت بودند خدمت پادشاه بنزاده
 خدمت داده معرفت میرزا راجه که از سابق معرفت داشت بنامے مصالحت گذاشته
 بست و هفت قلعه بلا زمان پادشاه بنزاده تسلیم نمود و تا سه و نیم سال بر عهد خود مستقیم
 ماند بعد ازان بر سیم خور و پرتاب کو جبر و پیراجی که بحضور شاه بنزاده صیغه و کالت سر انجام
 می دادند معامله بر عکس دیده بتقریب زیارت برآمدند کسان سیواچی بر قلعبات
 در عصر قلیل دست یافتند بلکه تمام ملک بکلانہ بتسخیر آوردند سیواچی راجه روزی را
 بران قابض ساخته تقید نمود که همه افواج متعینه خاندیس و ثرا بفاصله پنج کره
 سورت فراهم شوند و خود بر روز موعود ویلغار کرده در آنجا رسیده بلده سورت
 تاراج نمود و اموال بسیار ضبط آورد و به عالم گیر پادشاه عریضه بکمال شوخی و
 جسارت نوشت که ملک دکن از سابق مورد ث فرزند ان نظام شاه است و پادشاه
 هند هندوان میرسد آنحضرت عبت عبت بملک غیر نظر و دخته تیغ اوقات مینمایند
 تسخیر این ممالک آسان تصور نخواهند کرد گویند عالم گیر پادشاه بمقتضائے وقت
 ملاحظه عرضی نموده در تدارک تفاضل فرمود و پند عرایض مرقومه سیواچی در سفاین مرم
 یافته میشود ازان جمله نقل عرضی که در باب معانی جزئی هندوان نوشته و شهرت تمام
 دارد در اینجا بقلم می آید تا معلوم ناظران شود که چها کلمات نامالایم بجناب نخل سبحانی
 بر زبان خامه می آورد

عرضی سیواجی بعالیکبر بادشا

شکر غنایات الهی و توجّهات بادشاهی که انهمین الشمس والقمر است بجاء آورده بعضی
 شاهنشاهی میرساند که اگر چه این خیرخواه محب طالع خود از حضور والا در کنار آمده اما
 در لوازم سپاسداری و خدمتگاری همه وقت چنانچه باید و شاید حاضر است و حسن
 خدمات و نیکوتر دوات خیرخواه بر سلطان و خانان و امیران و میرزایان و راجه ها
 و رایان و رانائے مملکت هندوستان و ولایت ایران و توران و روم و شام و کنستان
 بهفت کشور و مسافران بحر و بر ظاهر و باهر شاید بر خاطر دریا مقاطر نیز بر تو افکنده باشد
 لهذا حسن خدمات خود و توجّهات والا نظر داشته سخنان چند که بر دولت خواهی
 و خیر اندیشی خاص و عام متضمن است معروض میدارد که درین ایام بظهور پیوسته که بتقیب
 هم خیرخواه زربار باد و نیت و خزانة بادشاهی هتگی گشته بنا بر آن فرموده اند که از خدمت
 بند و مبلغی بعینه خیریه تحصیل نموده سامان سلطنته سرانجام و بند حضرت سلامت بانی
 کشورستانی حضرت عرش اشیانی اکبر بادشاه تا مدت پنجاه و دو سال به استقلال تمام
 وادفرماز و اسے دادند و باین و آیین گروها گروہ مختلف از عیسوی و موسوی و دوا و کما
 و محمدی و فلکیه و ملکیه و عصریه و دهریه و برهمن و سیوره و طریقه اینقه صلح کل اختیار نموده
 رعایت و حمایت هر یک پیش نهاد خاطر دریا مقاطر ساخته بقطاب مستطاب جلالت گرد و معرفت
 به موصوف گردیدند و بیامین این نیت علیا بهر جانب که نگاه میفرمودند فتح و اقبال
 استقبال می نمود و اکثر مالک در آن زمان بحیطه تسخیر درآمد و حضرت جنت مکانی نورانی
 جهانگیر بادشاه بست و در سال بر تخت ددلت و اقبال ملکیه زده دل بایار و دوست و کار
 کامرانی فرمودند و حضرت علین مکانی صاحب قران ثانی تاسی و دو سال سایه فیض پاییز
 تاج مبارک بر تارک جهانیان گسترده عمر قرن ثانی و حیات جاودانی که عبارت از نیکی

و نیکنامی است حاصل روزگار فرخنده آثار کردند و اندازۀ شان و شوکت و صلاحیت
 این بادشاهان عظیم الشان در اینجا قیاس توان کرد که بادشاه عالم گیر و پیردی و
 نکادداشت دستور آنها در مانده و بتجیر است که آنها نیز در اخذ جزیه قادر بودند اما محبت
 ایزد متعال را شامل حال جمیع مذایب و مشارب دانسته غبار تعصب را گرد خاطر راه
 نمیدادند و خلق الله را امانت خالق خیال نموده رعایت و احسان بامرعی داشتند
 که بر صحیفه روزگار باقیست و دعائے و ثنائے آن پاک گوهران تا ابد الدهر بر دل روزگار
 صغیر و کبیر جان گیر است ازان جااست که از برکت نتایج نیت مدارج دولت و معارج
 عظمت آنها روز بروز در افزونی و افزایش بوده و خلق الله در ان عهد با امن و
 امان فارغ البال و آسوده حال در کسب و کار خود اشتغال میداشت و در حضرت
 اکثر ملک و قلعجات از تصرف رفته و باقی عنقریب میروند که در خراب نمودن و ویران
 هر چهار طرفه تقصیر نمیشود در عایا یا مال و حاصلات هر محال در پایه اختلال بجای
 صد بنر اریک بنر دشوار دار و بر گاه که فلاکت و افلاس در دولت خانه بادشاه
 و بادشاهزاده خانه کرده باشد احوال اسیران منصبداران معلوم و متعنه است که
 سپاهی در شورش و سوداگر در زناش و مسلمانان گریان و یهودان بریان و اکثر
 مردمان بنان شب محتاج اند و در بطیانچه سرخ مینمایند قنوت سلطانی چگونه اقتضا
 که تکلیفات جزیه ضمیمه این حالت پر ملالت گردد و راز مشرق تا مغرب شهرت میروند
 و برکت به روزگار ثبت میشود که بادشاه مبدستان بر کچکول گدایان رشک آورده
 از برهمنان و سیوثره با و جوگیان و بیراگیان و محتاجان و مسکینان و در ماندگان
 و افتادگان جزیه میگیرد و بر کیسه گدائے جو انحرادی میکنند و نام ناموس تیموری را
 فرو می اندازد و حضرت سلامت در اصل کتاب ایمانی و کلام ربانی را اعتبار نمایند
 رب العالمین فرموده اند **لَبَّ اَلْمُسْلِمِیْنِ وَ كَفَرُوْا سَلَامٌ** که نقطه مقابل اند بزرگ

آمیزی و طرح انگیزی نقشند حقیقی است اگر مسجدی است بیا داربانگ نیزه و اگر
 بت خانه است بشوق اوج رس می بیناند تعصب بر دین و آئین کس نمودن از کتاب
 منحرف گردیدن و بر نقش نقاش خاکشیدن و خط خطا چیدن است شورش و زیاده هر چه
 بینی دست و دوسه منتهی به منوت هر که گیر و غیبت صنعت گراست هر عالم عدالت
 عالی به جز به هیچ وجه جای نیست و از روی حکومت خبری درست تواند بود که رعایا
 از جمیع تکلیفات محفوظ و محفوظ باشند و ضبط و ربط یکدیگر باشد که زن جمیل تنها
 باز و زیور از ملکه بلکه امانت و سلامت برسد تواند بود و درین دور که شهرها
 بناخت و تاراج میرود از صحرا چه گوید قطع نظر از سخن انصاف و عدالت آهنگ جزیه
 به قانون مهندنا ساز است و در زمان پیشین سلطان احمد گجراتی را که روز بانه
 تیره از شاه راه حقیقت بر آورده در غار زاپچین خیال باطل افکنده بود و در
 مستاهل و مقطوع النسل گردید در جاید و زبان واقع گرفتار شدن مراد بخش نام
 بمجربین اراده فاسد غیرت نامه است برائے ظالمان و جزوی مصلحتی منجمه خزان
 صیغه مذکور که از احمد آباد در خانه مراد بخش سجانه دارا شکوه رفت چون شعاع آتش
 خانماش گرفت **س** آتش سوزان نکند با سپند انچه کند و و ددل در د
 بهمه حال صلاح دولت موافق وقت آنست که خاطر دریا مقاطر را از کدورت تعصب
 صفا ساخته آزار مردمانی که حلقه اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر محبت بفرمان
 اگر دین داری بمریم آزاری و صواب در عذاب بندوان منحصر و تقصیر فرموده اند
 از رانادجی سنگه باید گرفت که سه گره بندوان اند بعد از آن از خیر خواه بگیرند
 چندان مشکل نیست برائے خدمتگاری حاضر اما موران و گلسان را آزریدن از عالم
 مردی و مردانگی بعید خواهد بود و محب از کمخوارگی و بختخواهان است که از حق نفس الامر
 باخاخص میکنند و آتش پاره را خنجرش بینایند زیاده چه عرض نماید آفتاب عمر و دولت

از مطلع سکین نوازمی و غیر پروری تابان و درخشان باد انتهی عبارت عرضی
 در بیان ایام سیوا یا نامی ساکن روزگرا از قوم یا لیکران که از ضلع کرناٹک اقامت
 داشت جمیعته بجهت رسانده مصدق و گردید سیواچی عزیمت تنبیه آن پیش نهاد خاطر داشت
 بتخل تمام و آراستگی فوج قبایل هم با خود گرفت متوجه آن سمت شد و بعد از چند
 که زوجه خود را حامله یافت روانه بمسکن نمود چنانچه در ایام موعود سپهر آورد و نامش
 راجه رام گذاشتند سیواچی متصل سمندر درک رسیده مادران را جلبیده تیاری
 جهازات نموده بر جهاز سوار گشت و در بدو پیغمبر رسیده بارادرسو پانک آوینتر
 کرده اورا گشت و با فرزندان بسیار مظفر منصور مراجعت کرده برائے گداه رسید سیوا
 پانک سر اسیمه و لا علاج بمصالحات گرانیده سه لک هون سالانه بسم باج بر ذمه خود
 قبول نمود سیواچی او را سیواچی را بتفصیل آن مامور فرمود و در بین ایام والی بیجا پور از تسلط
 روز افزون سیواچی و تطهیم قرار واقعی بر سوجی برادر زاده اش در ملک کرناٹک متوهم
 گشته یاچی نامی که پور ژبه ساکن بدیل را برین داشت که بهر حیل و عذر بر شاہی دست
 یافتہ اورا مقید سازد و باچی مذکور حسب الاشاره بادشاہ شاہی را که بکناکشنا
 ترک یاست نموده مشغول عبادت بود و به بهانه ضیافت طلبیده دستگیر ساخت والی
 بیجا پور بران مطلع شده حکم نمود تا شاہی را زنده و زیر زمین کنند و دولت خان بجا
 صوبہ صوبہ بیجا پور که با شاہی بیچیتہ داشت بجز و شنیدن این حکم استغفائے نوکری
 در حضور بادشاہ فرستاده و در روز روشن مشعلها افروخته بر دیوڑهی حاضر آمد
 و رخصت کعبه پیشه خواست والی بیجا پور بوسواس بلوائے دکنیان و نظا سرپاس خاطر
 برن دولت خان داشته حکم موقوفی قتل شاہی نمود و فرمود که رن دولت خان پیش خود
 طلبیده عفو تقصیر التشن کناکرن دولت خان همان زمان قاصد سیرج السیرج حکم نامه
 بنام که پور ژبه با جبت یک من طلا بر قتل شاہی فرستاد و قاصد در آنجا وقتے رسید

که شاہی راتا گلو دفن کردہ ہو نہ چون از حیاتش باقی بود از ان مہلکہ بر آوردہ بیجا پور
 آوردند رن دولہ خان حسب احکم باستقبال شتافہ بلا زمرت شاہی رسانید و بتیقا
 خلعت و فیل و شمشیر و غیرہ سرفراز گردانید و پانزدہ روز نزد خود داشتہ و بخصیانت
 ہائے غیر مکرر پیرداختہ خصدت کرنا تک وہانید شاہی از انجا اجازت حاصل کردہ در
 گولور مالا گرانٹ آمدہ سیواجی را بسزائے کہوڑ پڑہ مدہل کر نوشت چنانچہ ادبیلغار بر سر
 کہوڑ پڑا رسیدہ ہنگامہ کارزار گرم نمود آخر بعد کشتش و کوشش بسیار کشتہ شدن سہرا
 کس طرفین کہوڑ پڑہ دستگیر کشتہ مقتول گردید و اہل دیہاتش اسیر سیواجی شدند مگر
 ایکاجی پسرش کہ در ان مجمع نبود بہت نیامد سیواجی زنان جالہ را رہا کردہ ہمہ را
 بقتل رسانید چون این ماجرا بشاہی معلوم شد سرور گشتہ ہر سوچی را ہمراہ گرفتہ
 بارادہ ملاقات سیواجی کہ در پونہ اقامت داشت از راہ پرناہ رہبر است سیواجی استقبال
 نمودہ سعادت ملازمت پذیر دریافت و بعد داخل شدن در مشکوئے خاص مادر سیواجی
 کہ از مدت متروک و طلاقے بود بملاقات شاہی رسیدہ الحاصل شاہی دو ماہ وہان پسر
 ماندہ معاودت بکرنا تک کرد چون رن دولہ خان در ان اوان ہمہ شوندہ بد نور
 توجہ داشت شاہی نظر با حسان جان بخشی در ادادا و کوشید و مکرر بملاقات ہائے
 یکدیگر نشاٹھا اند و خند و رونے شاہی بعات مستمرہ اسپ سوارہ بشکار رفت و بجای
 بر خر گوشے اسپ تاخت کہ ناگاہ ہائے اسپ در کوئے فرو شد شاہی بر زمین آمدہ
 پائے اسپ بشکش افتاد و کارش تمام گشت رن دولہ خان بر سر قتلش رسیدہ ہنگام
 بمنزل رساند و بر آن زمین باغے ترتیب دادہ آن موضع را بمبارف مدفن استخوانش مقرر
 نمود و الی بیجا پور ہائے ضلعی اموال شاہی ہر چند خواست اما ہر سوچی بجائے خود مستقل
 بودہ سالم مع احوال و اطفال نزد سیواجی رسیدہ سیواجی اور اقوت بازوئے خود دست
 آفرین باگفتہ سرکردگی لشکر خود دانستہ داد و بختاب سیتاپتی توخت تا آنکہ ہر سوچی

اهلینان بمهرمانده دست به بنیب نواح بجا پور کشاد و پیٹھہ شہر غارت کردہ برہمچاریوں
 والی بجا پور تدارک دشوار دیدہ سہ لک ہون سالیانہ قرار دادہ ملک را از دست سید
 محفوظ داشت سیوا جی سیام جی را تحصیل آن امر کردہ خود جانب سید را آباد نمود
 شہر را محاصرہ کرد تا نا شاہ عمدہ برائے دشوار دیدہ بصوابید ما و نا دیوان نہ لک ہون
 سالیانہ قرار دادہ و مجموعی اندوخت سیوا جی را روز بروز استقلال تازہ نصیب شد و قوت
 متواترہ دست داد و زربائے خطیر تحصیل نمود و با دیانت رائے مقصدی بجا پور تدارک
 ساخت کردہ و اورا ہشت ہزار ہون سالیانہ مقرر کردہ خود از پرگنات بجا پور بسیار
 بسیار بوصول آورد و خداوند پور را تاراج نمودہ فراوان غنیمت اندوخت و از انجا
 کوچ کردہ بر ملک بٹار پور رش نمودہ متمولان کار خجہ را در دست آوردہ نہ بسیار فرما
 چنگ آورد و پیلای پٹھہ را دہ لک ہون دادہ خصیت کرد کہ در کوکن رفتہ خیرات تمام
 و خود غراہا تیار کنانیدہ و بر بیشن پور رفتہ متصرف گشت و لکھا ساونت را کہ از کوکرا
 نظام شاہ بود سی صد ہون در ماہہ کردہ رفیق خود ساخت یوسف خان حبشی سدرہ
 آمدن او گر دید اما حرکتش مفید نیفتاد سیوا جی سیامراج و با جی کہولارا در راجپور
 پیش یوسف خان پیر زاد خان فرستادہ پیغام کرد کہ ہمہ جزایر مقبوضہ را و الگذا رند
 و عیوض آن زو با گیر خاطر خواہ بگیرند آنها قبول نکردہ ہر دو کس را محبوس ساختند
 مشائرا الہا بقتسم و سو گند از بلار آمدند و بحضور سیوا جی آمدہ ظاہر کردند کہ درخواست
 جزایر با مناسب نیست زیرا کہ ما قسم عدم درخواست خوردہ آمدہ ایم سیوا جی گوشہ
 بر سخن آنها نہ داشت لہذا سیامراج استغفائے نوکری کردہ گوشہ گرفت سیوا جی شیلو
 پیش یوسف خان فرستادہ پیغام مذکورہ کرد چون جواب با صواب نیافت دریا سار
 و دولت خان و مانا جی بہانہ دارانان را با جمعیت معقول تعین نمود و آنها از تری
 و خشکی پور رش کردہ محاصرہ نمودند لیکن افتاح قلعہ صورت نیست بنا بران نیلو پٹھہ مورچا

قاجار داشته خود پادشاه سیواچی رساند عاریس قلعه فرصت یافته نزد والی بجای آورد
 طالب ملک گردید و از آنجا درستی کرده معاودت نمود و نواح سیواچی هر چند حایل را
 داشتند اما او محفوظ بقلعه داخل گردید سیواچی در گرفتن قلعه جهد فراوان بکار برد
 و اسباب قلعه گیری آماده ساخته کار بر محصوران تنگ گرفت و ملک گرد و نواح را
 تصرف آورد و بتعمیر و ترسیم قلعات اطرافش که تصرف آورده بود امر نمود و جهت همیا
 داشتن ذخیره در هر قلعه تقید بلیغ کرد و مور و پنبه و نیل و پنبه که از مصاحبان او بودند
 گذارش نمودند که در احداث و تعمیر قلعات خزائن بسیار بخرج آمده و بر قلعه ها
 بسیار متصرف شدیم حالاً صرف زیر باین چیز باعث است سیواچی ازین سخن رو
 در هم کشید و گفت که درستی قلعات موجب آبادی ملک و اطمینان رعایا و براس مخالف
 است خدا نخواسته اگر عالم گیر باشد در استیصال ما کمر بند و دود تها باید که از تسخیر
 یک قلعه برآید پس مدّة العمر او در همین تردد و سرسنگ زدن آخر خواهد شد و ملک
 و در دست از تصرف او خواهد رفت اولی اینست که در همه قلعات عمده ذخیره و اذوقه
 و سامان حرب و ضبط آنقدر مهیا باشد که دو اوده سال و فاکند الحاصل از این
 روز در استحکام بر مکان قرار واقعی کوشیدند درین اثنا خبر رسید که سیدی سند
 برافواج سیواچی که قلعه را محاصره داشتند غالب آمد لهذا سیواچی انصرام آن مهم
 منصرف بر ذات خود دانسته و در غنیمت آن سمت گشت چون موسم برسات بود
 فی اجماع توقف نمود و بر لایق قطع جبار می از کلیانی تا به میری و پاک نمودن راه هاست
 تبردار و خوار تشکاف بهمرای مور و پنبه گماشت چنانچه او روانه گشته ترددات خوب
 نموده قلعه جو را متصرف گشت و بکرم شاه زمیندار آنجا دستگیر گردید و بنا بران دها
 و میران نایکواژی شیوه مفیدی گزیده قطاع الطریق پیش گرفتند مور و پنبه به
 پنبه آنها پرداخته موطن گداه را که دارالمقر مفیدان بود و جبر مفتوح کرده تاراج نمود

د بکریم شاه محبوس را بقتل رساند و بار را و دسیران نایک و اڑی تاب مقابله نتج
آوارگی گزیدند مگر راجه رام نگر که قدم استقامت انشده و مستگیر شد همه ملکش
بقبضه مور پنتبه و رآید سیواجی درین ایام جانب سالیسری و مالیری که از قلع شکر
بودند فوج کشی کرده محاصره نمود و بهلول خان نویدار لخوا با جمعیت خود را
شعباعت داده آفراده گریز گرفت و شکرش لغارت آمد سیواجی از انجا مطلق
و منصور برزبل گداه یورش نمود و مفتوح ساخت و مراست آن به آنجا پنتبه و انجا
سپرده جانب کرنا ملک رفت کشید و بر سر مکانه که گذر کرد پیش کش شلین بدست
آمد چون برگزگهاٹ راجپور گذشت شهره خداپرستی بابایا قوت درویش شنید
بلاقات پرداخت درویش مذکور که حالت جذب داشت یک موسے سفید از برد
خود شکسته ترگا بسیواجی داد سیواجی آن موسے سفید را تقاضا دل فتوحات دانسته
تفویض گویند بشناخته نمود که در طلا گرفت بطور تعویذ ساز و اتفاقا موسے مذکور از
بشش بر زمین افتاد و گم شد این معنی موجب بد آمد مزاج سیواجی گردید گویند بشناخته
نور و عتاب نموده از خدمت فوطه داری معزول ساخت و از انجا برای ملاقات
را داس نامی فقیر مند و سے مراتض به نیت امداد تسخیر راجپور رفت فقیر آگاه دل بر زبان
راند که فتح قلعہ بترو بسیار خواهد بود بعد از زیارت فقیرے دیگر که پرمانند نام داشت
رفت معروض داشت که اگر همین بهمت و الا فتح قلعہ راجپور می شود سر پکنه یک موضع
جهت مصارف جناب مبارک خواهیم گذرانند درویش مذکور بر زبان آورد که این همه
دیہات از نواح حیدرآباد و ٹراڑ و خاندیس و بکلانہ و مالوا و گجرات باید داد سیواجی
این ارشاد را از ثغول عظیمه دانسته مسرور گردید و یقین دانست که اینهمه ممالک بر
زبان فقیر صاحب کمال گذشت مسخره خواهند شد چنانچه در قلیل ایام ارشاد درویش
بطور پیوسته سیلاجی پنتبه را بر سے درستی بنائے مودت پیش ابو احسن تانا شاه

والی حیدر آبا و فرستاد و خود هم عقب آن روان شده خوابان ملاقات گشت.
و همه جمعیت خود را بیرون شهر و رسوا دگوشه محل گذاشته جریده بلاقات پرداخت.
و تا سه روز در دولت خانه شاهی جهان ماند و قسمی در عیش و عشرت مستغرق شد.
که مردم دورباش او از عدم برآمد متوهم گردیده اطراف دو تخته بقصد دیدار فرام
شدند سیواجی این معنی را خیال کرده خود را در حجره که نمایان ساخت و موجب تشکین
منو جان گردید تا نا شاه از ملاحظه حالت لشکرش که همه خدا س آقا و دلاور و شیر
شکار بودند بغایت محفوظ شده فرمود که آیا ازین دلاوران کسی هست که با فیل
مقابلت نماید سیواجی ایسا جی نامی روئین تن را استرا که ایسا جی بجز دایما از اسپ
فرود آمده و بروی فیل مست که در جلو خانه حاضر بود قدم افشرد و بر چند فیل چلهای
خشم گین کرد اما از جانرت آخر الامر بخت از تیغ بر خیزد و شش زد که دوباره گردید و
فیل گرخت سیواجی مرجا بانگ بلند گفته کژ مرصع که در دست پوشیده بود بطریق
انعام از حجره که بر تافت و سلطان نیز در ابا انعام لایقه نواخت الحاصل سیواجی بعد پیکر
تواضع جواهر فیل و غیره از نا نا شاه مرخص گردید چون درین محبت با جوهر لیاقت بالا
منشی که ممتاز اقران بود نا نا شاه را معائنہ شد و درخواست او از سیواجی که بفرات قتش ناگوار
دید و پذیرفت سیواجی سه لک هون بمردم پادشاه بخشید و ده هزار سوار و ده هزار
پیاده تعیینانی همراه گرفت جانب کرنا ناک کوچید و چون زیارت گاه ملک ارجن که از
معابد معتبره است فایز گشت خواست وقت پرستش خود قطع کرده شربت شاد
رفیقانش بمبالغه مانع شده ازان اراده باز داشتند الغرض از اینجا جانب چینی نشا
و آن ملک را که در آن وقت شخصت لک هون محاصل داشت سخن نموده در اینجا قلعه با
احداث کرد و بعد ازان مراجعت نموده افواج حیدر آبا در اخصت داده بکرنا ناک رسید
و از ایکیابی برادر خود خوابان زراین و خزاین پید شد و متوهم گردیده فرار گزید سیواجی

از اسنجا پنجا در آه آن الکه که چهل لکبه سون محاصل بود متصرف گشت در کهونا نهم
 دیوان ایکاجی را به ان مالک قایم کرده فرمود که ایکاجی را و جمعی نمود و به ملک
 قدیم و جدید سلطه داشته خود به نیابت پردازد از اسنجا بر مالاداری تاخت آورده
 غنیمت بسیار جمع کرد و بر فیغان گنج شایگان داده به نیاز ساخت چون رگهونا
 از ایکاجی بر جاده درستی ندید تهدید نوشته ایکاجی را مستقل ساخت و رگهونا نهم را
 بدستور قدیم بر دیوانی او مامور داشت چون از همه سوز فراغش دست داد خیال به
 شدن در سرش گرفت کیکا بهت را که از پندتان مشهور بنا بس بود و طلب داشته
 طریق عبادت بر بهمان آموخت بر بهمان دیگر بر این اراده واقف شده بهت مذکور را
 مخفی مانع آمدند سیواچی خبر یافته ناخوش گردید و یک قلم بر ابراهیم را از کار و خدمت موقوف
 داشته گفت که این گروه بد طینت گذاشته نظریه بزرگ نهادی واجب است خدمت الهی
 اما ازین با توقع خیر سگالی و آقا پرستی هیچ نیست و بجای آنها قوم بر بهوان یعنی کاینا
 مامور نمود هر چند مقربان در سفارش بر بهمان و بجالی تعلقات کوشیدند پذیرا نفرمود
 بنهاچی پسرش نیز باطلاع این معنی نیلا پخته دیوان خود را که از قوم بر ابراهیم بود تغییر
 بجایش یک کس کایت را مامور کرده بر بهوپال گداه تاخت و آثر اجیر او تهرافت و متوجع
 پانصد اسیر را دست و پا شکسته کشت سیواچی خبر شادت فرزند در یافته مشتاق ملاقات
 شد و در راه گداه آمده از دیدار فرزند ارجمند ذخیره خرسندی اندوخت و وقت
 ملاقات یک پرتله مرصع با شمشیر و سپر بخشید از اسنجا کوچید و بر جاننا پور که بست گرو
 او در ککاباد جانب شرق واقع شده دیده دست تاراج کشا و چون تکیه شاه جان
 که از کالان زمانه بود آبر و بخش آبادی است مریم آبادی آن مکان را مان و چنان
 دانست در آن خزیدند سیواچی تسلیت را کار فرموده و پاس ادب نموده همه را غافل
 کرد بلکه اشجار تکیه هم بریده نسبت بشاه مذکور به ادبی بار و داشت و این مکتب

آغاز ادبار او گشت نخست خان منصبدار بادشاهی را که با جمعیت جزوی متعینه جانان
 بود همان شب بشاره غیب شد که بر کمیت فوج خود نظر نگرده با سیواچی مقابل شود که
 بلاشک نفع از دست چنانچه صباح این رویا نخست خان خود را بے باکانه پشتکری سیواچی
 زد و پا و صف قتل جمعیت غالب آمد مردم بسیار از سیواچی باسد و بی سر و اراده
 بقتل رسیدند نیریت بر شکرش افتاد و سیواچی را پا از جارت و یار لیس قیام در خود
 نیافته تاراسے گدازه باز پس ندید و بالاجی او چی که بر او زنگ آید تاخته بود نیز از آنجا
 گریخته سیواچی ملحق شد سیواچی در راسے گدازه رسیده شادی که خدائی را حرام
 پس با دختر پرتاب کو بر مقرر کرده جشن عظیم نمود در همان ایام مور و پشته از ضلع کون
 پس بکر م شاه زمیندار را که باتفاق دیار اکوپی شیوه قلع الطریق اختیار کرده
 بود و اسیر نموده پیش سیواچی فرستاد سیواچی اشاره بقتل کرد و اراکوپی گفت
 مرا بیا یک گشت که در خون من فتنه عظیم است و تا آنک آن دشوار خواهد بود سیواچی
 اظهار او بهیرنه دانسته علی الرغم سرش بریده بر دروازه شهر اوخت همان شب
 خانه سیواچی را آتش گرفت و بجای مشتعل شد که اطفال آن از مقبور بدر رفت
 سیواچی از مشاهده این حالت بدرگاه و اسب العطیات رجوع آورده نیت خیرات
 بجزایر کند و غلبه با کین و غم بنمود تا آنکه ببرکت این حسن نیت شعله فرو نشست
 و اید اسے بحال احدی راه نیافت سیواچی صباح آن ادا نیت بمل آورد
 و بعد از آن بکنار گنگ آمده خود را در نیزان بازرسجید و هزار ماده گاو خیرات کرد
 لفظ کهنی که بالامر کور شد عبارت است از بنست من غله الحاصل و زمین اشدیکه
 از غمازان و من نشین سورا بائی زوجه سیواچی که مادر راجه رام است سادست که سیواچی
 سنباجی پس خود را که از زوجه دیگر است میخواهد ولی عهد سازد چنانچه او را باین
 اراده از بنا لاطلبیده است و اغلب که عقیده در رسد و مختار ریاست شود و زنگه

ازین کلمات سه امیسه شده زیر در طعام سیواجی انداخت تا آنکه او قالب
خاکلی گذاشت کار پردازان با هم متفق شده آتش داوند و راجا رام رلبه کردگی
بر داشته و ز فکر و نصیحه سنبهاجی افتادند و خطوط و سازش شعر بر دستگیر ^{نقش}
بارکان او فرستادند و خود جانب بنا لا حرکت کردند تا آنکه سنبهاجی برین داعیه ^{نقش}
یافت در محافظت خود کوشید و بقیل ایام در تالیف و تسکین ارکان دولت
مخفی پرداخته راجا رام برادر خود را متقاعد کرد و بنا بران مادرش بضر و خور و اکتا
ساخت و نوالا بانی در آتش غم سوخت و فات سیواجی بست و چهارم ربیع الآخر سال کنیز
دو و دیک بحیری وفات نوشته اند.

کیفیت آغاز ریاست سنبهاجی بعد وفات سیواجی پدرش

چون سنبهاجی از طرف برادر و هلاک مادرش و جمعی حاصل کرد و برسد حکومت
متکمن گشته توجه بر دغیه مخالفان گماشته باز اریاست گرم ساخت بانوجی بهنا
و او داجی گنگ را که مصدر فساد بود و بدقتل رساند و وابستگان سوباجی نایک را از مالک
خود بدر نمود و شفاعت هتی را و بهارک و کنوسه کی و نوکوجی هو لکر و هدی بنا لکر
جان بخشی مور و پنته اناجی پنت کرده خانه های آنها را ضبط آورد و محتاجی بابا را که
از کاملان فن خود بود و حق تربیت برگردن سنبهاجی داشت از بنارس طلب داشته
و خطاب گیتی گلشن محال بود نموده مختار امور حکومت ساخت و در دیوان عدالت
باتفاق او نشسته قانون چه انتظام ملکی قرار داد تا همیشه اجرائی عمل بدان دستور
باشد گنگاجی پر بهو و بالاجی مومج دار و بهیر و خجی پنته و غیره سرداران صداقت کیش
مشیر تدبیر شبانه روزی خود مقرر کرد و برسد ریاست بر خا مندی خلایق و دولتدار
رعایا نشسته موجدات کاو خانه جات پذیرد فات خود گرفته سپرد اشخاص متدین نمود

اگر چه در مآثر آصفی بیان احوالی آن بر لوک خامه محرر سطور گذشته است اما اینجا
 بر طبق فرموده آبر موافق ترجمه بندی بکلم اینکه الما مورعذ و بتفصیل هر کدام می
 پردازم و الفاظ هند می را بدستور محاوره هند بنویسم می سازم از نقدیات و غیره
 چون پنجاه هزار لکبه زیور طلا چهار پله نه کنده می رسد سینه پله سه کنده می آید آن آلات
 بست هزار کنده می سه آلات چهار صد و پنجاه پله چهار صد کنده می بست آلات چهار صد
 چهار صد کنده می نفره چهار پاد کم شش کنده می برنجی و دوه صد و هفتاد و پنج پله خشت
 فولاد چهار هزار کنده می مرادی یعنی ننگی مس شصت لکبه حواله صوبه داران مابست مصلی
 سه لکبه چون در قلعات پنجاه و چهار صوبه هزار چون که مجموع بست دوه لکبه چون
 می شود تمام شد موجودات خزانه تعجب که از اشرفی و در پیستج بقلم نیادر و شاید تحویل
 دیگران باشد همیشه جمع خرج آن ملاحظه میکرد و جواهر خانه از الماس و مالک و پسر
 دیگر اراج در مرادید و مر جان و لهینه و نسیم و کوه میدک و انگشتیرها و پرتله مرصع
 و پیک یعنی از لیسر و طره و وارید و سه و پنج مرصع و چند رکبه و سیس و پول و یک پتی
 باز و بند بیان کرن و پول لول کل کنگن یا تکیا و چندی بلا قید شمار و قیمت تخمینا شکست
 مال می نویسد و در موجودات تو شک خانه که آنرا جواهر خانه میگویند پارچه پستی زر
 و دوزی یک لک تهمان دستار و سید زر و دوزی و ساده از جابائے مختلف پنج لک
 پارچه ابریشمی چهار لک شال باب پنج لک کمر بند گجرات و غیره پنجاه هزار کتاب پنج لک
 یعنی گنجواب بماده یک هزار سفره لایک لک طاقه قرطاس سی هزار و دوه دست از آن
 انشائی و پیشه پانزده هزار بالا پوری هشت هزار دولت آبادی هفت هزار و دوه
 موجودات خوشبوی خانه و غیره و قنفل بست هزار پله بست کنده می جو تری یعنی بسباسه
 سه کنده می جابے پهل یعنی جزو بویه سی هزار کنده می زعفران چهار کنده می هنبره هزار
 کنده می اگر چه دو کنده می چند پنجاه هزار پله یا نصد کنده می کشنا که چندین یعنی صندل

پنج کهنڈی کا فور چار کهنڈی عود یعنی اگر دہ کهنڈی گلال بست ہزار کهنڈی منقہ
 پنج کهنڈی اکہر دے یعنی چار مغز سے پلہ سے کهنڈی با دام دو کهنڈی خرماسی ہزار
 کهنڈی کچور یعنی خرماسے تر چار ہزار کهنڈی مغز نار جیل پنجاہ کهنڈی الاچی سے کهنڈی
 روغن خوشبو چار کهنڈی روغن سکندہ رای دو کهنڈی روغن خیل تیج کهنڈی روغن
 پنجاہیل دو کهنڈی پیاری یعنی قوئل ہفت ہزار کهنڈی گوگل یعنی مثل پنج کهنڈی
 زرد چوب پانصد کهنڈی ہلبہ یکصد کهنڈی رنگی بر دو ہزار سی صد کهنڈی مغز و شتر
 بست ہزار شیشہ مرج سرخ پنچہزار کهنڈی خشخاش صد کهنڈی سیاب دو کهنڈی موجود
 مود پنجاہ و مطبخ شالی ہفتہ کهنڈی کو درم یعنی گندم دو کلبہ کهنڈی نخود پنجاہ ہزار کهنڈی
 ماش دو از دہ ہزار کهنڈی مونگ بست و پنچہزار کهنڈی اور ہر کھنڈی کهنڈی روغن
 بست و پنچہزار کهنڈی روغن تلخ ہفت ہزار کهنڈی انگور دہ سے ہزار کهنڈی زیرہ دو صد
 کهنڈی صمغ سی صد کهنڈی کوی چندن دو صد کهنڈی کنبہ سفید دہ ہزار کهنڈی برتال
 دہ ہزار کهنڈی ابرکہ دہ ہزار کهنڈی نیل دہ ہزار کهنڈی کسرت دو صد کهنڈی شنگرف
 سی کهنڈی کاسے پہل پنجاہ کهنڈی رنگار دو کهنڈی پیل دراز دو کهنڈی پیلا مور دو
 افیون صد کهنڈی اجوا این یکصد کهنڈی شہد یکصد کهنڈی نو سادر یکصد کهنڈی برادہ
 آہن ہفت صد کهنڈی کنبہ سیاہ دو صد کهنڈی ربخ رائی ہوک یکصد کهنڈی ربخ لالا
 یکصد کهنڈی ربخ ملبا سر یکصد کهنڈی ربخ مور یکصد کهنڈی ربخ صری سال چار صد کهنڈی
 دال اور بست ہزار کهنڈی دال مونگ دو صد کهنڈی عدس صد کهنڈی شکر سفید یکہزار
 و پانصد کهنڈی نبات سی صد کهنڈی نمک پانز دہ ہزار کهنڈی سپر شک پنچہزار کهنڈی
 پیازی صد و پنجاہ کهنڈی قد سیاہ یکہزار دس صد کهنڈی موجودات سلاح خانہ شمشیر
 سی صد تفسہ کہاٹا در صد آہنی ہفت صد سرچہ چار ہزار چار ہزار پتہ دو ہزار سپر
 یکہزار و سی صد چہرہ دو ہزار تیر ہل ہزار بکتر چار ہزار چلتہ مینی پنچہزار خود چار ہزار تیر ہزار

حلقه کمان بست هزار اسبل و هزار سما سه هزار کردت پانصد بار دوت رکاب
 و دو لکبه کبندی پالکی سواری سه هزار آفتاب گیسوی دوازده هزار و لو آب کشتی یک هزار و
 پانصد پنجه بخت هزار کبندی موم سینه ده هزار کبندی رال یک هزار کبندی گوله آهنی یک لک
 و دوف نه صد نفاره یک هزار و دود صد شاخ یعنی نه صد شصت هزار موجودات دواب اقبال
 پانصد زنجیر اسپان عراقی شش هزار اسپان ترکی شصت هزار اسپان دکن ده هزار -
 ادیان اسپ نه هزار اسپان مجنس بخت هزار با جو ده هزار ششتران سه هزار ماده کا و یک هزار
 جاموس پنج هزار کا و بیش پنج هزار میش و گوسفند ده هزار زگا و ان پنج هزار اسپان حواله بار گیسو
 پنجاه هزار فیل حواله جامه داران یکصد و بست و پنج زنجیر غلام و چلیه یک هزار کثیران ششصد و هشت
 قلعبات متعلقه از قدیم و جدید که بنظر بنهایی گذشته اینست راست گدّه دو کانه کرماله مدبر گدّه
 سنگ گدّه و در دهن گدّه سیس گدّه کویل گدّه الکاک گدّه الکائی سودا گدّه پر بل گدّه متهن گدّه
 هست گدّه الکبا گدّه بنا لار سال گدّه تیر گدّه نار این گدّه سور گدّه سارنگ گدّه کور که گدّه
 لکن گدّه کورنگ گدّه در و دگدّه قلعه تانیه بار کا گدّه کوزنگ قلعه رکهای سورنگ گدّه بهیر گدّه
 کال گدّه جونت گدّه ماون گدّه میان گدّه سان گدّه بلونت گدّه ستاره خور دستار گدّه
 قلعه ماهولی کا و راسان گدّه مہاند گدّه دیو گدّه قلعه موکری مولا گدّه اسیر گدّه بطف گدّه
 اوجب گدّه پال گدّه کلیان اردوت گدّه برسد گدّه دسال گدّه بهو پال گدّه نامی گدّه
 قلعه نامری کوعل گدّه موند گدّه تیب گدّه کشان گدّه رتن گدّه بر گدّه نینگ گدّه بی گدّه
 ویرال گدّه منوهر گدّه بهو دبر گدّه کنک گدّه راجندر گدّه راج دین گدّه من موہن گدّه قلعه
 گهویا لاو ہر دی گدّه بر شش چندر گدّه جیون گدّه دندن گدّه چندن گدّه بیجا گدّه رام سین گدّه
 ستیا گدّه پنکا گدّه قلعه اجیل مل بہا دبر گدّه قلعه بہادی مین گدّه متہر گدّه یکی درکن کو دیا گدّه
 سبت گدّه بہار گدّه سہ دگدّه قلعه تہوہیری قلعه کمر و قلعه ملین قلعه ناری دیا کمر گدّه راجا
 کرن گدّه قلعه لو پاننا لا خور و جو پر پو قلعه سو بہا سو ہیر گدّه دنگت گدّه بچتر گدّه مروا گدّه نہیر گدّه

او سید را و تا گدازه نین گدازه و مجندر گدازه از آن گدازه مالو کهنده الوشت گدازه او با کر گدازه تر گدازه
 قلعه کاویل بهیم گدازه کهنیر گدازه پاندون گدازه چیتن گدازه سیدی درک قلعه کند و رسو درن
 درک مالون جیون کو تون قلعه مرخ بالا مار و نما گدازه قلعه کر بار کو تال اکول قلعه انویر
 ملک پور جالی سبت گدازه سند گدازه جادن گدازه چندر گدازه بهندار گدازه مدن گدازه قلعه
 قلعه کاکو سی مشکل گدازه سبرام گدازه چیتن گدازه قلعه روان تبا قلعه کهنیر اهری گدازه مرک گدازه
 قلعه ویشا پور پرتاب گدازه سبک گدازه قلعه ماکن کو تها گدازه قلعه کورنده قلعه رودر مال سبت
 قدیم سبک گدازه قلعه درک کبار لری رتن گدازه و کر و قلعه کلیان قلعه کوسس قلعه سرام
 قلعه راهول قلعه راجپور کهنیر می قلعه دای قلعه چندیر قلعه جو ر قلعه خاندیس و غیره
 چندی ویر دل ساجرا کو بر اجنیر مانک گدازه چون سنبها جی بر این همه مالک و ثروت بدست
 یافت غیره سرتی پر نسبت بعالم گیر پادشاه بجال داشته اداها سے خارج آنگ
 بنظیر آورد و با وصف سرفرازی منصب که شش هزار می شش هزار سوار از پیشگاه شاه
 داشت قصد حضور نگردید و شش ساط بوس ندر یافت و شاه نبراده محمد اکبر که از پدر بخی نموده
 بدکن رفت پناه داد لهذا پادشاه را استیصالش مرکوز خاطر بود و تار و زسه شیخ نظام
 آبادی ملقب بمقرب خان قابو یافته از کوراپور بر سر وقت سنبها جی که مع کبکس مشغول بود
 و عیش حبس بود و تاخت آورد و مسافت چهل کرد و عتبه سر برید قطع نموده و جنگل با
 صعب المسالک و کتل با سے دشوار گذار نور دیده در رسید سنبها جی اطلاع یافته با جمعیت
 موجوده معده و ده مقابل شد جنگ سخت و پیوست قضا را در اول زد و خور و التهاب
 نازیه پیکار تیرے کبک کس دیوانش رسید و بر زمین آید و دستگیرش کردند سنبها جی
 تاب ثبات در خود نیافته پناه بخو ط چار دیواری گرفت اطلاع ملوک و شیخ مذکور دیوار حصار
 قدم حرات پیش گذاشت و آن بے بال و پیر اسیر نمود آخر الامر حسب الطلب پادشاه
 بحضور آید و در حسب الحکم سلطانی کمال تادیب مع کب کس بقتل رساندند میگویند

و قتل شد بر دو کشور با دشت شاه رفتند زبان بخش لایسنه کشادند و بیچ از دشت گوی
 بانی نگذاشتند و تا که جان در قالب بود آنها را عجز از سر و معاینه نشد سر و اران سنهاجی -
 بر این ماجرا توقف یافته با خود اتفاق کردند و برادر کوچکش را در راه سری قایم مقام کرد
 شیوه و سر و زیاده از سابق گزیدند چنانچه از نواحی اسلامی دهم از جلد اول دثانی -
 مازندران سنی پیرایه ایضاح می پوشد نظریه کلام اینکه عالم گیر را شاه بعد قتل سنهاجی در
 او آخر عمر خود از فرساده مرسته برآمده مصاحبت قرار داد این شهر را که سر رسید از محصول
 ملکی در پویه بصیفه سردیسکی حصه مرسته مقرر شود چنانچه حسن خان عرف میر ملنگ را
 با اسناد سردیسکی نزد سرداران مرسته فرستاد از آنجا که آنها را استدعاست تفویض
 راجه ساپور سنهاجی که در قید عالم گیر پادشاه آمده بود و پادشاه نظر بصغیر سن از
 قتلش گذشته به تربیت پرداخت و متصل خرگاه خاص در کشک داشت نمودند و پادشاه
 شاه عالم را با استقبال خواستند پادشاه نظر بوسواس بدعبدی آنها از ان اراده باز
 آمده میر ملنگ را پیش خود طلب داشت و فتح صلح نمود آخر در عهد شاه عالم سرحد ده بود
 سردیسکی از حصه رعایا بمرسته مقرر شده سند حواله گردید و چون شاه عالم بعد فتح کاش
 بخش در ۲۱۰ هجری یکپاره از یکصد و سبست و یک بر کاش بخش مظفر گشته معاودت بند و
 نمود صوبه داری دکن بامیر الامرا ذوالفقار خان مرحمت فرمود و او داود خان پنی را
 نیابت خود داده در دکن را گذاشت داود خان بامر مرسته موافقت تمام کرد و قرار داد
 که آنچه از ملک وصول شود سه حصه از سرکار بادشاهی باشد و چهارم حصه از مرسته سوا
 و سیم حصه سردیسکی از حصه رعایا که بالامر گور شد اما سند حواله نشده بود که صحبت -
 محمد فرخ سیر پادشاه از سادات باره به یعنی عبدالله خان و حسین علیخان که وزیر
 بخشی کل بودند برهم خورد و حسین علیخان بدکن آمد پادشاه در باب گوشمال حسین علیخان
 بسا پور راجه که ذوالفقار خان و مقتدار خود از تنید بآورد و بر راج دکن و سرکردگی

مرتب با قایم نموده بود متواتر نوشتن عیسیان این معنی را دریافته بتوسط محمد انور
 و شکرچی ملها بشرط عدم تاخت و تاراج ملک و عدم قطع طرق و لنگا داشتن بازنده نزار
 سوار در رکاب انظم دکن صلح منعقد کرده موافقت تمام بهم رساند و اسناد چوتبه و
 سه و یکمیشش سو به دکن بهر خود با تنخواه کوکن و غیره ملکی که راج قدیمیش نامند
 حواله نمود و بالاجی بن بشو ناته از برابره کوکنی وکیل ساهو راجه را با اتفاق شکرچی
 ملها رسد کرده جمعیت پنجاه هزار سوار کرده همراه گرفت و در اندک ایام هر دو را بعد
 غزل محمد فرخ سیر و اجلاس رفیع الدرجات رضت دکن داده تعین عالم علیخان نمون
 آدم بر احوال ساهو راجه آن اقبال مند الی همراه پدر با سیر آمده در حضور
 عالم گیر بادشاه آمد منظر نظر بادشاه گشت بادشاه نظر کیم عمری او از سر خویش گذشت
 بهت به تربیت او گذاشته متعل بارگاه عام در گلال باز فرود آورد و منصب هفت هزار
 هفت هزار سوار و خطاب راجه سرفراز فرموده و بعد پندس حسب التماس ذوالفقار خان
 تفویضش کردید و در همان نزدیکی انتقال بادشاه سردار آن بلند بخت بر چار بالاش
 راج نشسته سرداران مرثه و اسلام را با خود گردیده ساخت و به سیری عقل خدا داد
 کار و بار ریاست خود به پیش کس که آنها را داشت پرده مان یعنی بهشت وزیر گویند
 سپرده بفکر شد و بر سندنش و نشاط و عیش و انبساط تکیه گزیده و فاشیه اعلا
 سلطنت بر دوش کشیده فراغت تمام گزید از آنجا که ستاره اقبال او در ترقی بود
 عموم انقلاب و اختلال سلطنت روز بروز در زمین گرفت اول حال عالم گیر بادشاه
 رخت لبرای خاموشان کشید و ثانیاً شهنشاه محمد اعظم شاه با کوبه سلطنت و ارکان
 دولت از دکن سمت دارم خلافت و ملی شتافت و با بهادر شاه برادر خود که از لاهور
 بقصد مقابله بر سید در سواد جاموده گردیده و به اکبر آباد تیر و آراسته گشته گردید و ثانیاً
 بهادر شاه بتالیف امرای دکن قدم در دکن گذاشته کاشمش باورد و وی خود را

که رونق افزای حیدر آباد بود و در سواد قلمه گویا کند و جنگ کرده زخمی شده و دستگیر گرد
 و در بهمان اوان سینه دیگهی بشد و طسرسه ده بر پیچ از حصه رعایا پادشاه مرحوم فرمود
 را بقا امیرالامرا ذوالفقار خان که مرگی سامو راجه بود صوبه دار دکن نشسته و او د خان پشی
 نائب گذاشت و او د خان را نظر بخواست رعایا و خود داری خاطر داری مرسته مقدم شد
 تا آنکه از تهمال بهادشاه رونمود و برین مرج تمام در سلطنت راه یافت و در میان شاه و
 وزیر با طسرنج نقاض گسترده گردید حسین علیخان و در دکن آمد با او د خان جنگیده و
 او را گشت و با سامو راجه موافقت بهم رسانده و سند چهارم حصه محاصل ملکی سپرد و دیگهی نشد
 بهر خود تسلیم نمود و فوجی از و همراه گرفت موافقت دوره نعلی موجب زرقی اقبال سامو راجه
 شد و او بظاهر جمعی تمام در انتظام ملک پرداخت چه خمس و خا و دکن از توجه عالم گیر بادشاه
 برنت و در رب آمده بود و از سلطانان و زمینداران با اقتدار نامی ثمانه که خا را و در دل باشد
 راجه سامو ثقلیه ملک از صاحبان فوج و اختلال سلطنت اسلام بنا بر نفاق امیران غیبت
 دانسته بفرار غ خاطر قدم و پیش و کامرانی گذاشت و در هر به گنه و و نائب مستقل یک
 مکا سدار که تحصیل زر و چوبه کند و دوم سرویسکه که وجه رسوم آن وصول نماید مقرر کرد و اقربا
 خود را تقویت تمام بخشید بر سوجی را بر ملک کرنا ملک و براه نامور کرد و دامابی کایو اژا
 رفیق چنانته بگجرات فرستاد کانهو جی و دانهو جی و سیتاجی هر سه برادر از برادران بر سوجی
 در کولکت حاکم گشتند و بر سوجی را دیباجی نام فرزند شد و از و رگه جی متولد گردید و او
 چهار پسر یادگار گذاشت جانو جی سردار جی ساماجی و بنیاجی اولین یعنی جانو جی بر حکومت
 برار جلوه گرفتند اما حاصل سامو راجه آسوده حال فارغ از دکانان با انصرام رسانید گویند
 سخت زانی و حرام کار بود و بر جازن جمیل از رعایا و سپاهی می شنید بزر و زور طلبیده و
 مباحثه نموده سرسید و اکثر اوقات بنمایه کسانیکه زن تشکیل می یافت خود رفته و از ثامن
 بیخف و عذر بد کرده شب و میانه روزی غیر یافت که سپاهی زن زیاده و دار و دار و دار

تمامه پیغام وصال فرستاد آئین محبت سست شد شهر خود را ازین اجرا اطلاع داد
 شهر پیش از اشاره کرد که بگر و حیل و دزدی و دمار آتیا در خانه طلب نماید و خود شهرت سحر اسباب
 بر آورد و روزانه کوچ خود و شب بزمی میخانه آمده سوار می نشست تا آنکه ساجوراجه تنها با یک
 خدمتکار و دو حصه جوان چوکی وقت شب موافق و عده بخانه سپاهی آمد بسیار طعنه شربت
 گستر و جوانان را بر در و از بهیچان طاعت قیام داشت خدمتکار را طلب شراب و غیره و عده
 طلب فرستاد زن عفت آب موافق ایستاده شوهر ساجوراجه را از جامه های تیره شراب
 مدوش نموده شوهر را مطلع گردانید شوهر از کین گاه بدو بسته در و از خانه اندرون میفرست
 ساخته دست و پا می آن مخمور بر پیمان بسته با ستون بند کرد و پاس نمک منظور داشت
 قتل نکرد اما کفچه و یک را در سینه شش خلاصه در دهن زردی باقیله در کفچه انداخته چهل تن
 افرخت و آنرا همان دستور در خانه گذاشته از راه دیگر مع زن خود روان گشت
 و منفوق و مخبر گردید چو کیداران بگمانیکه راجه مشغول عیش اند بے فکر نگاهبانی آخر رسانیدند
 تا آنکه صبح شد و آفتاب طلعه نور آشکار ساخت چون دیر بسیار بطول آمد دید در و از راه
 اندرون آمدند و ساجوراجه را نیم جان گرفتار این حالت دیدند محقق در پاکی انداخته بخانه
 آوردند و در سراغ مرکب این حرکت شدند آخر از و نشان یافتند و ساجوراجه از غیرت
 یا باطمینان کفچه در همان دوسه روز قضا کرد و رفقا در اخلاص این امر کوشیده بمنزل
 رسانیدند تاریخ وفاتش در ۶۳ هجری بکهنه و یکصد و شصت و سه هجری نوشته اند چون
 ساجوراجه لا ید بود رام راجه پسر راجا رام خلف سیوایی را بسرداری بر داشتند و
 در ستاره که دار الاماره مرثیه است مسند نشین ساخته بند و بست آنجا بقصد خود آوردند
 چنانچه تا حال همان جا توالد و تناسل راجه های مذکور است و بر احوال تفضیلی اولاد ایشان
 اطلاع نیست مگر نام تونکے باقی و کامیابی پرده بان برسم ظاهرا خلعت و غیره از انجا مسلم
 چون انقراض دولت مرثیه از ساجوراجه شد و در کوه سر و در مرثیه که در ابتدا نوکر سیوایی

بودند و بعد از آن دامن دولت آصفیه بدست آوردند و نا حال اولاد آنها فرستادند و کشش از این خانه
 دارند و قلم می آریم تا نام آنها نیز بر صفحه روزگار بطلیف احوال هر سه ثبت باشد **راج**
چندر سین جاو و پدرش دینا جی جاو و از سر داران معتبر سمرقانی منبها جی به واسطه
 بود و همواره با فوج بسیار بتاخت و تاراج ملک می پرداخت بعد وفات ساسوراجه بنوگری
 پادشاهی امتیاز یافته بهالکی و غیره محالات صوبه بیدر در اقطاع او مقرر گشت با چهار هزار سوار
 نوکری میکرد و در تعلقه پنج محله که در جاگیرش بود سه کمر و سه کشنه بالائی کوچکی قلعه مختصر
 ساخته بچند رگده موسوم نموده آصفجه مغفرت آتاپ پاس او بسیار میکرد و میگویند و سقته
 با جی را و با نواب مغفرت آتاپ بعد محاربه مصالحه شد و طایفه قرار داد و منجمله شرايط صلح -
 این هم بود که دینا جی جاو و سخانه اش نهانه قد حرمه نماید نواب براسه پذیرا سکس این امر
 خود سخانه دینا جی جاو و تشریف برده اظهار با جی را و زبان آورده و دینا جی گفت نام برده
 از ادا نوکران این کس بود و گویا اتفاق نگردد که سخانه اش رفته باشم نواب فرمود
 تشریف بردن آقایان سخانه ملازمان و کبیران موجب منتظر طسرداری نیست بلکه باعث افزایش
 آبرو و ملازمان خود است و ما این شیوه اکثر داریم و نوکران را می نوازیم اصحاب دینا
 جاو و بر طبق فرمود نواب سخانه با جی را و رفت با جی را و چار کرده پیاده با استقبال سخانت
 کنج بالکی گرفته بهمانه ابر و تادیر دست بسته پیش او استاده ماند خوشا عسله با جی را و که
 بر خود غلط نشد و زبانه تمکین دینا جی جاو و که متر لزل نگشت هرگاه نواب سخانه با جی را و بتقریب
 ملاقات میرفت دینا جی جاو و همراه سواری بوده وقت فرود آمدن با جوق خود طرغ بر فیل منتظر
 قیام میداشت اما حاصل شش جری بکهنه از و یکصد پنجاه و شش جری پس از فوت او پسرش راجه
 را بچند رجا سکس او قرار یافته منصب هفت هزار سه و خطاب بهاراجه سر اعتبار برافراشت -
 اما از نادری در خانه او را دیدار سپاه طلب خواه بود و علل صلابت جنگ بنا بر بی رغبتی
 او اکثر مالش بعبط درآمد و باز بتقریب بحال شد گاهی بنوگری میرسید و گاهی تغافل

میکرد در ایام ولیعهدی نظام الدوله آصفیه که لشکر اسلام در ملک مره در آمد نمود و
 هر روز ستیزه آویز بود با آنها در سائت شبیه با جمعی برخاسته روت چون متلون مزاج بود
 و قبادت نمی اعلان داشت پیش آنها هم ساقط الا اعتبار گشته بعد چند س در دولت آباد محبوس
 گردید و بواسطت بعضی از انجا رهایی یافته بعد صفح جرایم مداومت گویان پیش نظام الدوله آصفیه
 آمد و بحالی منصب و جایگزین دستور سابق مورد عطف شد چون آخر با اندوخته کفایت مناسب
 سرزده الطینان از میان رفت آصفیه او را نظربند فرموده در قلعه گول کنده محبوس ساخت
 در انجا در گذشت و پسر از و باقی مانده بجایگزین قلیل از محلات ارثی بسر می بردند آنهم در گذشتند
 حالانام و نشان از آنها یافته نمی شود **راجہ سلطان جی** از قوم مره ملقب به بنالکر
 بجای نایک نیر انگ پال که از اعظم زمینداران دکن است ابتدا بنو کرمی راجہ ساہو
 می پرداخت و بپسرش او معروف بود در علی نظام الملک آصف جاہ امتیاز برگرفته منصب
 بهفت هزار می و بتولداری سرکار پیشتر از بعضی محلات سرکار فتح آباد سو خجسته بنیاد
 و برگشته حویلی پاتهری صوبہ خراج سر بلند گردید با سه هزار سوار نوکری میکرد و سالی که نواب
 مذکور بر حمت حق پیوست بفاصله چند ماه سال هزار و یکصد و شصت و یک هجری او هم فوت نمود
 پس از ان ناصر جنگ شهید در ایامی که عزیمت پہلی جوی نموده قریب سکنش رسید بنفوت
 پسر او با فوج خوب برآمد و در کنار لشکر اسلام خیمه زد ناصر جنگ مراعات سرداری او نموده
 اول بسم نعت بنزل گاه او شتافت و بیانتن منصب و خطاب ارثی و تقرر محلات پدر
 در جایگزین آرزوئی او سر نیز شد و در علی صلابت جنگ حفظ و میراج برنام او افزود
 در سنه هجری هزار و یکصد و شصت و دو کسرے بنیادی سر او شد پسر صغیرے که از و مانده بود
 جائے او سرداری چهره برافروخت اما چون پاسے دیرینه در میان نبودند و بست محلات
 و رسیدن بنو کرمی هیچ صورت و بست لهذا بعد یک دو سال قلیله از جایگزین برگذاشته باقی
 بقبط در آمد چون پسر مذکور که بیت را و نام داشت قریب شباب رسید محلات دیگر از و

پسر خواه یانت جهان خوشه بود درین جوانی تا کام از زندگانی رفت برادر پسر
 پسر پسر دجی سر که تفریق است از قوم دیگر نیاکانش در نواح اراکوندی که برکنار بود
 سنگ به در واقع است و سابقا مکان نشست راجه بابا بود و چون داشتند بتقریبی از آنجا برآمد
 در دیهات قریب بلده بجا پور سکونت در زید بند پسر دجی در محل نظام الملک آصفیاء بنصب
 و بتولاری برگنه بایم صوبه بیدرسه فراهی یافته بتوگری می پرداخت چون در گذشت اگانه
 پسر کلانش بجای او تقرر پذیرفت و رفته رفته بمنصب نوبت نزاری و خطاب را به میرزا
 وافرانی اقطاع چهره غرت برافروخت سال نزار و کعبه و نوادجری بخدمت سران شناسان
 بازبان فارسی آشنائی داشت و در فن کیمیت و دوسره که عبارت از کلام سوزن و زبان
 مردم مابین گنگا و جناما بر بود و سونگانیهای که در آنم مطور با دست و ربط خاصی داشت
 از پسرش سدیرام و برادر زادیش جاگیر ارثی را به دستم یافته سرشته ملازم پسر
 داشتند حالا بر احوال آنها اطلاع نیست چهار او جلاله و جلاله و جلاله و جلاله
 پسر را در بنهاست که در عهد خلد مکان بمنصب عمده و قیائی دکن سر فراهی داشت و چون
 با سردان راجه سا به بهر مله مکرر جنگ با رسانیده بود و اینها بعد قرار یافتن علی با حاکم
 شکایت او میان آوردند و بخاطر داشت آنها او را بعد رقیه ساخت و در ایامه که نظام
 آصف جاه از مالو اراه دکن پیش گرفته عبور نریدانند و بسبب درخواست محمد النورمانی رهای
 یافته بکک برهان پور قلعین شد او که آیه در عیگر داشته بود و حالت عمر غیاث خان با او
 مذکور ساخته بملاقات پیوست و در جنگ مسلم علیخان و سایر خان عا و الملک سعد
 خدمت گردیده بمنصب نوبت نزاری و نوبت نزار سوار بلند مرتبه گشته بعد فوت او با برادر
 بمنصب در خور و تقرر مقامات ارنی و بتول علم اعتبار برافروخت حقیقه جاگیر داری خوب
 داشت با بادی اقطاع پرداخته فوج شایسته فراهم آورده و در کار بات رایست بتوگری
 از آنجا که مسیم منعم بود و واسطه جاسد و سوال سران سرش دکن می شد در ظل ناصر حاکم

خطاب می نمودند تا موری انداخت و در جنگ پیرو پیروی با توین مزبور معصوم تر و راحت شاد
 گردید اگر چه در آن سیه قمر می دید نامی مقتدر شدن از بنام نامی در ده هم آنها و سال مزبور
 و بنفعا و خوشی چیزی بداد عدم ششماقت پس کلاش را می نمودند که آثار رشادت از چهره
 لایق بود و در حین حیات او در گذشت الحال پس کواچش مهاباد و در او رنجهای پس می نمود
 مزبور و نظیر این را شایع گیر او کامیاب گشت بنو کروی سرکاری می پدید آمدند و او رنجهای می نمود
 جوانی است خوشتر و جوانمرد با محبت و دلش درین ایام که خزان سرداران ندیدی است
 آید و توین که دیگر دارد چون بتقریب تسوید این اوراق تحقیقات قوم بخارا که رسد رسان
 بلاد و سار است اتفاق آنها و نظریه سازگی سخن اینجا میطر از آنکه خالی از معلومات نیست -
 قوم هم بخارا را این گروه را و فریق است یکی را بهوگی و دومین را بهر تیا گرسند بهوگی است
 بهر تیا را از این تیره قسم دارد و هر قسمی صاحب گاوان بسیار و این قوم در آفاق گروی و آذوقه
 رسانی بلاد و مسکن بهر سمت که قصد نماید بے نظیر است و سوائے آنها کسی متکفل این امر
 نمی شود و بموجب قول سه دار قوت آمد و شد و فراسوی گاوان دارند و هر فریق صاحب طبل
 نشان و علم و زبان اینجا نیز صاحب سلاح می باشند و فرد و گاه و بود و باش اینها را
 مکان معین نسبت زن و فرزند و سامان خانه واری همراه دارند و شبانه در بادیه بی رونق
 آب و گاه دیده فرو می آیند و سواش از جافوران درنده و در بنزن و دزدانند و گاه و اینها
 شمشیر شایع میکنند گویند از قوت سحر دبان شیر دافنی و دست دزد و در بنزن بند سازند بلکه
 زنگوله کردن گاو که مقدم گاوان دیگری باشند از سحر تعبیه کنند که هر جا صدائے آن
 میرسد دبان موزیات بند میشود و فریق دیگری با سسم بهر تیه است اگر چه تمام شیوه مذکور
 دارد و اقسام آنها پنجاه و دو پاژ و مغر و بجز ضلع مخصوص خود بجاگ دور دست نمی روند
 در انواع اورنگ آباد و بونه و غیره فریق بهر تیه سایر و دایره از مالوا و کوکن و خاندیس و
 نواح دیگر غله رسان و فریق بهر تیه در صوبه حیدر آباد تا ضلع ناگپور و ژباژ و کنار کشنا

نکاح می نمایند نام سردار قوم بهوگیا بهنگی جنگی است و نام سردار قوم بهرتیا لچهن اگرچه
اینها در سلف گذشته اند اما در اولاد آنها سر که پیدا میشود و تازه ساز تمام اجداد خود است
و شماره گاهان اینها بر وقت تا لکوک میرسد و سازعت نیما بین سر و قوم بنا بر ضلع نورجیا
بابک مرحوم قومیت دست میداد و عند الفرویت ستر کین بلشکر هم میشوند و جنگ می کنند
چنانچه که نواب آصف جاوید ثانی متصل و بارور در بر و مرسته فی مملکت مغلوب گردیدند و مرسته
خواستند خود را تا نیل خاصه رسانند بخار با سر بهنگی گاهان خود را که قریب پنج هزار گاو
پراکنار بود گرد پیش نیل خاصه کرده حصاری بنصب نمود و چپ قلش مردانه بعل آورد
که رسائی نوج مرسته تا نیل نشد و نیما بین سر و فرقی شادی کتختائی میشود اما رسم که خدائی
طرف دارند که هر کس خواست زوجه داشته باشد تن تنها در جوق فرقی هم چشم برود و خود
خواستگار رسد نماید آنها او را مانند جان داشته بسر انجام شادی پرداخته و ادنی موافق تقدیر
داده رخصت سازند بعد از آن او ممتاز است که در قوم خود رسیده ضیافت قوم کند اما
صاحبان دختر شریک ادنی باشند و مادر پدر شوهر شادی فرزند خود نمی بیند زمان سرود
قوم زیور سنگین از بنج در پادوست دارند و جوژه حاج انبچه تا نیل می پوشند بلکه دختر
نوک خدا بگوشه سحر چند تا جوژه آویزان سازند معنی لفظ بهوگیا موافق قیاس بدو وجه
معلوم میشود یکی اینکه بهو یعنی زمین است و گیا یعنی کنده کردن یعنی تمام زمین را طے
می کند دوم اینکه بهو گیا لفظ مرکب یعنی گرسنه است یعنی از گرسنگی جاها سیکرد و معنی
بهرتیا اینکه بار کنده است امحال سطر چند در احوال رفقای سیواجی بهوسله
می طراز که سرداران قدیم این فریق در ابتدا دهنجی جاد و دشتا جی که بر پڑه است
که همواره نوج کشی با سیکردند و بناخت و تاراج لکت می پرداختند احوال اولین بالا
ذکر یافت دومین را که علم نخوت می افراخت پس از را با سپه سبها بگفته زوجه او که بتونک
پسه خود در سال خود کار فرما بود دهنجی و غیره کشتند پسرش را نو که بر پڑه چند سیبغات

بجائے پدر می پرداخت و از دهم نامور تر گردید و اولاد و اقوام هر یک در دکن موجود و یکی
از سرداران مذکور و بهاریه اند که در ملک گجرات در آمد کرده اکثر صوبه مذکور را بتصرف
آوردند دیگر از سرداران رگهوجی بهوسله است که باراجه مذکور نسبت بهم قومی نیز داشت
صوبه برامشعلق باد بود و ملک دیوگده و چاندانیر بدست آورده از راه گنگ بملک بنگاله
رفت و غیوض چوتبه آنجا صوبه او بیسه گرفت بعد فوت او بمانوجی پسر کلانش بجائے او
چون فوت نمود چندے میان برادرانش نزاع بود آخر برمودهوجی بن رگهوجی مفرگشت
و او سند نعلقه بنام پسر خود رگهوجی حاصل کرد دیگر از بهرامان او مرار را و کپور پڑه است
که نعلقه دار سرداغیره محلات صوبه بیجا پور بود و نامے بسر کردگی برآورد و قلعه کیتی و غیره محلات
بسیارے در تصرف داشت حیدر علیخان مطابق سنه هزار و صد و نودم در قلعه مذکور محصور
نموده دستگیر ساخت و در قید او بعدم خانه نهاد و سرداران جزا از اندازه تحریر بیرون -
منفی نماند که از تاریخ سرهشی تا احوال ساهورا به ترجمه نموده شد و بعد از آن و رسته چند مشعر
بر احوال سرداران که از راقم بطور ربط مودسته داشتند و ملاقاتها بنیامین می شد تا اینجا
از خود گذارش یافت حالانته احوال بنا بر تنمیم کلام برسم احوال می نگاریم زیرا که کیفیت
تفصیلی این گروه در تواریخ اسلامی مثل تاریخ خانیخان و خزانه عامره و ماثر آصفی که از تالیف
محرران است بشرح و بسط تمام مندرج و بعضی سوانح که بعد اتمام کتاب مذکور بدریافت رسید
نیز شمه بنوک قلم می آرم -

آغاز کیفیت مداخلت بر ایه کوکبی در دولت مرهطه
بهوسله و برکنار گذاشتن آنها را فقط بنام کوکبی

ناقلان صادق القول می آید که بالاجی بن بشنا تبه که نامش در احوال ساهورا به ذکر یافت

اول حال در ملازمان دهباهی چارو سبزه پختی سحر طوطی بر دوش چون جوهر لیاقت و کار دانی و آ
 شد می بهر سائده قدیم در سوال جواب اسرار غیبیه گذاشت و از طرف راجه ساهو بهیسته و کانت
 و خدمت امیرالامراستین علیخان پیوست و در قیامک امیرالامرا عالم علیخان برادرزاده خود را
 بصورتی داری دکن گذاشته حسب الطلبه عبدالعزیز خان قصد شاهیجهان آبا و کرد بالاچی مذکور
 بسد کردگی پنجاه هزار سوار متعینه بجهت امیرالامرا اگر دیر باقی را و پیشش که بلند طالع -
 صاحب اقبال بود اکثر همراه دهباهی چارو بکشتور ساهو راجه آمد و شد میداشت و مورد
 خطابات و معذرت و دوات میکرد و درین ایام اخراج متعینه شاه جهان آباد که بسد کردگی
 بالاچی و صند بود و با اتفاق سکرای میبار که از پیشگاه امیرالامرا صاحب اختیار دکن شده
 مراجعت بدکن نموده تعیین عالم علیخان گردید عالم علیخان را غیر از نام ننماید و حکم حکم بالاچی
 بشنا تبه و شکر می میبار شد تا آنکه صوبه داری مالوه از پنجاه فردوس آرام گاه محمد شاه
 بگر دیر بها در که از قوم ناگر بود و مفر گشت و او در سینه بکهر از و بکشد و سی نه بگری آمده و
 گردید راجه ساهو با می را و راجه ساهو همراه داده با لوه فرستاد و او بر گرد دیر بها در مظفر گردید
 گرد دیر بها در جنگ کرده مقتول شد با می را و سالم و فاقم خود را پیش راجه ساهو راند چون
 از و درین فیم تر و دسے شایسته بپنهور رسید و او در مشمول عواطف راجه گشت درین اشار
 سدی پت نانی سر کرده هشت کس پردهان وفات یافت راجه ساهو با می را و را اهل
 دیده خدمت سری پت متونی با و فرمود و بنایت سکه کنار سرفرازی بخشیده منصب پنوئی
 و هر شکی گشت پردهان نوافذ چون او از قوم براسمه کوکبی بود و درین را و در زبان بند
 پندت گویند به پندت پردهان شهرت گرفت سکه کنار مبارت است ازینکه مهر وزارت را
 در کیسه پارچه داشته بر گوشه رمال بسته بر کنار گذاشتند و کسی را که سرفراز میفرمایند
 عنایت میکند تا بجای قلم دان وزارت باشد امیاصل با می را و بر این خدمت عظمی
 سرفراز گشته کلاه گوشه افتخار بر فلک رساند و چاچی برادر خود را و نیز بدرجه امارت رسید

هر دو برادر در تمام ممالک بجان کوشیدند و در افتاح قلعات و رفت و روب
 خاشاک خسته و فساد و اجبارت و جلادت دادند از آنجا که نیراقبال بر اوج بود
 هر جا که رومی آوردند فتح و دولت استقبال می نمود و بجز نیکبختی و طرب این حاصل
 نمی شد - باجی را و دکن را از سفید پاک ساخته و باین نظام واقعی پیروانته با هشتاد
 هزار سوار و توپخانه آتشبار و پیاده هاسته بسیار با اتفاق باجی برادر جانب مندرستان
 رخت کشید اول نواح اوجین را دستخوش غارت نمود و بر صوبه مالوا متصرف گشته
 از پیشگاه خلافت مظفر خان بهادر برادر امیر الامرا مصمصام الدوله مامور بمقابله و تنبیه
 شده تا بسروچ رسید - باجی را و مصلحت در جنگ ندیده عطف عنان جانب دکن
 نمود و باز در سال یک هزار و یکصد و چهل و هفت هجری قاصد مندر وستان گشت
 قمر الدین خان وزیر امیر الامرا از حضور بادشاه بتادیب او تعین گشته سی کروه
 مفاصله فیما بین گذاراشته در ملک مالوا درآمدند - باجی را و نیز بمقابله هر دو امیر کبیر
 و وجو کرد یکی را بسرداری پیلجی جادو بمقابله وزیر الممالک فرستاده چهار بار
 جنگ واقع شد و جوق و بیکر را بسرداری پیلجی در مقابل امیر الامرا گماشت - امیر
 بر زخم اعتماد الدوله طرح صلح انداخت و بعد صلح هر دو امیر عالیشان معاودت نمودند
 و خل دار الحلافت شدند و بعد یکسال امیر الامرا موافق درخواست راجپوتانگی سوار
 سند صوبه واری مالوه و گجرات از پیشگاه بادشاه بنام باجی را و فرستاده مرز
 احسان خود ساخت - باجی را و از مندر و بست صوبه هاسته مذکور مفروغ شده
 بعد تا راجی راج مندر و پیلجی را حکم کرد که در انتر سید که ملکیت ما بین گنگ
 جمنارفته شورش اندازد و از دریای جمنار گذشته با برهان الملک که متصل
 اکبر آباد نجیم دار و آویند - چون سر یقین مقابل شدند بحسب اتفاق شکست
 بر لشکر مرهط افتاد و پیلجی گر نیخته بحالت تباهه باجی را و پیوست باجی را و

در ششم آمده بگو چپای می متواتر بر رسم یلغار در شبانه روزی مسافت هفتاد کرده
 طے کرد و میل کالکا که هفت کرده تپلی مجتمع بود بتاراج آورد. قریب بود که بر ساکنان
 شهر دست اندازد بارے امرای بادشاہی توفیق مدافعت یافتہ کو جنگ
 نواختند و نبرد مردانہ گرفتند و سہ ہزار آدم بکار رقص بسمل نمودند۔ باجی
 عثمان معاودت بہان زمان تافت و از روسائے ہند ہر کس را کہ مغلوب شد
 بار اطاعت و مالگزاری بصیغہ چوتہ وہی برگردنش گزارشت بعد از آنکہ آبادی پونہ
 بفرد وجود باجی را و زینت بخش جہان شد۔ ایلیچیان را جہ چنگہ سوای والی جے پور
 پیش باجی را و رسیدہ طالب معاونت گشتند و ادائے مبلغ وجہ نعلبنی کہ
 عبارت از خرچ روز مرہ سپاہ باشد بر ذمہ خود قبول کردند۔ بنا بران باجی را و
 کہ بسمریت پیشوا مخاطب شدہ بود را نوجی سیندیہ را کہ خاک برداشتہ او بود۔
 مع ملہار را و ہولکر را و داجی پنوار بفوجی شایستہ و جہار ما دون ساخت و آہنا با
 در ملک را چوتہ رسیدہ رسم امداد بمل آورند۔ ہمین کہ خرخش را جہ نجت سنگ
 را ٹھور کہ مصدر اینہم شورش و فساد شدہ رفع گشت و عبا فتنہ برخاستہ فرو
 سپاہ دکن قصد مراجعت داشت کہ ستر سال مر زبان چہتر پور کہ دران سال مچرخا
 نبکش بر طبق حکم اقدس در پے تخریب او شدہ در استیصال می کوشید بلجی
 گردید۔ فوج دکن بچاکی تمام متوجہ آن سمت شد و بوضع محمولی خود از بند کرد
 رسد شکریان و تاخت و تالیج خانم زکور را عاجز و زبون کردند و نوعی تنگ گرفتند
 کہ آن سردار عمدہ سرکن پرکن عثمان معاودت بدیار خود پیچید۔ را جہ سرداران فوج
 را مبلغے گرانمند دادہ شاد کام مرض کرد۔ چون آہنا پیش باجی را و رسید
 باجی را و در جلد و سے این ترددات ہو لکر را اندور و را نوجی را اوجین داد۔ دین
 اثنا خبر رسید کہ نواب نظام الملک آصفیہ از پیشگاہ خلافت سند صوبہ دارمی

حاصل کرده میرسد بنا برین باجی را و از مقر خود کوچیده بر بهوپال علم زد و در آنجا تلافی
 معسرین را و داد سرگرم جنگ و جدال بودند و هنوز یکسوی لشکر بود که هنگامه آمد آمد شد
 در هندوستان گرم گردید. نواب با باجی را و مصالح نمود و ناصر جنگ خلف خود را در
 اوزنگ آباد نائب گذار شده خود بجناح استیصال جانب شاهیجهان آباد شتراف
 باجی را و بعد رفع محبله نادر شاه پهلوی اسلام ضعیف دیده بان ناصر جنگ آویزش بنیاد نهاد
 و جمعیت پنجاه هزار سوار و هزار در ظاهر بلده اوزنگ آباد پایسته نمود ناصر جنگ ده هزار
 سوار مقابل شد و بتأی الهی در جنگ غالب آمده اراده تاخت پونه کرد لا علاج
 باجی را و بصلح پرداخته ملاقات و آید و سرکار هندیه جاگیر یافت بمالوه
 راهی گشت و در سال یک هزار و یکصد و پنجاه و سوم هجری برکنار نرید اغریق بجزفت
 بالاجی را و اول بزرگش که نانا لقب داشت مسند نشین ایالت پدر گردید.

تسلط بالاجی او پسر باجی او ابن بالاجی بن شناخته مذکور

چون منصب پادشاهی بعد انتقال پدر ببالاجی را و قرار یافت و از پیشگاه راجه
 سا بهو بطلی خلعت پیشوای معزز و مهابی شد چهاجی عم خود را بدستور و امن
 حد و آبا مسلم داشته قوانین راج رازیب و زمینت بخشید و در رضائے خلق
 و امنیت و آسودگی خلایق کوشیده قدم متین تر از پدر گذاشت و در سالیکه
 آصفجاه از حضور رسیده رونق افزای برهانپور بود و شرف ملازمت میافست
 رخصت مالوه گرفت و آصفجاه راتق و فاتق صوبجات دکن گشت و تا ایام حیات
 نواب موصوف که هشت سال بود از راجه سا بهو نقشه جنگ و صلح کجدار مرز ماند
 و بعد وفات نواب پسرش ناصر جنگ قریب دو نیم سال مصالحه بجال داشت
 چون ناصر جنگ جانب آرکات شهید شد و راجه سا بهو هم در همان سنه کشته شد

یکصد و شصت و سه هجری رو بختم عدم نهادن نظر بر اینکه او را فرزند نبود ارکانان
 دولت راجه رام رفته که بالا ذکر یافت جانشین ساختن چون نصیبه کامل و
 بهره وافی از ریاست و سه داری نداشت سرانجام تمامی تهام و انجلیج مرام
 طبقه انام را در قبضه امرای عظام گذاشته خود را وجود معطل پنداشت در غیبت
 مقدمه بالاجی را و بیشتر از بیشتر رونق و بهار دیگر گرفت و آنچه بود و بالاشد بمزید گیا
 و رسائی فهم و فراست و دانائی مرجع کل گشت تا آنکه قلعه ستاره براس بود و باش
 راجه که غیر از نام و لمبر بردن اختیار نداشت مقبره و پونه را که از انجاسه منزل واقع
 است مستقر دولت خود تجویز کرد و خرابیه های خانه فجاءه بحدت هادت نواب شهید
 دید و بر او تنگ آباد لشکر کشید و از رکن الدوله ناظم آنجا پانزده لک روپیہ پیشکش
 گرفت و برگشت از سوات سال یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری آنست که چون
 از اقطاع سوات در عهد سلطنت احمد شاه منصور علیخان صفدر جنگ بر سر احمد خان
 و غیره لشکر کشی نمود و وزیر جنگ و عدل با هر گرو مشتعل گردید افغانان با و صفت جمعیت
 قلیل دست از جان شسته تیغ و دودستی زدند و در اول محاربه غالب آمده اگر چه نول را
 نائب صوبه را که در تهور و فراست و عدل و ریاست مستثنائے وقت بود بجان گشتند
 اما در جنگ دویم که وزیر الممالک صفدر جنگ خود مقابلہ کرد شکست درست خورد و از و داد
 این صورت وزیر تدبیر کرد که فرج از دکن طلبیده دما از روزگار این مردم باید بر
 چنانچه راجه جنگل کشور و راجه لچمی نراین و کلائے خود را فرستاد بالاجی را و جی آپا پس
 را و جی سیند پیہ را بعطائے زرین بپاکه که مرتبه عالی است معزز نموده مع مله
 سپه لکمر و افواج و افر خصلت ساخت سرداران مذکور قطع مراحل و طے منازل نموده از
 صفدر جنگ ملاقی شدند و سی و پنجاهار روپیہ و سیه سرداران مذکور مقرر گردید و اولاً
 دکنیان از دریائے جمن عبور کرده شادانان افغان را که از طرف احمد خان فوجدار

کول جالبیسر بود ناگهاسنه ریخت نموده نیز کمیت دادند و بسیاری قوم افغانه رشته
و بستگیر ساخته غنائیم فراوان بدست آوردند و تمام ملک را تاخت و تاراج نموده
اموال کوچک گرفتند و تا فرخ آباد و میو و غیره پایمال سمندر حوادث و نکال نمودند
بعد از آن هر پش با اتفاق وزیر و سوارجل جات دفعات محاربات و حقیقتها
مردانه کردند و هم احمد خان و سعد الله خان و غلبه بجای خود دوم از مساجد
زده حتمی المقدور در امور جنگ قصد زکری و ناسکین آخر کار جماعه افغانه از کثرت
اعداد طاقت مقاومت در خود نیافته شکست فاحش خوردند و در کوه کما یون خرید
محبور شدند حتمی که در استجاب ب مخالفت آب و هوا نبودن سرانجام غنا
هزارها مردم راه عدم گرفتند چون عرصه جنگ بدرازی انجامید و همیشه
میسر برسات در ملک افغانه بطور چپاولی گذرانید و زیر سرداران و کن
نه جلد و کس اینهمه محنت کشی با و جانفشانیها ملکی از حدود کویل و جالبیسر و میو و
فرخ آباد و کاوره جهان آباد محنت ساخت - احمد خان چار و ناچار تن به تنایست
بوسیله جی آبا و هو لکر بمصالحات پرداخت وزیر الممالک فرخ آباد و میو و غیره
ملک شانزده لک روپیه با احمد خان و او قبول کرده باقی را بصیغه مالگزاری
سیر و نعل بندی از آن بمرهه مقرر نموده معاودت بصوبه خود کرد بعد از آن
در سال یک هزار و یکصد و هفتاد و بالاجی را و جمعی کثیر فراهم نموده بعزم پیکار در لول
اورنگ آباد رسید آصفجاه ثانی ادا الله اقباله که حال او در کن رونق افزا انداخته
آمده با سسی کر و پی از جائی خود پیشتر رفت آخر الامر ملک بست و هفت لک روپیه
بطریق جاگیر تراضی نموده صلح کرد گویند در آن آوان را و رسم امرا یان هندوستان
از حین و خجاست طینت چنان مقرر شده بود که هرگاه همی صعب در پیش می آمد یا
مشکله واقع می شد از نبودن حوصله و عزم سرانجام همام مشکله خود را هیچ کاره

میدانستند و اقرار بجزایات و مردانگی سرداران دکن نموده التجامی آوردند و رونق کار خود باستمداد آنها می جستند چنانچه عماد الملک غازی الدینخان بنیره آصفجاه مرحوم بنا بر ناخوشی نجیب الدوله عالمگیر ثانی رگھنا تھو را و برادر اعیانی بالاجی را و ملہار را و ہولکر را در ^{۱۱}کلیہزار و یکصد و ہفتاد و یک بمبالغہ و ببلغ مبالغ طلب داشتہ دور شاہجہان آباد را فرو گرفت و عالم گیر ثانی و نجیب الدولہ در قلعہ محصور شدند چنانچہ یکماہ و پانزدہ روز جنگ توپ و تفنگ شروع ماند آخر ملہار را واسطہ صلح گشتہ نجیب الدولہ را کہ از ورثت خوبے یافتہ بود بجزارت و آبرو تھامے اسباب و اشیائے او از قلعہ بر آورده نزد یک خیمہ خود فرود آورد و صبح آن ^{۱۲}سپاہ و غیرہ ملک متعلقہ اش کہ آنروزے جمنا بود رخصت نمود بعد از ان عماد الملک با پادشاہ ^{۱۳}انچہ کرد بر کتابہ روزگار ثبت است چون سدا شیورا و عرف بہاؤ و عم زادہ بالاجی را و سلطنت ہند را ذلیل دید قلعہ احمد نگر بسازش و ساختگی قلعہ دار بادشاہی در قبضہ تصرف خود آورد و بالواب صلابت جنگ و آصفجاه ثانی نیز ہا نمودہ ملک شصت لک روپیہ برسم جاگیر از قبیل پرگنات اورنگ آباد و صوہ ہیدر و بیجاپور و قلعہ دولت آباد و قلعہ آسیر و قلعہ بیجاپور در قبضہ تصرف خود آورد و قدر قلیلے کہ در تصرف لواب ہائے مذکور بسرایت ضابطہ چوتہ آنها ماند این احوال در خزانہ عامرہ و تاریخ ماثر اصفی بتفصیل مرقوم است ۔

فوج کشی عماد الملک با اتفاق ہولکر و جی اپا خا ملک جاٹ

بنابر ربط سخن سطرے چند نقلیم می آید کہ چون عماد الملک غازی الدینخان افواج ^{۱۴}سرستہ یعنی جی اپارا از ناگور و ملہار را و از مالوہ برائے انتظام سلطنت ہند طلبہا خواست کہ اول ہم سورجل جاٹ کہ باستظہار گڈہ ہائے محکم و مکاہائے

استوار باد نخت و پندار در سر دارد فیصل و در با وصف بودن انبوه کشتی و
 جم غفیر مرہٹہ ہائے مذکورہ را طلب فرمود آہن پاد رکاب عزیمت نہادند و از شیل
 و راجہائے سر راہ باج و خراج خاطر خواہ گرفتہ بعجت تمام قایم منزل مقصود شد
 عماد الملک کے دوست کوچ از شاہجہان آباد نمودہ انتظار می کشید رسیدن آن فوج
 دریا موج مساعدت وقت دانستہ خوشدل گردید۔ سرداران را پیشوا فرستاد
 و ہنگام ملاقات از فیصل اسب و کشتی ہائے پارچہ پوشاکی و خواہیچہ جو اہر انچہ شالیستہ
 ولایتی باشد برسم تواضع در پیش نہاد۔ آخر الامر اصلاح و مشورہ با ہم عزم بیشتر
 نمودند و بتاخت و خرابی ہائے ملک جاٹ پرداختند۔ سو راجہل کہ در اصل قدرت
 مقابل شدن افواج گران کہ از گران تا گران دائر و سائر بود در میدان نہداشت
 مقدور صرف کشتی نیافتہ در کینر کہ یکے از گڈہ ہائے جاٹ مذکور است
 خزید و پناہ بچار دیوار آن حصار بردہ ہنگامہ آراے جنگ توپ و تفنگ گردید
 از دو و باروت آسمان وزمین تیرہ و تار یک بود و صدائے توپ سامعہ رعد را
 گرونا شنوائی نمود۔ دلاوران نصرت مند بترتیب مورچال پرداختہ گڈہ را
 مرکز و ارا حاطہ نمودند و ہر روز مراتب دلیری و دست برد ہا بوقوع می آوردند
 معہذا روزی جی اپاکہ فی الجملہ خدائرس بود بمقتضائے رافت جہلی در خلوت
 بہ ملہار را و ہولگر گفت کہ فی الحقیقت ما را از خراج و استیصال جاٹ ^{مطلب} ہیچ
 نیست و از برباد شدن اینان مدعا متصور نہ پس چہ ضرور کہ سپاہیان خود را
 بکشتن دہیم و عبت عبت نشانہ توپ و تفنگ سازیم مناسب آنست کہ طرفین را
 راضی نمودہ بوساطت خود طرح صلح اندازیم۔ ملہار او محض بچہالت و خود پسندی
 از اقبال اینخرف سر باز زد و مطلق پسند نکرد حتی کہ صحبت یکدیگر منجر
 بنا خوشی گشت و غبارے بردمان خاطر ہانشست۔ فاما حق تعالی ہولکر را تعجب

خود پسندی فی القور داد یعنی فرزند رشیدش که در جی نام در بهان معرکه
 بضر بنگ که گشتند افتاد - ما بهار او چه از غم پسرو چه از لذت نشیندن سخن
 معانی همه بهیرو بنگاه و لشکر خود کوچ نموده آن روستا رفت و حسب الایام
 عباد الملک اردو سے حضرت خدیو گنجان احمد شاه بادشاه را که متصل سکندره
 روانی افرا بود لغارت آورد و بعد از آن جی اپا در میان آمده انضام معامله از جا
 نمود و زرخیز کار سازی یافت - عباد الملک عازم شاه بهان آباد شد و جی اپا
 رخ عزیمت سمت نارنول کرد چون آنجا فرستاده قرار گرفت در ملک ما و اطمینان
 رام سنگ و بکسنگ گرد فساد و شورش برخاست رام سنگ خود را بیدخل دیده
 معتمدان را بحضور سرزمین پیشوا یعنی بالاجی را و فرستاده ملتی استعانت
 شد و درخواست کمک و مدد کرد - بالاجی را و جی اپا را که مراتب کار دانی و سجا
 و جانفشانی اویقین خاطر شده بود همه وجوه مالک و مختار فرموده بنا بر معات
 رام سنگ و هم بر لے تحصیل زر چو ته که را بهای آن ضلع در ادای انبتال
 داشتند نوشته فرستاد جی اپا با سپاه فراوان کوچیده بتاخت و تاراج ملک
 راجپوتیه پرداخت و آبادیها را بفرسختها بشعله غضب سوخت و ناره دود آه
 در کانون سپند هر ذی حیات افروخت - هر چند راجپوتان در مقابل جانستانی
 ثابت قدم بوده ها اگر نختن بر خود روانی نمودند و در دادن جان عزیز بسیج
 تمیز نمی کردند - لیکن از دوا دوی مردم دکهنی که جنگ در گریز دارند و مانند برق
 بجای قرار نمیگیرند نهایت عاجز و حیران شده در ناگور و جو و سپور که مستقر
 ریاست راجه بکسنگ بود مجتمع گشتند و مریطه ها از هر چهار طرف بخاصه پڑا
 خلق را در شکنج اذیت کشیدند حتی که از بند شدن رسد تسه قافیه سنگ
 شد که غله رخ جان شیرین بهمرسانید و گاه در هیچگاه میسر نمی شد -

فرد - مردم چو بشهر در خزیدند - از قحط و وبا بجان رسیدند - چون
 عرصه یکسال باین نوبت گذشت راجه روزی در مجلس خود نشسته گفت
 که اے وای از راجپوتان کسی نیست و نه مانده که با نصرا این مهم پردازد و کارهای
 تمام سازد - از شنیدن این سخن جاما جاٹ و مہناجی را که گرگ کهنه بودند
 عرق شجاعت بحرکت آمد و از بس تهور بر زبان آوردند که اگر ما را حکم شود
 سرگرم جان نثاری شویم - راجه کمال مخطوط شد و بچای جاگیر و نفق
 خوش نموده فرمان داد - نامبرده رخصت شده بتقریب سوال و جواب
 معاملات بدربارجی آفاقتند و بتقریر سرپا ترویر پیش آمده هنگامه چربانی
 گرم ساختند - از آنجا که اراده آنها نوع دیگر بود و از دل تا زبان یکسو
 نداشتند عرض کردند که ما را سخنی در خلوت گفتنی است جی آپا ساده لوح
 شجاع و مغرور زور بود و چون رویا اهل دکن برهنه تن به چوکی نشسته سخن
 می نمود بملازمان خود تقید کرد که همه دور شوند و کسی گرد و پیش و نزدیک
 بماند - هرگاه عرصه از مردم اعتمادی خالی شد و غیر از آپا و این دو شخص
 دیگر نماند حرفی در گوش گفتند که بجی سنگه را هم دادن قدری ملک از
 حضور منظور است یا نه آپا گفت که در حق موکل شما همین اولی است
 که اولاً تمام ملک را بگذار و بعد از آن از رام سنگه گفته هر قدر ملکی که
 که پدرش در تصرف داشت خواهیم دهانید و کلاے مذکور دین مذکور است
 آپا را غافل کرده جده از کمر بر آوردند و از هر دو طرف زخمهای پے هم زدند
 حتی که دوسه ضربت کار به چو جوان قوی بازو را آخر رساندند - دین ضمن
 ملازمان آپا هجوم آورده یکے را از هم گذرانیدند و دو یو صحیح و سالم بجاعت
 همراهی خود که قریب پانصد کس راجپوت بر دیوڑهی حاضر بودند قاتل شدند

جنگ کنان در ناگور رسید و در حضور راجہ سلام کرد۔ راجہ بوفور نوازش
 در آغوش گرفتہ بالغام خلعت و نقد زیادہ از حوصلہ اش سرفراز فرستاد۔
 بنا بر غارت برون و بر آوردن مورچال مرہٹہ حکم نمود۔ مرہٹہ ازین واردات
 نامرغوب سخت سراسیمہ و مغلوب شدہ از مکان رفت و دو گاہ کوچ نمودند
 و تفاوت دہ پانزدہ کروہ خمیہ زدند بپایہ رمال و منال و پال و پرتل
 بغارت رفت۔ بہر حال بمقتضای وقت یک گونہ دار و مدار نمودہ معاودت
 بدکن کردند و تدارک این امر موقوف بر وقت داشتند لیکن راجہ بحسب نکتہ
 مصلحت ارباب صلاح صوبہ اجمیر و غیرہ با چند محال علیحدہ کردہ بر اسم سنگ
 داد و بنیاد سلوک و اتحاد مرعی داشت آخر آنہمہ ملک از بے حوصلگی رام سنگ
 در تصرف ننماد و بقیضہ مرہٹہ در خونہا بے جی اپارفت۔ بالاجی را و از اطلاع
 این خبر خیلہ مغموم و ملول شدہ بصبر پرداخت و جنگجوی پسرش را از ماتم پیر
 بر آوردہ مراسم دلجوی و مراسم تقایم رسانیدہ و از فوط نوازش بتفویض منصب
 جاگیر پیر سرفراز گردانید۔ چون جنگجوی فہم رسا و فراست بلند و تہور ذاتی
 داشت و لمعہ سرداری از چہنیش تی درخشید۔ در سرکار پیشوا ترقی کرد۔
 بالاجی را و او را رئیس سر کردہ فوج عمدہ مقرر نمود و مقررات عظیمہ ہندوستان
 و قضیہ اقتدارش داد و بعد چندے زری پیکہ بخشیدہ بعطای جاگیر
 قدیمہ و خلعت صوبہ داری او جین بدستور جد و پدر معزز و مہابہی فرمودہ برا
 دلجوی آن شیر بیشہ جرات و جوانمردی صوبہ اجمیر را اضافہ بیان کرد۔
 چنانچہ دتاجی پٹیل عموی حقیقی او را و ساماجی پٹیل را کہ از اتبایہ او بود
 ہمراہش دادہ افواج جبار و توپخانہ آتشبار و خزانہ بشمار مرخص ساخت
 مادہ ہور او سیندھ مع یکجوبی برادر حقیقی خود بسبب اعتبارے کہ داشت

ماندن خود در حضور تزار و او مشأر الیه بعزم راسخ و قصد عالی بکوچه های بلبل
در ساله یک هزار و یکصد و هفتاد و دو و هجری داخل هندوستان شده و بعد فراغ از
بندوبست ملک قاجار با استصواب عماد الملک خواست که اولاً ملک رو بهیله گرفته
قائم جبارت در حدود شجاع الدوله هند پس باین داعیه از جهنا گذشته عازم
استیصال نجیب الدوله گردید که مقدر مصاف در میدان نداشت و سکر تال
محصور نشسته و چهار ماه برسات ریزش گوله و بان مانند برق دمان و ابر باران
از طرفین در میان ماند چون مرسته را معلوم شد که نجیب الدوله باتفاق سرداران
رو بهیله مثل حافظ رحمت الله و سعد الله خان از مشجع الدوله پیغام کمک ارد
از بیخمت گویند پندت را با جمیعت هشت هزار سوار و پیاده از کمک گذرانید و او
تمامی چاند پور و امر و به و غیره ملک توابع رو بهیله را سوخته غارت نمود و رؤسا
رو بهیله از جنگ گریختند در دامن کوه کمایون رفتند مشجع الدوله بجز آگاهی
چون موسم شباب زود و شتاب پادشاه گداشته توابع خود را فرمان
داد که هر طرف روس مرسته پابند مانند سر مار بکوبند و نگذارند که احدی جان
سلامت برد تا آنکه هر دو گو ساین عمده جمیعت را طرف فرودگاه آنها و میرزا
نجف خان زابا پنجهزار سوار و سیر باقر را با چهار هزار سوار جدا جدا متفرق به تنبیه
تخریج مرسته ها تعیین ساخت - گویند پندت بعد آویزش و پیکار از راهی
که آمده بود سر کن پر کن برگشته رفت و بسیار از گریختگان در دریای
لقمه ننگ اجل گشتند مشجع الدوله مظفر منصور از چاند پور بدیر کوچ پیشتر نمود
و افاغنه نهر از کوه بر آمده پیوستند و نزدیک سکر تال رسیده نجیب خان
از ورطه بلا که از عدم رسی غلات و دیگر وجو بات بحالت سکرات مبتلا بود نجات
دادند و با وصف غلبه خود با هم غیر از صلح صلاصه ندیدند جنگجوی نیز به سبب

آمد ابدالی تسبیل کرد و بند و بست سمت لاهور و تدابیر بند کردن رخنه
 حریف هر روز منظور داشت درین اثنا رگه‌ها را و شمشیر بهادر و مله‌ها را
 به لکر با سرداران دیگر از کین رسیده در ظاهر شاه جهان آباد دیره زدند و
 منظر امر غریب شدند که آدینه بیگمان صوبه دار لاهور که در آن روز با سرب
 و اهنه ابدالی و عدم اطمینان از جهانخان اذریاست پهلوتی کرده بکوهستان
 لکچی جنگل بسر اوقات می نمود طلب کرد آنها عازم گشتند نخست با عبدالصمد
 حاکم سرهند مقابله دست داد و بعد مقابله و مقاتله بگیر افتاد مرسته در سرهند
 رسیده بداد دهی مظلومان و غورسی بیچارگان و استمالت رعایا و ترجیه احوال
 سکنه انجا پرداخت و بعد تسلط قرار واقعی علم نهضت پیشتر افتاد ابدالیان
 که با بسجادر تنها سکنات سکونت داشتند اندک زد و خورد کرده راه انتشار و قرار
 سپردند مرسته با ازین فتوحات باغ باغ شدند و از لیس شادی در پیر
 شنجیدند خواستند که خود را بلا توقف تحریف در زنند و خطه لاهور را از وجود
 پاک سازند بنا بران باراده ستیز جلوریز شتافته روبه لاهور نمودند -
 تیمور شاه و جهانخان که در لاهور قیام داشتند با سماع غلبه فوج جنوبی
 برگشته آمدن ابدالیان خائف و هراسان بدون نبرد عنان تافت متوجه
 ولایت شدند -

س

ازین رستن و آمدن عار نیست که بچید زدند بجز غار نیست
 مرسته بار از استماع این حرکت دلیر تر گشته قدم پیش گذاشتند تا در یک
 جهلم تعاقب نموده برگشتند غنیمت بسیار بدست مرسته افتاد و قوم که
 که در آن زمان چندان کثرت نداشتند نیز کم موافقت بستند - الحاصل
 چون ایام بارش قریب بود جنوبیان یعنی مرسته با صوبه لاهور را حواله

آدینه بیگنان نموده هفتاد و پنج لک روپیه بطریق پیشکش و سالیانه بزمه
خانمز کو رقمقر ساختہ از اسبجا معاودت کردند۔ رگونا تھرا و شمشیر ہا
را ہی دکن گردیدند و جنکوچی مع دتا پٹیل وغیرہ رفقا سے خود عازم متخیر ملک
راجہا سے اجمیر گشتہ لواچی دہلی اقامت گزیدند۔ قصداً را در یہاں سال
آدینہ بیگنان از مرض الموت در گذشت جنکوچی سا با جی پٹیل را صوبہ دار
نمودہ مرض ساخت و فوجداری سر ہند بصدیق بیگنان کہ از ہما یہاں آدینہ
بیگنان بود و حکومت دو آہ بزن خان متوفی متسرا را یافت۔ سا با جی تا دریا
اٹک بند و بست نمود اما نجیب الدولہ و تھامی جماعت افغانان از استیلاء
مرہٹہ عاجز آمدہ استغاثہ پیش احمد شاہ ابدالی بردند و ہر انص تو استر و توالی
مشعر بر انواع عبارت آراے و عجز نہلے ارسال نمودہ بنا بر تشریف آوردن
ہندوستان بر اسے جہاد ترغیب و تحریریں کردند۔

آمدن احمد شاہ ابدالی جانب و ستا و قبل ساندن تاجی

سا با جی او گزین جنکوچی ستیند و ملہا جی ملہا

اگرچہ مذکور و رود احمد شاہ ابدالی بر ہندوستان در خزائن عامرہ و ماثر اصفی
بتفصیل و مبسوط مندرج است اما درینجا بنا بر بعضی معلومات تازه کہ در آن وقت
نبود سرشتہ سخن تا اختتام عرصہ زندگانی بالاجی را و بطریق اجمال و مناسبت
ضرور افتاد۔ مخفی نماید کہ ہر چند احمد شاہ ابدالی را از روز برگشتہ رفتن تیمور شاہ
مخلو ز خاطر بود کہ فوجے از قریب باشان خونخوار و غازیان طغر شعار فرماہم آوردہ
قصد ہندوستان فرمایا اما موافقت یکے از رئیسان ایچود را از خدا

میخواست درین اشلانوشتهجات نجیب الدوله پیهم مشعر بر انواع تطمیع و پناهی
 و عجزیابی رسید. این را محض تأییدات آسمانی دانسته عزم جزم کرد و
 بنست و چهار دسته که دوازده هزار سوار را بکده بسته نامند در رکاب ظفر نشانی
 گرفت و علاوه این شمار تیمان چه توان کرد که یک یک مغل چهار چهار پنج پنج کس
 جوان قوی سبیل و شکیل و شمایل و ازیراق و اسباب بصورت خود مقابل همراه
 داشت و این گروه از همه سبقت کرده اعدا را از رزم آمار و غارت نماه
 عاجز می سازند بالجمله شاه با قوچ قاهره از دریا به آنک کوچ کرد و اکثر
 پها سجات مرسته را قتل آورد. صدیقی بیگنان گرنخت کناره گزید جنگجوی و
 و تا پیش باستمع اینخبر دست از مصالحه شجاع الدوله و نجیب الدوله که سوار
 و جواب آن در میان بود باز داشته با جمعیت هشتاد هزار سوار آزموده کار بار^{را}
 مقابل جمین را عبور کرده در ملک استرید در آمدند. نجیب خان و سواد الله خان
 و احمد خان بنکش و حافظ رحمت و دوندی خان سرداران رو بهیله حاضر شدند
 قشون شاهای برسم قراولی حسب الامر نزدیک سرهند با مرسته رسیده سپاهی
 گرد و ترک و تازی آغاز نمود. بعد از آن نسو یقین ستیز گریز نموده همینکه در
 میان باولی اقصای دلی رسیدند شاه باز از دریا گزشته شامل حال
 فوج خود گشت و جنگی شدید واقع گردید که بهرام فلک از دید آن بر خود لرزید
 مبارزان طرفین داد مردانگی و بزدلی دادند و تیرا با مردم در رزمگاه افتادند
 افغانان بر سر یک تیغ راندند چون خیار دو پاره کرده طاقت فغان بر آوردن
 ندادند. هر چند مرسته با نبرد مردانگ کردند اما با شاهپایان کو قدرت که^{صعوه}
 بر آید و گریه بر شیر خج کشاید -

۵

اگر چه شاطر بود خروس بجنگ چو زنده پیش باز روین جنگ

د تاجی پٹیل و سا باجی عرصه شجاعت بر خود تنگ دیده جان باختند و جنگی
 احوال دوام گیر که قوت بازو و دستنظار را و بودند تا این دیده هر بیت غنیمت
 دانسته جان خود از آن مهلکه بدر برد و بر راه ریواڑی مالودوی سمت ملک اجپوت
 شتافت. جنود فیروزی تا نار تول تعاقب نموده از کوره که لیست کرده
 بجه پور است سعادت گرد و این واقعه در شمس یکینزار و یکصد و هفتاد و سوم
 بوقوع آمد. بدریافت این احوال ملهار را و هو لکیر که از سوار المزا جی درین نواحی
 شریک جنگ نشده بود بر آمده شریک گردید. اولاً شکوه و شکایت با کرد و از طنز
 بر زبان آورد که نه جوانی و عدم تدبیر کار باین نوبت رسید و این صورت پیش آمد
 حالا خواهند دید که اینجانب چه قسم بتلافی می پردازد و اخراج مدعی می سازد
 الحاصل پس از بسیاری رود بدل روز سهود با جماعت مبارزان دلاور چون بحر
 پر خروش روان شد. همینکه نزدیک سکندره رسید. آبادیش را غارت
 گردانید و خزانه و سده غله را که در لشکر شاه می رفت تاراج نمود. شاه که در تاراج
 رحل اقامت داشت بجز دستار ایشمه حالات شاه پسند خان و قلندر خان
 بجمعیت ده هزار سوار کار گزار تعیین ساخت و تاکید نمود که از اینجا برسم
 یلغار شتافته بزنند. ابدالیان خون اشام تیغ انتقام از نیام بر آورده
 فی الفور سوار شدند و نیز جلو می نموده و یک شب روز بجا طعنه افکند و کرده به
 شاهجهان آباد رسیدند و روزانه بار استراحت گشاده نصف شب روانه
 آنرو که جمن شدند. چون ملهار را و دید که جنود شاه بی قریب رسید
 برای تیاری بنام سپاه و روانگی بهیر و جنگگاه سوگ گشت. و خود با چند هزار
 انتخابی که هر یک را یک تار عرصه می دادند در مقام کمین نشست
 تا آنکه از هر دو طرف صف بسته بهنگامه زرم گرم کردند و چون بر سر تپه رسید

مشده بودند اکثرے را علف تیغ بید ریغ تمودند و بیک حمله فوج پیش را
پسپاسا فقتند۔ ہو لکرتاب ثبات نیاوردہ راہ گیریز گرفت۔ تفرقہ تمام در
شکر اوراہ یافت۔ باخراہی حال و نجات و نکال تار سیدن بہاؤ و
بسواس راودر توجہ کمینہ بہرت پور بجایت جات نشست و شاہ از ناز
کوچ فرمودہ در ملک ماین گنگا و جہنا بست کر رہے از دہلی چھاوئی کرد۔

نہضت اشیرا و عرفیہ و مینی عم بالاجی او بسواس و فرزند

از دکن بمقابلہ احمد شاہ ابدالی و غریق گشتن انہاد کر فنا

چون این اخبار جگر فگار ہوش گذار بمابع بالاجی را و سریمیت رسید مشوش
شدہ سرداران خود یکجا نمودہ بزم مشورت آراستہ اسشیرا و عرف بہاؤ
پسر حاجی پنڈت عم پنڈت پردہان بہ نیابت پیشوای ممتاز بود بمقتضای
غیر ذاتی و تہور جلی زبان بہ بیان کشود کہ درین مدت از سرداران متعینہ
ہندوستان کارے کہ لائق آفرین و تحسین باشد گاہے بظہور نیامدہ بلکہ نقصان
کروڑ ہار و پیہ کردند تا با انتفاع چہ رسد۔ اولاً ہر کس کہ برین کار مقرر شدہ
میر و دسر رشتہ حزم و احتیاط از کف میدہد و کار بہ دہول و بے پرواہی
می افکند۔ در نصیرت اگر جناب سریمیت اجازت فرمائید و نیز بسواس
را ہمراہ گروہ و ہند این مرتبہ من خود عزم میکنم و او را بر سندر یاست و سلطنت
ہند نشانیدہ بند و بست انضلع قرار واقعی می نمایم آخر کار پس از گفتگو
اسچہ عقل مستقل او تجویز کردہ بود ہمہ اشخاص پسندیدند و برائے اجتماع افواج
با طرف وجوانب نوشتہ رفت در فرصت قلیدے فوجے فراہم آمد کہ محاب

و هم و خیال در تعداد آن قاصر و حیران بود هر چند بالاجی را و جدای فرزند را
 که جوابی رضای و خلاف بزرگ بود و جزو گوارا نداشت اما مصلحت ملکی چار و
 ناچار این بار بگردان گذاشت القصه در ساعت سید و زمان حمید بهاد و
 لبواس اسوار با جمعیت دو کک پیاده و سوار و خزانان انبندون از پیشانی
 و مردان کارگزاشل سپاهی جاد و داماچی کاکووار و مود باجی به سده ابراهیم
 کارڈی که سرگروه ^{نه پلان} چیمائی و چهل ضرب توپ کلان و دیگر توپ فحانه بود
 و سرداران نامدار که تفصیل آن موجب تطویل کلام است و آری به پاس توپ
 صف شکن و ضرب زن از دکن کمر همت بر تنهیر مندر بر بست قس ^{انوار} بنو فتح
 بود که بوقت فرود آمدن در دشت و محراب فرسخ با غیر از خیمه و خرگاه هیچ
 نیست و هنگام کوچ تا نظر کار میگردید سپاه ^{سپاه} سپاه ^{سپاه} می آمد لشکرش
 دریائی بود موج ناپیرا کنار و لشکریانش از سپاهی تا اهل حرفه مستغنی
 از احتیاج و مالدار کس را یار نبود که بمقابله پیش آید و در پله جنگ خود را
 هم سنگ نماید - معینا هرگاه باین چشم و جاه بعد از طمر اصل از دریا
 چنبل که متصل دیو پور میگردد گذشتند و ظاهر جاجمورا مضرب خیام
 نصرت ساختند و جنگجوی و مله را و مع سور جل جاٹ مرزبان دیک و نهرت
 شرف حضورش دریافت تلخ گشتند در اینجا بگو چاهای متواتر سال بکهار
 و یکصد و هفتاد و سوم در شاه جهان آباد رسیدند و بر بار اوله خیمه دند
 یعقوب علیخان صوبه دار که از طرف شاه بود در وازه قلعه در آنجا
 بند نموده در مقام مقاومت گشت - بهاد و در حویلی سعد الله خان که نزدیکی
 قلعه واقع است آمد نشست و فوجی را بنا بر یورش امر کرده و مرابطه با ازجهای حاکم
 هولوکر و جنگجوی سمیت و ازه حضرتی اسیر کرده هر چند در کشت و کشته و ازه کوشش نمودند

مضبوطی و استحکام که از تخته های برنجی و سیخهای آهنی استوار بود سود
نداد و بنا بر آنکه در قلعه مردم هم کم بودند کسی بجایال حراست و خبرگیری آن سمیت
نه پرداخت حتی که چند صد مرهبط از رفقای پیشل را و هو لکر بالای فصیل قلعه
رفته دست بغارت گری مکانات سلاطین کشته و توفیق نیافتند که
در آنجا بکشایند در ضمن پانزده بست مغل از طرف سلیم گده رسیده بزدن
بند و قی و شمشیر ده دوازده کس را بجان کشند مرهبطه های اسیمه شده رو
بفرار نهادند و خود را که از فصیل قلعه بفرار انداختند بسیار رادست و
پاشکست و کار کرده تا کرده متصور گشت - بعد از آن سرداران مرهبطه یادر
حویلی سعد الله خان فرود آمده مورچه ها بستند - ابراهیم خان کارڈی صر
لوط در ریتی حمن برده بالای دمدمه تعبیه کرد که از صدمه گوله آن مکانات
اندر و ن شکست و ریخت می شد - یعقوب علیخان زیاده مجال ایستادگی
ندیده بعد درستی عهد و پیمان قلعه را حواله ساخت مردم مرهبطه در شهر
و بر کار خانات و دیوڑهی های سلاطین و دیگر مکانات اندرون قلعه
داخلت نموده چوکی ها نشاندند و نیز بر دروازه های بیگمات مثل لواب
ملکه زمانی و لواب صاحبه محل زوجهای فردوس آرامگاه محمد شاه بادشاه و
دیگر عمده ها و سرداران نهاد که در شهر سکونت داشتند محصلان گماشتند
از آنجا که در آن زمان حضرت شاه عالم بهادر سمیت مشرق تشریف داده
بر تخت سلطنت جاووس کرده بودند و غازی الدینخان در دہلی بر غم آن
شاه جهان را از سلاطین بر آورده بادشاه کرده بود و بهاد و این را مناسب ندید
آنرا و کنج عزلت نشاند و سزا جوان نخب و لایزرگ شاه عالم را و یعهد ساخت
سکه آنحضرت جاری گردانید و سقف دیوان خاص را که از نقره بود بر کنده دار الضرب مسکوک

چون سو رحل جاٹ مرد ثقہ و دور اندیش بود بهاد و که بمشوره ملہار را و ہر اک
 کنگالیش طلبید عرض کرد کہ ہر چہ عقل و شعور را مردم زمیندار بفہم و فراست
 سرداران ذوی الاقتدار و مقربان دربار دولت مدار نمیتواند رسید لیکن
 از اسجا کہ حسن ظن صاحبان در حق این بندہ ناتوان پیچیدان برانست و سوا
 آن انجناب بمقتضای خداوندی فدوی را باین نوازش سر فرار مینویسند
 ہر چہ بعقل ناقص میگزد گزارشش میکند و ظاہر است کہ تمامی روضہ ہند
 بدشمنی این سرکار سر و کار دارند و مخالف در صف آرای ہیچ نوع کمی ندارد
 پس صلاح دولت آنست کہ اسباب زیادت و بہر و بیگاہ را در گاہ الیہ
 و آنروے خلیل گذاشتہ بوضع خود از حریف جنگ بایک کرد در صورتیکہ
 اینمعنی پسندہ افتد از ہر سہ قلعہ ما کہ دیک و کبیر و بہرت پلوتہ ہستند
 انچہ منظور شود خالی کردہ میدہم کہ احوال و احوال را در اسجا بگذارند و یکبار
 برویہ قدیمہ خویش محاربہ در پیش نمایند زیرا کہ شاہ خود در نجاب سبب اختلاف
 ہوا علی الخصوص در موسم گرما زیادہ ماندن نمی تواند و از امرایان ہندوستان
 بر تقدیریکہ ہمہ ہا متفق و یکجا شوند کسرا اینقدر نیراند کہ بدون اعانت شاہ
 مقابلہ شما ہا کند قطع نظر ازین اگر درین دست برد ہا بر دشمن غالب و
 فتحیاب شد نہ چہ بہتہ والا خود داری ساختن و گرنجین را مضائقہ نیست
 و جنگ سلطانی جنگی است کہ قدم پس رفتہ را باز پیش گذاشتن بسبب شکل است
 ہر چہ مرضی مبارک باشد احسن و اولی ملہار را و دیگر سرداران کہنی عقل منور
 آفرین ہا کردند و مشیہ اورا ستودند و گفتند کہ فی الحقیقت صلاح ہمین ہست لیکن بہادور این
 موافق ہفتاد و مطلق پسند نکرد بلکہ بر شغف گفت کہ سو رحل میندار ہست بقدر حوصلہ
 حرف میزند و ملہار او نیز بہر تاجر کار است اہمین نامردی می بودیگرہ لو کہ ان بادین بکارت ناچار

باشند ما را کجا گویا است که این سبکی و بی حیثی را که گران تر از سکر است موت
بر خود روا دارم و رسم جنگ قزاقی که کار به سرو پایان است لعل آرم معینا
حقیقت بزرگوار اینست که هر حرفی که موجب دشمنی است این را گفته از مجلس برخاست
و گرفتن سوار چل را پیش نهاد ساخت.

بسیار کام دل دشمنان بود انگیس که نشنود سخن دوستان خیر اندیش
جلیسان صحبت علی الخصوص بهار را و هو لکمر آزرده خاطر شده گفتند که چه شد
بهادر و صاحب را با اینچه دور اندیشی و دانشمندی چون نادان سخن پوچ بر زبان
آوردند خدا خیر کند که انجام این غرور بخیر معلوم نمی گردد و فی الواقع این بر همین
تا که سر جنگ واقعی نخواهد خورد و ما غش بحال نخواهد آمد اما اینقدر بفهمیدند که
مصراع سلامت همه آفاق و سلامت اوست - والا مامتی کو و عافیت
مالکه رسیدن دکن از جمله محالات خواهد بود بهر حال سوار چل همان روز بگذره خود
آنده با اشاره بهار را و وقت شب گریخت و خیمه و دیگر اسباب را که برداشتن
نتوانست موجب افشای راز خود دانست بهمانجا گذاشته شبان شب داخل
بهت پور گردید - اگر چه فوج مرسته تعاقبش نمود لیکن چون تیز و تند رانده بود و
نیافت - القصد بهادر و نار و شکر را جمعیت ده دوازده هزار سوار جلاد می
در شاهجهان آباد گذاشته بطرف پانی پت و کرنال که از آنجا بمباف
سی کرده است رخصت اقبال تاخت - درین اثنا مخبران خبر
آوردند که عبدالصمد خان و قطب شاه و چهار سوار دیگر از طرف
شاه بسر کرده گی دوازده هزار سوار رزم خواه در گنج پوره که کژور با
روپیه را مال و اسباب از اطراف و جوانب در آنجا نهاده
شده است قیام دارند و قتل را مستحکم و مضبوط نموده

استقلال میزنند بهاد و تسخیر آن مقدم و مقدمه فتوحات اہم شمرده برسم بلغا
شتافت و بیک شگیر در زیر قلعه رسیده اطراف آن را فرو گرفت و بجزایر و جزایر
قوی سرسواری بکشد و ہر چند عبدالصمد خان و غیرہ کوششہاے نمایان کردند مگر
از جمیعت اندک کہ بقدر نمک در آرد نبود کلہم پس پاشدہ کشتہ افتادند حتی کہ یک
کس از سرداران و انفار جانب نشد لشکریان بہاد و از غنائم اسباب بار ہا برداشتند
و فریفتہ جنگ مغلان گشتند چون این خبر بشاہ ابدالی رسید مع تمامی امرایان
ہندوستان مثل یواب شجاع الدولہ و نجیب الدولہ و اعظم خان بنکش و حافظ خان
و غیرہ کہ جمیعت موجودہ شریک رفیق بودند از مقام فرود گاہ کوچ نمودہ بر سر
دریاے جمن رسید فاما بسبب موسم ہر سال دریا در طغیانی بود و مرور و عبور
نمیداد گویند کہ شاہ برب دریا نشستہ بکیشانہ روز بیچ نخچر و نقش ہا نوشستہ
در دریا جی انداخت تا آنکہ روز دوم بحکم قادر قدیر کہ چون و چرا را دران گزیر
دریا در عرض بقدر یک تیر پرتاب پایاب گردید و طرفہ اینکہ ہر کس از ہر دو
طرف یکقدم راہ را غلط کرد غرق شد۔ بالجملہ شاہ با کلیہ سپاہ از گزیر پاک پت
عبہ شدہ برابر عسکر مرہ کہ بپاسخ گنجپور و در ظاہر پانی پت ڈیرہ
داشت خیمہ و خرگاہ نصب ساخت و یک خیمہ قزلباشی مختصر بقاہ
پاؤ کروہ از لشکر پیشتر ایستادہ کردہ مقرر نمود کہ ہر روز صبح بلا ناخن
لشکرش صد تیر بر کمر بستہ مع محدودے چند دران خیمہ آمدہ تا شام
نشستہ می ماند و سواران چو کی طرفین برسم ہوشیاری و کشاکش
سواری روز و شب ایستادہ میماندند۔ بہاد و نیز امر کرد کہ سپہامین
عسکر خندق عمیق بطریق سنکر کنند نمایند و درخت ہاے
عظیم را ہر یکہ بردور آن تعبسیہ سازند۔ چنانچہ توپ ہاے

بزرگ جابجا قائم گردید و همگی دو دروازه از برآمد و در آمد مقرش رند دین
 انشأ روزی جنگ خونین واقع شد و قریب پنج شش هزار از طرفین بقتل در
 آمدند. تفصیل این اجمال آنکه شاه ولیخان وزیر براسه دیدن مسجدی که
 متصل بانی پست بود سوار بر نمود مردم مرسته خبر یافتند یورش نمودند و جنگگاه
 پیکار و کارزار قسمی گرمی پذیرفت که موبر اندام بهرام فلک است شد قریب
 یک پهر معرکه زد و کشت در میان ماند بلونت را و خسر پوره بهاد و گویند پند
 مکاسار اناوارا که از وقت باجی را و در ملک بنذیل کهند و غیره داسرو
 سار بود نوشته فرستاد که هر قسم که داند و تواند رسته را که ازان راه
 رسد بلبشکر شاه میرسد رسیده مسرود سازد. نام گرفت بهجود و رود
 ستم جمعیت چهل هزار سوار و خزانه و رسد بسیار بطرف سهارن پور تعلقه
 نجیب الدوله که کوچیده نوحه بان داد و وصول آذوقه موکدش که مزیدی بران
 متصور بنامش در اردو شاه گرانی بدرجه نهایت رسید بلکه غله یکروز
 منقود مطلق شد و گاه در میچگاه میسر نیامد. شکیان بسبب گرسنگی مضطر
 و نالان گشته از زندگی سیر شدند و استغاثه آن حضور شاه بردند اما ایان
 هندوستان سوائے نجیب الدوله قافیه جنگ تنگ دیده حضور شاه
 مذکور صلاح کردند و عرض نمودند که درین باب مصلحت کوششی بهتر از
 مردم کشی است و خلق را در معرض هلاک انداختن بخلاف
 مرضی خالق برداشتن است و علاوه این جنگ دوسر دارد و خداوند
 که مال کا رچه شود شاه فرمود که درستی امورات اینجا موقوف و
 منحصر بر پنج چیز شما است هر قسم که بهتر دانند نمایند و مقدمه جنگ را بر اینجا
 گذارند و جلدی لسا زنده بیند که بسبب ولت و رسای حقیم کار حریف تمام می تمام

زیرا که مابعد دولت صرف به نیت جهاد و پاس اسلام و حمایت مسلمانان این بلاد
 غریمت کرده ام دیگر هیچ غرض و مطلبی نیست چنانچه نواب شجاع الدوله از
 بهاد و پیغام نموده که اگر اصلاح کردن منظور و قرین صلاح باشد در آن باب
 سعی و کوششها کرده شود. بهاد و جوابی داد که هرگز راهی نداشت یعنی اگر
 شاه از روبرو و ماکوچ کرده آن روستا را برگرداند هر قسم که بگوید قبول
 است. نواب مصوف این سخنان تکبر آمود اصغرا نموده بار دیگر دم نزد و هیچ
 اذان بر زبان نیاورد لیکن چون تکالیف غلات بر مردم بدرجه انجم گزشت
 شاه بجان آمده به نصیر خان بلوچ فرمود که برو با یلغار و سرگوبیند را بریده
 بیار خان مذکور فیه الفدور مع عطای خان در رانی باد و دسته فوج قاهره که عدد
 جمعیتش نسبت به هزار سوار می کشید فتابان گردید و مسافت چهل گروه را در
 عرصه سرپشته کرده سحرگاه به نزدیک لشکر گوبیند پڑت که در بمال آباد
 بود رسید و از آنجا همه نعره زنان سیف های درخشان علم کرده چون بل
 بلا بر سر آنها که هر یک از بعد مسافت بلا اندیشه غیره در کار خود مشغول
 و مصروف بودند و نوعی حرم و احتیاط نداشتند ریختند بعضی در خواب بودند
 که بخواب رفتند اکثر دست و روستا شست و شوی نمودند که دست از جان
 شستند برخیزند که خواب دو شین مسکین دند که تبیرش مرگ یافتند و میندی
 غسل می ساختند که محتاج بغسل آخرین نگشتند. گویند پندت که مسن بود
 سر اسیمه و مضطرب خواست که خود را از آن وسطه بلا بیرون سازد و مردم شاه
 سرداری دیده و شناخته سرش بریدند و تمامی لشکرش در طرفه العین زیر و زبر
 نموده عنان تاب گردیدند. خاندان کور منظم و منصور روز دوم بحضور شاه رسید
 سر را بگذاشتند و بنوازش بادشاهی سرفراز گردید و مدت قحط که عاید حال

شده بود بر طرف شد۔ بہادور سردارانش باستماع این نعمت تازہ بجائے خود
 متفکر و متحیر شدند و چون خزانہ روئے بہادور ہزار سوار معتمد را بر اسے آورد
 آن نزد نار و شنکر بہ شاہجہان آباد رخصت کردند۔ نار و شنکر نے سوار دو پہلی
 روپیہ تقسیم کردہ تقبیل نمود کہ رفتن روز را موقوف آشتہ شب کوچ کردہ باشند
 و قدرے فوج خود نیز ہمراہ داد قضا را سواران ہر روز کے کہ داخل لشکر خواہند
 شد بواسطہ تاریکی شب راہ راست را گم کردہ براہ دیگر افتادند و بشارت
 ایام ناکام قریب جو کی مغلیہ کلاہ پوشش کہ پنچہزار سوار مسلح و مستعد ^{۵۰} است
 بودند را سپردند۔ آہنہا دیدند کہ گروہ جنوبیان است یکمرتہ پورش نمودہ
 ہمہ را زیر شمشیر گرفتند و از کشتہ ہاشتہ ہا ساختند و خزانہ را غارت نمودند
 تا آنکہ احد سے ازان فریق زندہ و سلامت نہ ماند بہادور کہ عرض احوال گردید
 اندکے مکہ رو ملول گشتہ از فراخ جو صلیگی و عالی ہمتی ہیچ در دل نگذراست
 از اسجا کہ سرداران با ہم نفاق پیشہ و فلک بر سرستیزہ بود روز بروز متفرق
 کارش برخلاف تصور بر ہم و ابتری می نمود اہالی لشکر را از واردات
 حرکات مختلفہ رعب و ہراس افزون از قیاس می افزود ممکن نبود کہ از ترس
 خوف قشون شاہی گہے کہ از لشکر بیرون آید و احد سے ارادہ بر آمد سنکر کہ
 خندق و پناہ فرود گاہ را گویند نمایند در نیصورت اثار گرانی زیادہ از حد پیدا آمد
 قطع عظیم واقع شد بسیارے جانور و آدم تلف شدند و راہ عدم پیو دند بنا بر آن
 اکثر فرقہ انصار زندگی را خیر باد گفته وقت شب بر اسے آوردن گاہ ہمہ وغیرہ می بر آمدند
 روزی عجب اتفاق شد کہ قریب بہت ہزار کس معربا بوشتر ہر از کاه و ہمہ غلہ غیرہ ^{۵۱} حب
 راست دیدہ می آمدند غلب تاریک بود پہلے غلط کردہ سمت لشکر شاہ پابراہ گذشتند
 و سپاہ خود بگورستان نشاند یعنی ہر گاہ متصل رسیدند لشکر خود خیال کردہ چنانچہ

رسم این مردم می باشد بنام گرفتن فلان و بهمان آواز دادن و فریاد زدن شروع
 کردند سواران چوکی مغلان هینکه صدای آنها را شنیدند و شنناختند که سر
 هستند بیشتر مخفی و متواری گشته پیشتر آمدن دارند چون بر قاپو رسیدند
 بقیادتان بے سران رنجسته تیغ بیدریغ را زدند و بدیجعی تمام علف صمصام خون
 اشام ساخته متنفسه را در قید حیات نگذاشتند علی الصبح که صغیر و کبیر
 از اردوئے معلی بر لے دیدن آن آمدند دشت و صحرا پر از لاشها بود و از
 سر و جسد جا بجا توده توده افتاده بودند فاما از علو بهمتی و درستی حواس بهاد و
 چه بیان نماید که زبان در ادای آن قاصر است مطلق ازین وجوہات میل و تمویلی
 بخاطر شش نیم گرفت و لب که غیور و مستغنی مزاج بود حوصله اش تنگی نمی گرفت مع هذا
 خواست که مقتضای مصلحت ملکی و شعبه بازی گروش ملکی بقولیکه **س**
 نہ ہر حالے مرکب توان تاختن کہ جاہا سپر باید انداختن
 بناے صلح فیما بین گزارد چنانچہ بذریعہ ثواب شجاع الدولہ سوال و جواب
 آن در میان آورد و بعد واثق و پیمان صادق گفته فرستاد کہ اینجا
 از مرضی شاہ و اعیان بارگاہ بوہے بیرون نیست قسمی کہ صلاح دانایان **صلح**
 گر آیند کہ ساخته و پرداختہ منظور و رضا مندی ایشان را موجب خورسندی
 خود میدانم ثواب موصوف بخیر شاہ رفت اینہم را معروض داشت بہمان
 سخن را باز تکرار نمود کہ ما را درین ملک خیر از نیت غزا و اعانت ملت غزا
 دیگر مدعا نیست شما دانید و کار شما بعد از ان نجیب خان در خلوت بار یافتہ
 گفت کہ قرابت شوم مرستہ با من عداوت قلبی دارد و قطع نظر ازین یقین
 دشمن است کہ بروقت قاپو و فرصت سوائے بدی بلکہ شکی نہ کنند
 و اختلاف مذاہب و دین دلیل است برین و شجاع الدولہ از جوانان است

انجام کار نمی فہم نیز ظاہر است کہ حریف بر طرف ہنگام ضعف و فروتنی خود چہا
 چہا کہ بر زبان نمی آورد و طریقہ منت و عاجزی مرعی ندارد خصوصاً دنیا داران کہ
 کہ از قدیم سست عهد و نادرت سخن اند و بر اے غرض و مطلب خود لجاجت
 و حیلہ را بہ سیلہ می بندارند و احیاناً ہمین کہ دور ایشان گردد و زمانہ موافقت
 ایشان کند فوراً بر گردند و گذشتہ را نقش بر آب شمارند پس ہر کسے کہ ازین
 مردم مزور پر حذر است آسودہ و بیخطر است شاہ فہم بود کہ خاطر جمع باش
 در نیمقد سہ غیر از تو گفتہ کسے پذیرا نخواہد شد گویند کہ در شکر جنوب حالت
 غریب ر و نمود کہ ہر یک از فکری کار خود مشوش و مضطرب بود لیکن بہا
 ازان رو کہ در مزاج استقلال کمال داشت بوجہ ازین رو داد و اذائقہ مضائقہ
 را امرارت آموذہ گفت نمی ساخت و بکشادہ پیشانی و شکفتہ روے سر انجام
 حیا می برداخت و می گفت چہ شد کہ خزانہ سرکار بغارت رفت و مخالف
 لشکر ما را تاراج کردہ برداشت اللہ تعالیٰ ہر گاہ سوار می شویم شاہ رازند
 بگوشتہ کمان میگیرم و چون تیر صاف از میان لشکر مسلمانان می گذرم
 مادر چہ خیالیم و فلک در چہ خیال کاے کہ خدا کند فلک را چہ مجال
 بجز آسمن بہا و بسوس و شاہ درانی و قتل رسیدن بتامی لشکر
 آورده اند بہادور و وزیکہ جنگ صف قرار داده بود چہا رگہڑی شب باقی ماند
 بنواب شجاع الدولہ نوشت کہ الحال ہم چیزے نرفتہ و این آخرین سوال
 و جواب است کہ کردہ می شود اگر صلح قرار یابد بہتر این جانب بہمہ وجوہ رضی
 والا تعین میدان کہ فردا گوے است و میدان - چون این نوشتہ بنواب
 رسید بعد مطالعہ آن از حامل پرسید عرض کرد کہ در لشکر او شان تیاری بود

یقین است که سوار شده باشند درین ضمن هر کاره دیگر خبر آورد که آنها سوار شدند
 شجاع الدولی الفور بر در خرگاه شاه حاضر گشت شاه در خواب بود بخواجہ سرگشت
 که حضرت را بیدار نمایند که عرض ضروری دارم شاه بر در دولت سر آمده نواب را طلبید
 نواب باریاب مجرا شده تمامی ماجرا را مشروحاً معروض داشت. شاه بجهت شنیدن
 بر اسب خاصه چوکی سوار گشت پیشتر از همه بادر میدان آمده ایستاد و بایس سوار شد
 قوچ ولایتی و هندوستانی حکم داد جنود فیروزی دست و دست از هر چهار طرف
 فراموش شده بجای خود قائم گشت و امرایان هندوستان را بدست راست
 چپ امر کرد و جمعی از مغلیه بنا بر معاونت و استظهار آنها گماشت که مبادا اگر کسی را
 لغزشی رود یا خبردار و معین باشند و بر او لے بچند شاه و لیخان قرار یافت
 و شاه مع تیمور شاه پسر خود بمقتضای عاقبت اندیشی که در صورت نوبت دیگر راه
 ولایت گیرد قول علیحدہ ترتیب داده خبر گیری هر یک بذمه خود شناخت سخت
 بنا بر احتیاط در تمام موچه ها گشت کرده و مردم را با بجا قائم نموده علم نصرت بر پا
 ساخت. ازان طرف بهاد و لسبواس را و لسبواری فیلان مستعربده کوس
 قلب را رونق بخشید و یمن و یسار آن خلک بوجی سندیه و پیلاجی جاد و و پیلان
 ہو لکرو و دیگر سرداران و الاقدار انتظام گرفتند و بر اولی با اہتمام ابراہیم خان
 کارڈی تفویض یافت. معہذا بآئین جنگ سلطانی سرگرم عرصہ جانشینی
 گردید و بکمال تجمل و ششم عزم زرم نمود۔

مثنوی

آراستہ گشتہ از دو سو صف شد روی زمین دران لطف

میدان و غار جوش مردم آمدی محیط در طراطم

ابراہیم خان کارڈی برابر نیل سواری بہاد و رسیدہ رام رام کرد
 و بر زبان آورد کہ اگر چه از دو ماہ چہنہ نیافتہ ام و بسبب تالاج شدن

سشما اتفاقاً ہم نکرده ایم لیکن مدتها است که نمک سرکار خورده ایم امروز که روز
جانشانی است حلال می کنم - این را گفته از اسب پیاده شده و بندوق در دست
گرفته و دامن به کمر زده چون بهمن و تهمتن به پیش پٹالن باشند رخ به میدان گردید
و شبه فوجش در پلے آهمن بود آتشبار که بمبوج در آید و سحر آتشین بود دامن گراز
که بتلاطم پے ہم طوفان نوح بر پا گردد - **مشنوی**

شکر زرد و سوغند در ہم
گوئی که دو کوه خورده بر ہم
خورشید بسان چشم خفته -
در پرده گردش نهفت
آن گرد که مہیات سجاد داشت
از برق سنان ستاره پاداشت
تا بندہ ز روے تیغ جوهر
چون از فلک کبود اخت
او لایمات مغلیہ کہ ہنگام تسویہ صفوف بجوشش و خروش نبرد کوش شدند
مریضہ با آنرا چون آب دریا نوشش کردند و در یک آویزش قریب سیصد
مغل عفریت شکل بکار آمدند درین اثنا آواز غول شاه و لیخان وزیر کہ ہراول
و سردار کل بود بلند شد - نواب شجاع الدولہ کہ بجائے خود قائم بود از کاسی
داروغہ اخبار پرسید کہ صدائے غول شاه و لیخان نمی آید سبب چیست خبریہ
چون او اسب را ہمیز کرده آنجا رفت چہ می بیند کہ شاه و لیخان بر زمین
خاک بر فرق و رومیالہ و مغلان را دشنام ہائے مغلط میدہد و میگوید کہ آ
قرمباق ہا ولایت دور است بسلامت نخواہند رسید برگردید و در جان
صرفہ نکنید کہ مردن بکار بہتر از زیستن بکار است لیکن دران وقت کہ ام
می شنود و گوش بر سخن می نہد ہمین کہ این را دید گفت بفرزندم شجاع
در آنوقت بیجا شدن را متبادید و بہدشش رسید معہذا طرفہ شور
در جنود شاہی واقع گردید و دست برد جنو بیان فریق مغلان را زیر و ز برد

در آنوقت کہ ام می شنود و گوش بر سخن می نہد ہمین کہ این را دید گفت بفرزندم شجاع

شاه که این سخن را شنید هزار سوار سنجی تعیین کرد که پانصد سوار در لشکر رفت
 کسانے را که در دیر ماند با ششصد جبر او قهر اسوار کرده بیار و بانی از لشکر
 پیشتر رفته استاده شوند که هر کس از میدان جنگ گاه گریخته بیاید بلا شکار
 تیر و زخم نمایند و نگذارند که احدی بیکدم پس گذارد و سنجیان حرب الامر هر که را
 که فرار شده می آمد تیر و تبر میزدند و غرض که ازین تدبیر قریب هفت هشت هزار
 سوار چه از برگشتگان و چه از پس ماندگان جمع شدند شاه مع انجماعت و دونه
 یتیمان که در رکاب خود داشت بسمل شد گفته حمله آور گشت حمله کردن همان بود
 و فتح یاب شدن همان اگر چه دشمنان در حرب و ضرب هیچگونه تقصیر نه کردند لیکن
 چون آن سبهم قضا را سپردن نمودند اندک گزیرتن تقدیر سپردند یعنی
 درین کوشش با حق پاش که شورش روز و جمعه و نظر میکردند تیرے از دست
 قضا را شده برابر و سلب و اس را و رسید و در چشم زدن جان سپردن تسلیم
 گردید - بهادور ازین خبر سکر طاعت شکست فرمود که لاشش آن مقتول را
 بر فیله که با بوجو پندت در خواصی آن نشسته است میدارند و خود از فیله
 فرود آمده بر اسب سوار شد و یورشهاے دلیرانه و کشتش و کوشش ستان
 بوقوع آورد حتمی که دو اسب سوارش از کثرت زخمها از پا در آمدند مرتبه
 سیومی خود زخمی گردید - پیلاجی جادو یکصد و شصت زخم برداشت و دیگر
 سرداران علی قدر درجات هم مجروح و بیروح گشتند شکست در دست
 نصیب جنوبیان گشت از که تمامه منتهزم شدند و در طرفه العین این چنین لشکر
 عظیم برابر خاک گردید و قزلباش ظفر تلاش در اندک فرصت از فراریان لاش
 بر لاش انداخته تابست گروه تعاقب نمودند - مردم گریخته را خندق مسنگر
 که بنا بر محافظت کنده بودند چاه بلا شد بسیارے در این سرانیمه و مضطرب گشت

سرنگون افتادند و اکثری از سرداران و افسارگرفتار ملازمان شاه گشتند
 ابراهیم خان کارڈی که زخم شمشیر برچی داشت اورا چيله نواب شجاع الدوله
 کبیر کرده آورد و نواب پوشیده در ترمیم جراحتش کوشیده میخواست که اورا
 صوبه خود کند و لاشش بسواس راو مع با بوجیونپٹت وکیل که برفیل بود بدست
 ایشان در آمد گویند که ما دیو را و سندیه که دران معرکه مصدر ترددات
 شده بود بعدگشته شدن برادر حقیقی خود و تجوجی سندیه و رفقای همراہی در
 پاو دیگر جاها زخم ہا برداشته در میدان افتاد و مقدور نہ داشت کہ یک وجہ از
 جاے خود حرکت کند و قدم بہاہ زند لیکن چون کار ساز حقیقی چارہ ساز ہچارگان
 است شخصے را بسرقتش رسانید و او بمقتضای حقیقت این خاندان کہ مراجعت
 نمایان از بزرگان ایشان دیدہ بود فی الفور از اسب فرود آمدہ از زمین ہجرت
 و راہی شد و ملہار را و ہولکر قسے کہ از ترجمہ نامہ او ظاہر می شود و آن ترجمہ
 داخل ماثر اصفی است جان سلامت برد شمشیر بہا در سپرباجی را و کہ از شکم
 طوائف بود ہنگام گریختن در میان راہ نزدیکی بہرت پورا دوست رہنزان بقص
 بسل نمود۔ سخن مختصر شاہ ازین نسخہ خدا داد سجدات شکر جناب صمدیت
 شاہ بجا آورد و از غنائم چہ نوشتہ شود یک یک مغل دہ دہ شتر بر مال
 و اسباب کشیدہ می آورد و دامن آمال را از زوزور و جواہر مال مال میکرد
 و اسپان و شتران جوق جوق مطلق العنان بہر طرف می گشتند و کسفت
 احوال آنہا نمی شد۔ عالمی قتل و اسیر گردید مغلان خونخوارہ زنان جمیلہ
 و کوہ دکان جوہر و سلامت داشتہ باقی از زن و مرد چہ از سپاہی و چہ
 بازاری قریب چیل پنجاہ ہزار کس اچیل چیل و پنجاہ پنجاہ یکجا نشاندہ چون
 باد رنگ و خیار از ہم میگزرا نیند و کشتن گس و شکستن جنس را برابر و یکجا

می شمرند و می گفتند که هرگاه از ولایت بجهاد هندوستان کمر بسته
 مادر خواهر هم گفت بودند که ده کس هندی نژاد را براسه خاطر ما خواهند کشت
 ثواب آن بجا عاید شود. غرض قهر الهی نازل بود و در ویر و سست و تیره هر یک سوار
 از سر آدمیان مانند هندوانه انبارها بودند که دیده خرد بدیدن آن شیرگی می نمود
 و مو بر بدن راست می شد. لیکن در مثل شجاع الدوله مامن عافیت بود
 که هر که از گریختگان در آنجا میرفت از صدمه آسیب سفاکان محفوظ و ایمن میماند
 و ثواب هر یک را فرخوار احوال زاد را به داده و مردم خود همراه کرده رسانیده
 میداد. روز دیگر ثواب بنا بر صاف کردن جاے رزمگاه و شناخت لاشه
 بهاد و سرداران دیگر با پوج و پندت و یکد و سردار مرهبطه را که مقتدی بودند با خود
 گرفته سوار شد و یک چتر کلان کنده جبارهاے کلهم را خاک پوش کرد و
 نزاع کفر و اسلام یکجا مدفون نمود بقدر دویست هزار مینار خورد و کلان از سر آدمیان
 در شمار آمد و بود و در هر مینار سر از یک هزار یا پانصد کمتر نمی نمود درین اثنا شخصی آید
 ظاهر کرد که از اینجا تفاوت یک گروه لاشه بے سرافتاده است ثواب و همه با
 براسه دیدنش رفتند و هرگاه آنرا از زمین برداشتند نه آنه مر و اید یافتند که
 فی دانه قیمت سیصد سیصد روپیه داشت. ازین معنی احتمال بر سردار گردید و
 با پوج و پندت و مرهبطه با دیده دیده پر آب کردند و ظاهر ساختند که این
 همان است که از دست او هزار بار روپیه را مراعات یافته ایم. چون نیک
 ملاحظه نمودند دانستند که بهاد و است از آن رو که نشان زخم کتار که نظرها
 کار دوی در کن بر پشت آورده بود تا ناید سخن میگرد علاوه این بهاد و که هر روز
 دوازده صد دندوت آفتاب میگرد و داغ مساس آن بر مهر دوزا لوظا بهر بود
 دندوت در زبان هندی بجارت است از آن که سرنگون بر زمین خوابیده

سجدہ نمایند جو آنے بلند زور آور زورکشش بچرسی و پنج سالہ دریافت
 می شد مگر از نبودن سر بالکلیہ رفع ظن نمی گشت تا آنکہ یکے از مقربین نوا
 گفت کہ جو آنے ولایتی از دیر ایستادہ تماشا بین است و خود بخود حرف نیز
 شاید کہ از سر این سر سر اسر واقف باشد لواب اورا بحضور طلبیدہ شفا
 نمود اگر چه اولاً انکار کرد فاما بعد از رد و بدل و افرو نمودن جمعیت خاطر و نیکہ
 زہنہارا از تو بوجہ من الوجوہ مواخذہ و پیرشش آن در میان نخواہد آمد رست
 گو کہ ترا خوش خواہیم کرد بر زبان آورد کہ در وقت زد و کشت کہ توبت شمشیر
 و خنجر بود این را دیدم کہ دواسپ بر کوشش کشتہ افتادند مرتبہ سیوم کہ بر
 اسپ دیگر سوار گشت و جملہ کرد خود بزخم گو لے بندوق از زمین بر زمین افتاد
 افتادن همان بود و گر بختن فوج مرہٹہ همان بالجملہ باز طاقت سواری کہ در
 خود نیافت از معرکہ رو بر تافتہ باستعانت بہالہ آہستہ آہستہ روان شد
 من و چہا پنج سوار دیگر بر سر این رسیدہ آواز دادم کہ کجا میروی بایست
 اگر خود بہادوستی یاد بگیرداری مطلع کن کہ ترا ضرر جانے نخواہد رسید
 و سلامت نزد شاہ خواہم برد۔ این شخص سخن مارا ناشنیدہ انگاشتہ
 بجواب نہ پرداخت بلکہ چشم ہم بالا ساخت و قسمی کہ میرفت میرفت
 جو آنے از ما بے پروائی و بے باکی اورا برداشت نکرده بہین کہ شمشیر
 در دست بنمودی آمد نامبروہ چستی و چابکی را بکار برده بضرب بہالہ از زمین
 در ر بود و در دم بیدم نمود۔ پس مایان از ہر چہا طرف هجوم آوردہ در میان
 گرفتیم آن شیر بیشہ شجاعت و پردلی بطرفی کہ چون ہنر برگردنہ میزد
 گر یزان میرفتم کاشش اگر اسچہ در زیر ان میداشت یک کس را از ما
 زندہ نمیگزاشت و سلامت میگذشت من ہم درین عمر بسیار جنگ مردان

دیده ام لیکن لاوری باین مہیت و مہیت بنظر نیامده کہ ہنگام ہر مہیت کہ جہانے دست از پا
 نشاۃ گر بخیمہ میزد و یک پر دیگر می افتد حتی کہ یک مثل صد مرتبہ سلاح بستہ را سر می زد
 و کسی از سر بسر نیش و انجین جرات مرا نمی کردہ است کہ نتوان گفت سر جا برادر و پدرش مہذا
 ہر گاہ طاقش طاق شد ہم جفت خود ساختہ بر خاک ہلاک خفت سرش معلوم نیست کہ کد اہم کس بدیدہ
 آخر سر مذکور سبھو شاہ از پیش بہان شخص بر آمد و ہمہ اکثرتہ شدن بہادر و یقین شد بعد از
 شاہ لاش لبواس او را کہ ہر یک خن سو و بزرگ رشتہ تاق دیدن لقایش بود و طلب فرمود
 در چینے کہ رو برو آورد و پیرہ از رو برگزیند تمام مردم ہندوستانی و ولایت سلو
 صلوات گفتند کہ جہانے زیبا باین خبری و مناسب اعضا و نراکت بدن و راحت حسن
 در دیدن نیامدہ مرده بود و دریافت می شد کہ زندہ است بنواہ استراحت میجواید
 عمرش شانزدہ ہفتدہ سالہ بود و تعریف نگ سیرا سچہ گفتہ اند از چہرہ اش بروز می نمود
 زخم تیرے برابر و زخم شمشیر بقدر یک انگشت برگردن داشت پارچہ اش مطلق
 خون آلود نبود مغلان خوش سیرت بہائم سیرت فراموش تہ غلو کردند و متفق اللفظ
 و المعنی شدند کہ لبواس او پادشاہ ہندوان بودہ تہبہ اش را پراز گاہ کردہ ارمغانے ولایت
 خواہم برد شجاع الدولہ سبھو شاہ عرض کرد کہ عداوت دشمنی و اب تہ با سر شستہ زندہ
 است قاعدہ ہندوستان امنیت کہ موتے را ہر چند مخالف عدو باشد برویہ و رسم او
 و تجہیز مینمایند و این علاوہ بران حضرت ولایت تشریف خواہند برد ما را ازین مردم
 ہمیشہ کار است ریختن بدنامی این معنی کہ رئیس ہندوستانیم بر سر ماتا اید خواہد ماند ^{وار} تہ
 کہ التماس من پذیرا شود شاہ معروضہ را منظور کردہ برائے سوزانیدن حکم داد و ابغی الیہ
 بہان قت لاش بہاد و لبواس او را و الہ را جہیت بہادر فرمودہ گفت کہ بزودی برسم
 معمول و طریقہ ہند آتش ہند و سمیات آن اہل آرنڈ شاہ فرمود شنیدم کہ ابراہیم خان
 کارڈی در مثل شماست یا بد کلید ارثت شجاع الدولہ کہ عذر و انکار کردن نتوانست

گفت تیرانت شوم می طلیم چون کارڈی مذکور بحضور آمد از بناب با او خطاب داشت
 که ابراهیم خان کارڈی شری شجاع و جوانمردی نبود که زنده ماندی و اسیر آمدی عرض کرد
 که بشیر در امر قضا و قدر چاره ندارد و خیل مجبور و ناچار است الا بعد گریخته رفتن سردار
 قریب چهار گنبری لشعه افروزی شتمل بوده میدان نبرد را نگذاشته و ثبات قدمی
 ساخته اگر حال آنحضرت بقولے که مصرع مستحق کرامت گنه کارانند - در پرت
 و پرورشش ماکوشند و از کمترین بزرگان در ملازمان تصور فرمایند سپاهی و غنمی
 ام روزی بکار خواهم آمد و تشار فرقی مبارک تو انتم شد و این سخن بود که ابد الیان
 در انجمن هجوم آورده بر سر گفتگو آمدند که این کارڈی که هزار بار در و اقربای ما را
 کشته است حواله مکنند که قصاص خون آنها بگیرم شجاع الدوله آهتین بردست
 پیچیده و بر دست رتاب از جواب ده شد که پیشتر تو کردی گیرے بود حالا رفیق ماست
 سرگز نمکن و شانی نیست که او را بشما بدیم هر چه بادا باد من حاضر من غرض صحبت
 عجیب و غریب اتفاق افتاد نزدیک بود که گردن دهنه بر خاست شو و شعله منفی و
 بهو اکشد شاه و لیجان که حمیز و دانشمند و جهان دیده و شخوار لپنر بود در میان
 نواب را بگوشت برد و فهمانید که فرزندانم حالا تارفع بلو ابنا بر مصالحت و صلاح وقت
 ابراهیم خان کارڈی را سپرد ما باید کرد و فیما بین چرا مجوز خلش و کاوشن باید شد همینکه
 شورش اینها کم می شود امانت را بطور سلامت نزد شمار سانیده خواهم داد
 خاطر حواری و از میاکی و جهالت دست بردار شجاع الدوله طوعاً و کرهاً قبول
 ساخت اگر چه خان معظم بیاس خاطرش کشتن علانیه نپرداخت لیکن چون او را هم
 بالو همین صحبت بود جراح را اشاره نمود که بی زهر بر زخمهایش بگذارد آن جوان
 شجاع زورمند بعد از لغظی مغتضای و پلاک شد - آسودگی از فلک
 جستن بخردی است این جنس است که در کارگاه آسمان نیست به چنین احوال

جنکو جی و شرح این سائنہ غریب آنکھ شجاع الدولہ کاسی راج را برائے سوال
 جواب اکثر امور نزد بر خور دار خان سردار شاہ فرستادہ بود۔ موتی لعل پوش
 اور دست گرفتہ و خیمہ برد و سخن در گوش کرد کہ دستی امور عہد ہم منظور است
 یا ہمین قدر مر کوز او گفت کہ البتہ ہر چہ بگوئید بقدر وقت و روزندارم پس اندرون
 خیمہ کلان در تاریکی پال مختصرے استادہ بود پردہ اش برداشت و بنظر آورد۔
 کاسی راج میگوید کہ دیدیم جنکو جی را چہرہ بر ہا پنوری بر سر و جانگیہ مشرعی گجرات
 در پاداشتمہ بواسطہ زخمی کہ در دستش سیدہ بود از چپائے دستار حمایل
 در گردن ساختہ زشتہ بود ہمین کہ چشم چار ششم را زیر کرد گفتیم اسے را وجہی
 اینقدر حجاب چیست کارنا ہما کردہ اید نام آن تا قیام زمین و زمان قایم و برقرار
 خواہد ماند جواب داد کہ ارادہ خود این بود کہ در مقتل ہمراہ دیگران کشتہ می افتادم
 لیکن چون بروز ازل در نصیب این فلک زدہ محروم از زندگی حرف پاسبانگی
 نوشتہ بودند نوعی رہائی نبود و جائے گریزنداشتیم حالاً آنہا از من طلب دارند
 و مبلغ شش لک روپیہ میخواہند ہر چند سرانجام آن ہنگام رسیدن مکان
 چندان مشکل و محال نیست اما کو درینجا و اینہا کے می گزارند مگر نہ ابصاحب کہ
 فیما بین بزرگان ما و ایشان از قدیم دوستی است بر حال این ہمکس غریب
 ستم رسیدہ ترحم فرمایند و در اسیری دستگیری نمایند بقولے کہ الانسان
 عبد الاحسان تا دم داپسین مرہون و منت تدبیر خواہم بود و در تلافی آن منت
 خواہم نمود۔ کاسی راج بہ تسلی پرداخت و گفت کہ حال رفتہ نو ابصاحب را ازین
 مقدمہ مشر و حاطللع میدہم و میدانم کہ او شان کار سازی را از خود دانستہ
 مقصر نخواہند ماند و توجہ در بیع نداشتہ سعی قرار واقعی خواہند کرد یقین بود
 کہ بر دو لک روپیہ معاملہ فیصل شود۔ فقار النواب معزالیہ و نجیب الدولہ

بیک مندرشته تماشای رقص میدیدند مشا را لیه آنچه گفتنی بود گذارش ساخت
 و مقدمه جنگجوی را بپاس مخالفت صحبت بروقت دیگر انداخت نجیب الدوله بکه
 دانای بود تقسیم کرده گفت که از بشیر کاسی راج دریافت می شود که چیزهای دیگر عرض
 کرد نیست و سخنور من گفتن نمیتواند شجاع الدوله ظاهر کرد که آنچه سخن و کدام حرف است
 فضل الهی فیما بین ما و شما هیچ وجه جدائی و پوشیدگی نیست و پرده حجاب مفارقت
 در میان نه پس نجیب خان او را پیش طلبیده بمبالغه و ابرام تمام گفت که سرے داری
 بگو و الا قسم بخور و دست بر پای آقاے خود بگذارنا میرده لا علاج شده گره از راز
 نهفته کشاد و حقیقت جنگجوی را مفصل در معرض اظهار نهاده خان موصوف گفت
 ثواب صاحب صورت انیت اینمنه خیل بهتر و مناسب می نماید که اینقسم سردار عمده را
 همین آسان ساختن و بدستگیری افتاده پرداختن کار جوان مردان است
 مقصرتیاد ماند و من هم حاضر و بقدر مقدور در شریک شدن و سرانجام ز
 نمودن را بر خود لازم دانسته ام یاران یاد و اید و یقین پندارید که دنیا جایی
 گذران و یادگار است و بجز سلوک نیکوی هیچ چیز ماندار نه وقت میرود و سخن
 بهر حال تا دیر نکور اینچنین سخنان در میان ماند هرگاه مجلس برخواست شجاع الدوله
 که رخصت شده بدیره خود آمد تجویز کرد که جنگجوی را بهر قسم که دست دهد از پنج
 عتاب عقاب باید برد آورد و نجیب الدوله که اذ دل منافق و از زبان موافق بود
 عداوت قلبی از خاندان سندیه داشت صبح پیش از همه با سوار شده بحضور شاه
 رفت و بیان ماجرا کرد شاه چنین بجهنم شده به بر خور دار خان فرمود که جنگجو در
 قید تو هست التماس نمود که شایانے نے اینغرض محض خلاف و خلاف محض است
 پس از آن نسیمیان را مامور ساخت که بروید و جهاڑه لشکرش بگیرند خانم
 را انجام کار ترسیده پیشتر از رفتن آن دیو سیرتان یساول خود را مخفی اشارت

تیر که بزودی رفت رفیع این دغدغه سازد و جلاد نشان بفاک بر سر آن مظلوم
سرپا غموم رسیده تیغ رانند و بیک ضرب کارش تمام کردند و بهما بخا دفن ساختند

۵

انسان بحر لیت بیکران عالم وین عمر گران مایه در ز کشتی غنیم
ناگاه رسد ننگ دریای اجل غرقش کند و بر دیگر ذات عدم
گویند مغان در لشکر شجاع الدوله رفته خلق خدا را ازیت میدادند و هر روز تعدادی
تازه میکردند این معنی بعرض شاه رسید فرمود که شجاع الدوله فرزند ماست هر کس که
به نسبت او مرتکب بپای ادبی خواهد شد سزای لائق خواهد یافت چنانچه دو سه
مغل را بنا بر چشم نمای و غیرت و دفع گزند تیر در مبنی انداخته و بر خر سوار ساخت
تمام لشکر گردانیدند و منادی کرد که بار دیگر هر کس که زیادتیا خواهد نمود لیسرا خواهد
شد تا آنکه ازین تعهد و تاکید شوخی این فریق یک گونه بر طرف گشت قطعه
تاریخ این سانحه عظیم از طبع ازاد میر ازاد مغفور در خزانہ عامیرہ مندرج است اینجا
نظریہ بتیمیم کلام و یاد بود سنہ تاریخ بقلم حمی آید۔

قطع

بهاد و با فوج خود تلف شد از دست مجاهدان قتال
تاریخ شکست فوج کفار۔ فرمود خرد غنیمت پامال ۶
چون این خبر در کن نزد بالاجی را اور رسید دائره نشین عثم گردید و لیس
از پنج ماه و سیزده روز و نوزدهم ذی قعدہ ۱۲۸۰ راہ بادیه فنا گرفتہ بالیسر و
برادر پسر است۔ تتمہ احوال مرہٹہ یعنی نشست مادہ و را و لیسر بالاجی را و ند کو
و بعد از ان نراین را و برادر خود مادہ و را و و سپس سوای مادہ و
پس از ان باجے را و لیسر گھناتھ را و برادر بالاجی مذکور تا حالت
میگذرد از ابتداے سنہ یکہزار و یکصد و ہفتاد ہجری کہ صبح آ

بندگانعالی آصفیاه ثانی است در دفتر دوم ما شاء الله تعالی و تکمیل آن مرقوم است
 زیرا که این کار نامحبات تفصیلی دفتر جدا گانه دارد و این مختصر متعل آن نیست
 الحمد للہ این چند اوراق و قالیع که به بساط الغنائیم نامزد است بتاریخ روز
 شهر جمادی الآخره سنه یک هزار و دویست و چهارده هجری و شنبه مطابق
 هجرییم نو مبر ماه انگریزی سنه یک هزار و هفتصد و نود و نه عیسوی موافق بمقتضی ^{الآخر} تقویم
 ماه رومی سنه دو هزار و یکصد و یازده اسکندری مطابق یازدهم خرداد ماه تقویم
 سنه یک هزار و یکصد و شصت و نه یزدجردی از خانه سریع السیر بنده شفیق ^{عفا} الله
 ذنوبه و ستر الله عیوبه حسن انجام که نیت اتمام گرفت - ترصد که مطالعه کنندگان
 این اساطیر را قلم مسطور را بدعا و خیر یاد آرند و جرم اختلاف روایت بر نال
 نگذارند با الله التوفیق - **قطع**

هزار و دویست و ده چارم هجری شفیق من نوشت این ماجراے
 که تا صاحب دله روزی بر حمت کند در حق این مسکین و علی

ی س ل

